علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ

ایک عہد ایک تاریخ

www.KitaboSunnat.com

تالیف
عبدالرزاق عبدالغفار السلفی

ناشر
مکتبہ ابنِ کریم

ڈسٹری بیوٹر
مکتبہ قدوسیہ

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب و سنت (محدث) لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- بسااوقات کسی کتاب کو اس کی مجموعی افادیت کے پیش نظر پبلش کر دیا جاتا ہے جس کے مندرجات سے ادارہ کا کلی اتفاق ضروری نہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ

ایک عہد ایک تاریخ

تالیف

عبدالرزاق عبدالغفار السلفی

IBN E KARAM

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ مطبوعات 17

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ

ایک عہد ایک تاریخ

تالیف: عبد الرزاق عبد الغفار السلفی

اشاعت: طبع اول 1420ھ بمطابق 1999ء ہندوستان
طبع دوم ربیع الثانی 1443ھ بمطابق نومبر 2021ء پاکستان

ناشر: ابو معاویہ تقی الدین احمد
بن کرم الدین سلفی

مکتبہ ابن کرم

رابطہ کے لیے

visit us on
MAKTABAH
IBN-E-KARAM
0092 322 7005199
ibn_e_karam@hotmail.com

ابو معاویہ تقی الدین احمد
00971 55 9596893
taqiuddin.uae@gmail.com

مکتبہ قدوسیہ
غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، پاکستان
Tel: +92-42-37230585 Cell: 0321-4460487
E-mail: maktaba_quddusia@yahoo.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی

﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾ [سورة البقرة، آية:154]

"اور اللہ کی راہ کے شہیدوں کو مردہ مت کہو، وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھتے۔"

اب رہیں چین سے بے درد زمانے والے
سو گئے خواب سے لوگوں کو جگانے والے
دیکھنے کو تو کروڑوں ہیں مگر کتنے ہیں
ظلم کے آگے کبھی سر نہ جھکانے والے
مر کے بھی کب مرتے ہیں **احسان الٰہی** کی طرح
شمع تاریک فضاؤں میں جلانے والے

(حبیب جالب)
(معذرت کے ساتھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ﴾ [سورة حم السجده:30]

"(واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر اسی پر قائم رہے، اُن کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو۔"

"جو لوگ مقصد کے سفر میں ایمان، حق اور صبر کی راہوں سے گزرتے ہیں اُن کے قدم کسی موڑ پر ڈگمگاتے نہیں۔"

ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ

"شیر کی زندگی کا ایک لمحہ گیدڑ کی صد سالہ زندگی سے بہتر ہے۔"

ٹیپو سلطان رحمہ اللہ

"بزدلی سے اگر کوئی قوم بچا کرتی تو بہادروں پر کبھی موت نہ آتی۔"

احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محتویات

○ انتساب: 7

○ عرض ناشر: 9

○ مؤلف کتاب ایک نظر میں: 13

○ مقدمہ مؤلف: 15

○ مقدمہ (مولانا عبدالرشید بن عبدالسلام ازہری بستوی): 21

○ تشکر و امتنان: 25

○ تراجم احوال: 29

○ آشفتہ نوائی: 31

○ تاریخ کے جھروکوں سے: 34

○ نالۂ دل: 40

○ ایک تاریخی موڑ: 43

○ قادیانیت استعمار کی تخلیق: 51

○ شیعیت ملت اسلامیہ میں ایک ناسور: 59

○ شہادت گہ الفت: 66

○ شریعت بل افسانہ یا حقیقت: 72

○ خطابت کا شعلۂ جوالہ: 78

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

○ خطابت کے شہ پارے: ---- 84
○ عظیم قلمکار: ---- 109
○ کتابوں کی مقبولیت: ---- 137
○ بے باک صحافی: ---- 140
○ عظیم الشان لائبریری: ---- 145
○ لوگوں کا اعتماد: ---- 148
○ دریائے سخاوت: ---- 152
○ مجسم پیکر غیرت: ---- 156
○ ہمہ گیر تعلقات: ---- 159
○ ایک اعزاز ایک اکرام: ---- 163
○ تہمتیں: ---- 166
○ ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ: ---- 183
○ میرا سفر پاکستان: ---- 189
○ ایک خوشگوار شام: ---- 197
○ شوخی نقش پاکی: ---- 206
○ قلندروں کا طریق: ---- 209
○ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی نشاۃ ثانیہ: ---- 217
○ مشاہیر کی نظر میں: ---- 223
○ اظہار حقیقت: ---- 240
○ مصادر (کتب حوالہ): ---- 243

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب

مادر علمی جامعہ سلفیہ (مرکزی دار العلوم) بنارس کے نام
جس نے مجھ میں لکھنے پڑھنے کا ذوق پیدا کیا۔

اور

اسی کے خوشہ چیں ہیں ہم، ہمارا جامعہ ہے یہ
بلاغت ومعانی و بیاں کا گل کدہ ہے یہ
عرب کے طرزِ فکر سے عجم کا رابطہ ہے یہ
اسی کے لمسِ جاوداں سے روحِ ارتقاء ہیں ہم
کہ گلشنِ رسول کے طیورِ خوش نوا ہیں ہم

(فضا ابن فیضی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کبھی یاد کیا کرو گے

لیکن اس وقت ہم نہیں ہونگے اور تم اپنے بیٹوں کو داستانیں سنایا کرو گے کہ جب ہر طرف خوف تھا، ظلمت تھی، تاریکی تھی اور ہر طرف ظلمت کا سناٹا تھا لوگ اہل حدیثوں کو اپنی بھیڑ بکریاں سمجھا کرتے تھے ایک کمزور آدمی لاہور سے اُٹھا تھا اور اُس نے کہا تھا:

لوگو! سن لو! اہل حدیث کسی کی بھیڑ بکری نہیں ہیں۔ اہل حدیث اِس کائنات کی وہ قوت اور طاقت ہے کہ اگر اسے احساس ذوق ہو جائے تو دنیا کی کوئی جماعت اِس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ

(27 فروری 1987ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

جب سے یہ دنیا معرضِ وجود میں آئی ہے تب سے بنی نوع انسان کی آمد ورفت کا سلسلہ جاری ہے، جو ذی روح بھی اِس فانی دنیا میں آیا آخر ایک دن وہ رخصت ہوگیا اور دو چار دنوں کے بعد اُس کا تذکرہ ختم ہوگیا مگر کچھ شخصیات ایسی بھی ہوتی ہیں جو اپنی خدمات اور قربانیوں کی بدولت عوام وخواص میں مدتوں زندہ رہتی ہیں اور اگر ان کی تصنیفات یا خطبات محفوظ ہوں تو پھر یہ سلسلہ نسل در نسل چلتا ہے۔

اس عالم ناپائیدار میں بے شمار سپوت پیدا ہوئے جن میں سے کچھ اپنی بے راہ رو قوم کے لیے رہنما بنے اور کچھ اپنی قوم کے لیے بے راہ روی کا سبب بنے۔ جو لوگ اپنی قوم کے لیے رہنما کی حیثیت اختیار کر گئے ان کو قرآن کی زبان میں انبیاء، صدیقین، شہدا اور صالحین کہا جاتا ہے۔ پھر ائمہ عظام اور محدثین کا تذکرہ بھی یہاں بے جا نہ ہوگا۔

جناب عبدالرشید عراقی حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

”کائنات نے اپنی بقا کے لیے کبھی اشخاص کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلائے مگر یہ حقیقت اپنی جگہ مسلّم ہے کہ اس عالم رنگ و بو میں جو زندگی نظر آتی ہے وہ چند باہمت اشخاص ہی کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ یہ شخص اگرچہ دنیا سے اُٹھ جاتے ہیں مگر اُن کی یاد ہمیشہ تازہ رہتی ہے۔ موت اُن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے جسموں کو فنا کر دینے پر قدرت رکھتی ہے مگر اُن کی عظمت اس کی دستبرد سے ہمیشہ محفوظ رہتی ہے۔ یہ لوگ اپنے پیراہن خاکی میں زندہ نہ سہی مگر اپنے اعمال و افعال، خیالات و تصورات میں ہمیشہ ہمیش کے لیے جیتے ہیں۔ اپنے رفیق اعلیٰ کی قربت انھیں اس دنیا سے دور نہیں کرتی۔ انسانیت کے قافلے ان کے نقشِ پا کو دیکھ کر فوراً پکار اُٹھتے ہیں:

ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے۔" ❶

مسلمانوں کے دورِ انحطاط میں بھی ہمیشہ ایسی بلند کردار شخصیات پیدا ہوتی رہی ہیں جنھوں نے اُمت کو پستی سے نکال کر بلندی کی طرف گامزن کیا۔ ایسی ہی شخصیات میں ایک نمایاں ترین ہستی امام العصر **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کی تھی۔ آپ کی شخصیت پر بہت کچھ لکھا جاچکا ہے اور لکھا جاتا رہے گا۔ آپ ایک ایسے قائد ورہنما تھے کہ جنھوں نے سوئی ہوئی قوم کو بیدار کیا اور بلند مقاصد سے آشنا کر کے قوم کے افراد کو گھروں سے نکال کر میدانِ عمل میں لا کھڑا کیا۔

آپ کی زندگی کا مقصد دین خالص کو عام کرنا، قرآن وسنت کو شہر شہر، بستی بستی پہنچانا، جماعت اہل حدیث کو اس کی پہچان کرانے کے ساتھ ساتھ اس دنیا میں ہر باطل گمراہ تحریک کے راستہ میں دیوار بننا اور ہر میدان میں دعوت الی اللہ کا ڈنکا بجانا تھا۔ اس بات کا اظہار آپ یوں کیا کرتے تھے:

خونِ دل دے کر نکھاریں گے رُخِ برگِ گلاب ہم
نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

❶ ماہنامہ مجلہ اُسوۂ حسنہ کراچی، 5 اپریل 2011ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ رحمہ اللہ کے دور میں اہل حدیث کی دعوت عروج پر تھی اور نوجوانوں کا جذبہ آسمان کو چھو رہا تھا۔ مایوسی کے بھنور سے نکل چکے تھے۔ ہر طرف جوش تھا جنون تھا۔ شہر شہر بستی بستی اہل حدیث سر اُٹھا کے چلتے اور دین خالص کی دعوت عام کر رہے تھے کسی کی لومۃ لائم کی پروانہ کرتے تھے اور کہتے پھرتے تھے:

نہیں ہوتی کبھی ساحل کے ارمانوں سے وابستہ
ہماری کشتیاں رہتی ہیں طوفانوں سے وابستہ
ہمارا ہی جگر ہے یہ ہمارا ہی کلیجہ ہے
ہم اپنے زخم رکھتے ہیں نمک دانوں سے وابستہ

(حفیظ میرٹھی)

عین اس عروج کے وقت دشمنوں نے اس چمن پر وار کیا اور اس چمن کے مہکتے ہوئے پھولوں کو خون آلود کر دیا۔ ایک آپ رحمہ اللہ کے جانے سے کئی گلشن اور کئی ادارے ویران ہو گئے۔

اللهم اغفر لهم وارحمهم واجعل قبورهم روضة من رياض الجنة

میری شدید خواہش تھی کہ میں اپنے محبوب قائد کی شخصیت و خدمات کے متعلق کچھ لکھوں یا کوئی کتاب طبع کروں۔ جب میں نے اپنی اس خواہش کا تذکرہ برادرِ عزیز فضیلۃ الشیخ سید کلیم حسین شاہ حفظہ اللہ (فاضل جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ) سے کیا تو اُنھوں نے میری توجہ اس کتاب کی طرف مبذول کرائی۔ یہ کتاب ہندوستان سے شائع ہو چکی تھی اور صاحب کتاب سے میری واقفیت بھی تھی جب فضیلۃ الشیخ عبدالرزاق عبدالغفار سلفی حفظہ اللہ سے رابطہ کیا تو انھوں نے نا صرف بخوشی اس کی اجازت دے دی بلکہ اس میں چند مقامات پر اضافہ بھی کر دیا۔ میرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے انتہائی مسرت کی بات ہے کہ شیخ محترم نے اپنی اس کتاب کے ساتھ ساتھ اپنی دیگر کتب کی اشاعت کی اجازت بھی عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ شیخ محترم کو جزائے خیر سے نوازے اور ان کے علم وعمل اور زندگی میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

میں اپنی بہن سلمٰی بنت کرم الدین سلفی کا بھی ممنون ہوں کہ اس نے وقت نکال کر اس کتاب کی نہایت دقت نظری سے پروف ریڈنگ کی۔ اللہ تعالیٰ اس کی اس محنت کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

میرے لیے یہ اعزاز کی بات ہے کہ مجھے اپنے محبوب قائد کے متعلق کتاب طبع کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ اس کتاب کو پڑھنے اور تیار کرنے کے بعد اس کے متعلق اتنا ہی کہوں گا کہ:

راہیں تھیں کٹھن ودشوار سفر، چلتا ہی رہا، ٹھہرا نہ کہیں
فردوس بریں میں جا پہنچا، وہ چاند وہ میرا ماہِ مبیں
محبوب خدا کی عظمت پر وہ جان کی بازی ہار گیا
یہ اس انسان کا قصہ ہے توحید پہ جو جاں وار گیا
(فیضی)

ابو معاویہ تقی الدین احمد بن کرم الدین سلفی
10 شعبان 1442ھ مطابق 23 مارچ 2021ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مؤلف کتاب ایک نظر میں

نام: عبدالرزاق بن عبدالغفار سلفی

ولادت: 12 مارچ 1964ء۔

مقام ولادت: آپ کی پیدائش مردم خیز گاؤں شنکر نگر ضلع بلرام پور میں ہوئی۔

تعلیم وملازمت:

پرائمری اور جماعت رابعہ تک تعلیم مدرسہ محمدیہ نصرۃ السلام شنکر نگر سے مکمل کی۔اس کے بعد جماعت کے مرکزی ادارہ جامعہ سلفیہ بنارس (ہند) میں داخلہ لیا اور 1982ء میں سند فراغت حاصل کی۔بعدازاں دہلی کا رخ کیا اور وہاں ملازمت کے ساتھ ساتھ جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی سے جدید عربی ادب میں ڈپلومہ کیا۔اس کے بعد حیدرآباد سے ادیب کامل کا امتحان پاس کیا۔کچھ دنوں تک دارالحدیث رحمانیہ کی نشأۃ ثانیہ کے بعد اس میں تدریس کے فرائض بھی انجام دیئے۔پھر تدریس سے علیحدگی کے بعد ایک تجارتی فرم میں عربی مترجم کی حیثیت سے ایک سال کام کیا۔بعدازاں ممبئی میں قطر قونصلیٹ میں ملازمت مل گئی،وہاں بھی تقریباً ایک سال گزارنے کے بعد 3 جولائی 1986ء کو دبئی روانہ ہوگئے اور مختلف نشیب وفراز عبور کرتے ہوئے تادم تحریر اپنے ذاتی کاروبار میں مشغول ہیں۔

اساتذہ:

مولانا محمد حنیف ہاتف،مولانا محمد الیاس سلفی،ڈاکٹر محمد اقبال بسکوہری مدنی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالمعبود فیضی، مولانا قطب اللہ ندوی، مولانا عبدالوحید رحمانی شیخ الجامعہ، مولانا عبدالمعید بنارسی، مولانا شمس الحق سلفی، مولانا عابد حسن رحمانی، ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری، مولانا عزیز الرحمن سلفی، مولانا عبدالسلام مدنی، مولانا رئیس احمد ندوی، مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری، مولانا محمد مستقیم سلفی، مولانا عبدالمعید مدنی علی گڑھ، مولانا جمیل احمد مدنی، مولانا محمد نعیم مدنی، پروفیسر شفیق الرحمٰن ندوی، پروفیسر رفیع العماد فینان۔

تصانیف: (1) اقوام متحدہ ایک بین الاقوامی یہودی سازش۔

(2) گلوبلائزیشن اور عالم اسلام۔

(3) علامہ احسان الٰہی ظہیر ایک عہد ایک تاریخ۔ ①

(4) مرکزی دارالعلوم بنارس نوگڑھ کانفرنس کی ہی دین ہے۔

(5) تذکرہ اہل وفا (زیر طبع)

(6) ایک حقیقی قائد (حاکم شارقہ) نظر ثانی، اضافہ وترمیم۔

(7) افصح البیان فی تفسیر القرآن (ترجمہ وحواشی) (زیر تسوید)

(8) اقبال اور قرآنی تلمیحات (غیر مطبوع)

ان کتب کے علاوہ دینی، معاشی، سیاسی اور معاشرتی موضوعات پر بہت سارے مضامین مختلف مجلات میں بکھرے پڑے ہیں۔

① طبع اوّل میں کتاب کا نام ”علامہ احسان الٰہی ظہیر ایک تاریخ ساز شخصیت“ تھا طبع دوم میں اسے تبدیل کرکے ”علامہ احسان الٰہی ظہیر ایک عہد ایک تاریخ“ کر دیا گیا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ مؤلف (طبع ثانی)

ایسی چنگاری بھی یارب اپنی خاکستر میں تھی

دنیا میں بہت کم ایسی شخصیتیں گزری ہیں جن کو عمر کی بہاریں کم نصیب ہوئیں لیکن اُنھوں نے دین کی خدمت خوب خوب کی۔ ان چند خوش نصیب شخصیات میں **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کی شخصیت ہندو پاک اور پورے عالم میں نمایاں نظر آتی ہے۔اُنھوں نے حیات مستعار کی کل سنتالیس بہاریں دیکھیں مگر خدمات کا تناسب سو سال کے برابر ہے۔حیرت ہوتی ہے کہ ان سنتالیس سالوں میں بچپن کے پر کیف اور دلکش ایام ہیں جب انسان کھیل کود کا عادی ہوتا ہے، اسی میں حصول تعلیم کے دشوار کن مراحل ہیں اور پھر جوانی کی پر شور اور سرمست بہاریں ہیں اور اسی کے بیچ فکر معاش اور سیاست کی پر خار وادیاں ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی سفر و سیاحت کی پر مشقت صعوبتیں ہیں لیکن انہی سنتالیس سالوں میں اُنھوں نے سب کچھ دیکھا اور سب کچھ کر گزرے۔ حیرت اس پر نہیں کہ سب کچھ کر گزرے حیرت اس پر ہے کہ سب کچھ بڑی خوبی اور سلیقے سے انجام دیا۔اور عمر عزیز کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہونے پایا تب جا کر سو سال کی خدمات صرف سنتالیس سال میں انجام پذیر ہوئیں۔

چنانچہ جب علامہ رحمہ اللہ کی حیات و خدمات پر پہلی بار میری کتاب منظر عام پر آئی تو میں نے اپنے استاذ محترم مفکر جماعت شیخ عبد المعید مدنی حفظہ اللہ وتولاہ ومتعنا اللہ بطول حیاتہ وبارک فیہ (علی گڑھ) سے گزارش کی کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میری اس کتاب پر صا ایک ناقدانہ نظر ڈال لیں تاکہ اس کی خوبیاں اور خامیاں میری نظر میں واضح ہو سکیں۔ اُنھوں نے میری گزارش کو شرف قبولیت بخشی اور اپنے نادر خیالات کا اظہار فرمایا.... **فجزاہ اللّٰہ احسن الجزاء فی الدارین۔**
ان کے قلم اور فکر تک میری رسائی ممکن نہیں، ہاں ان کے مشوروں پر مقدور بھر عمل کرنے کی کوشش کی ہے اور بعض خامیوں کو دُور کر دیا ہے۔ البتہ کتاب میں اس قدر اضافہ نہیں کر سکا جتنا کہ کرنا چاہیے تھا پھر بھی کتاب میں مزید کچھ اضافہ کر کے کتاب کو علمی سانچے میں ڈھالنے کی ادنیٰ کوشش کی ہے۔

میری کتاب کی خوبیوں کے تعلق سے شیخ محترم یوں رقمطراز ہیں:

- کتاب میں زندگی ہے۔ جذبے کی حرارت اور صداقت ہر سطر میں موجود ہے۔
- جماعت، مسلک اور علمائے سلف سے محبت اور ان کے لیے تڑپ پوری کتاب میں ہر صفحے پر موجود ہے۔
- عبارت شستہ اور اسلوب خطیبانہ ہے، اور مؤثر و دلچسپ ہے۔ برجستگی بھی موجود ہے۔ ان خوبیوں کو پروان چڑھایا جائے تو بہت اچھی تحریری صلاحیت نکھر سکتی ہے۔

(افسوس فکر معاش اور رزق حلال کی تلاش و جستجو نے لکھنے پڑھنے کی فرصت ہی کم دی، اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا)

اس کے بعد **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کے تعلق سے لکھتے ہیں:

"علامہ کی ذات ایسی نہیں ہے کہ وقتی ردعمل میں بعجلت ایک کتاب لے آئیں۔ اس عہد ساز شخصیت کا بھرپور تعارف کرانے کی سخت ضرورت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ وہ پورے برصغیر میں علم میں ممتاز تھے، خطابت میں ممتاز تھے، حق گوئی میں ممتاز تھے، فہم دین میں ممتاز تھے (اخوانیت کی تہمت لگانے والے غور کریں) انھیں سب سے زیادہ پڑھا گیا۔ ان کی کتابوں سے لاکھوں انسانوں کو فائدہ ہوا، علامہ، احمد بن حنبل، بخاری، ابن تیمیہ، ابن قیم، محمد بن عبدالوہاب، شاہ شہید، نذیر حسین، سید والا جاہ رحمۃ اللہ علیہم کے قبیلے کے ہیں، ان کی پہچان بھی اسی حیثیت سے ہونی چاہیے۔" ❶

میں نے اپنی کتاب میں "تشکر و امتنان" کے عنوان کے تحت لکھا تھا: اگر اس کتاب میں کوئی خوبی نظر آتی ہے تو وہ علامہ رحمہ اللہ کی عالمگیر اور شہرۂ آفاق شخصیت کے پرتو کا عکس حقیقی ہے اور اگر اس میں کوئی نقص ہے، خامی ہے، کمی رہ گئی ہے تو وہ میری کم علمی اور کم مائیگی پر دلالت کرتی ہے۔

اور پھر کتاب کے آخر میں "اظہار حقیقت" کے عنوان کے تحت یوں لکھا تھا: البتہ جب میرے بعض احباب نے میرا مسودہ دیکھا تو کہنے لگے کہ آپ نے عقیدت اور محبت میں غلو اور توغل سے کام لیا ہے مدحت گری میں بہت آگے نکل گئے ہیں۔ جب کہ میں سمجھتا ہوں کہ علامہ رحمہ اللہ کی پہلو دار شخصیت کا کماحقہ حق ادا نہیں کر سکا ہوں اور میرے قلم نے ان کی شخصیت کے خاکوں میں رنگ بھرنے میں بخالت سے کام لیا ہے۔ میرے قلم میں اتنی توانائی نہیں ہے جتنی ان کی شخصیت توانا تھی۔

مائیں جنتی ہیں ایسے بچے خال خال

علامہ رحمہ اللہ کے سوانح لکھتے وقت مجھے بارہا یہ دھوکہ ہوا کہ میں کہیں امام

---

❶ 26 جون 2000ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دارالہجرہ مالک بن انس ﷫، قرآن وحدیث کے عظیم ترجمان امام احمد بن حنبل، شیخ الاسلام ابن تیمیہ، شیخ محمد بن عبد الوہاب ﷭ اور برصغیر کے مجاہد اعظم شاہ اسماعیل شہید ﷫ کے سوانح تو نہیں لکھ رہا ہوں۔

میں نے جس قدر بھی لکھا ہے ان کی عظیم اور تاریخ ساز شخصیت کے شایان شان کچھ بھی نہیں ہے۔ میں نے تو عقیدت ومحبت کے چند پھول نچھاور کیے ہیں جب کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ علامہ ﷫ کی زندگی کے ہر گوشے، تصنیف وتالیف، خطابت، صحافت، سیاست اور دعوت وعزیمت غرض کہ زندگی کے ہر پہلو پر ریسرچ کیا جائے اور طلباء ان کی زندگی پر ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر واحسان ہے کہ میری اس خواہش کی تکمیل کچھ یوں ہوئی کہ جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ کے قسم العقیدہ کے ایک طالب علم ڈاکٹر علی بن موسیٰ الزہرانی وفقہ اللہ نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے اپنا مقالہ اس عنوان "الشیخ احسان الٰہی ظہیر منہجہ و جہودہ فی تقریر العقیدۃ والرد علی الفرق المخالفۃ" کے تحت پیش کیا اور دکتورہ کی ڈگری حاصل کی۔ یہ مقالہ میری کتاب آنے کے تقریباً پانچ سال بعد 2004ء میں کتابی شکل میں چھپ کر منظر عام پر آچکا ہے اور یہ مقالہ 879 صفحات پر مشتمل ہے۔ والحمد للہ الذی تتم بنعمتہ الصالحات۔

علامہ ﷫ نے طالب علمی دور سے ہی قلمی اور لسانی جہاد شروع کر دیا تھا۔ باطل تحریکوں اور گمراہ کن نظریات وخیالات کی تردید اور اسلام کے دفاع اور عقیدۂ سلف کی توثیق وتائید میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ صرف کیا۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانیت، رفض وتشیع، اسماعیلیت، صوفیت اور بریلویت کے خلاف دلائل اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فکر و نظر سے مسلح ہو کر خوب لکھتے رہے اور کتابوں کا ایک انبار لگا دیا۔ آج تک باطل پرستوں نے ان کی کسی بھی کتاب کا کوئی جواب نہیں دیا ہے۔

ایک طرف باطل فرقوں کے خلاف قلمی ولسانی جہاد جاری کر رکھا تھا تو دوسری طرف سیاست کے گرگوں اور پاکستان کو بیچ کھانے والوں کو بھی دھول چٹاتے رہے۔ ان کا یہ لسانی اور تقریری جہاد اس دور میں جاری تھا جب زبانیں گنگ ہو چکی تھیں، لوگ منافق سیاست دانوں کے تلوے چاٹ رہے تھے اور ان کے زیر سایہ زندگی گزارنا باعث فخر سمجھتے تھے اور جنرل ضیاء الحق کو مجاہد اعظم گردانتے تھے یہ وہ لوگ تھے جو حکومت الٰہیہ اور خلافت راشدہ قائم کرنے کے سنہرے خواب دیکھ رہے تھے اور عوام الناس کو لبھا رہے تھے اور کسی بھی سیاست دان کے سامنے حق بات کرنے سے کتراتے تھے۔ علامہ رحمہ اللہ نے اس زمانے میں پوری قوت اور طاقت کے ساتھ اسلامی نظریات کی تشریح کی اور "سلطان جائر" کے سامنے حق بات کا اعلان کرتے رہے۔ دارو گیر اور ستم کے ایام میں بہ بانگ دہل کہتے رہے

ستم کے دور میں ہم اہل دل ہی کام آئے
زباں پہ ناز تھا جن کو وہ بے زباں نکلے

(ساحر)

سچ ہے جو اپنے عقائد کی حفاظت نہیں کر سکتے، جو اپنے سچے افکار ونظریات کو پروان نہیں چڑھا سکتے، جو اپنی تاریخ کی قدر و قیمت کو پہچان نہیں سکتے، زمانہ ان کو پائمال کر دے گا اور تاریخ ان کو روند پھاند کر گزر جائے گی۔ اسلاف کے کارناموں کو زندہ رکھنا اور ان کا جائزہ لیتے رہنا ایک علمی اور ملی کام ہے اسی ولولہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جذبہ کے پیش نظر میں نے علامہ رحمہ اللہ کی حیات و خدمات پر قلم اُٹھایا اور کم علمی اور قلت معلومات کے باوجود ان کے کارناموں کو اُجاگر کرنے کی ایک ادنیٰ کوشش کی ہے۔

خوشی کا مقام ہے کہ میری اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن پاکستان سے شائع ہورہا ہے اور اس کی ذمہ داری برادرِ عزیز ابومعاویہ تقی الدین احمد بن شیخ الحدیث کرم الدین سلفی وفقہ اللہ نے لی ہے۔ کتابوں سے ان کا شغف اور ان کا مطالعہ قابل رشک ہے یہی وجہ ہے کہ وہ 2004ء سے کتابوں کی نشر واشاعت میں لگے ہوئے ہیں اور "**مکتبہ ابن کرم**" کے نام سے ایک اشاعتی ادارہ چلا رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ملازمت سے بھی وابستہ ہیں۔ یہ ان کے دینی جذبے کی علامت ہے کہ ملازمت سے وابستگی کے ساتھ ساتھ کتابوں کے مطالعہ اور دین کی نشر واشاعت میں لگے ہوئے ہیں اور خیر خلف لخیر سلف کی پہچان بنے ہوئے ہیں اور اپنے والد محترم شیخ الحدیث کرم الدین سلفی رحمہ اللہ کے دینی کاز کو آگے بڑھانے میں تن من دھن سے مصروف عمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو شرف قبولیت سے نوازے اور انھیں دین و دنیا میں کامیابی سے سرفراز فرمائے۔ آمین

عبدالرزاق عبدالغفار سلفی

دبی، متحدہ عرب امارات

1440/7/10ھ بمطابق 2021/2/22ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُقَدِّمَۃ

الحمدللہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلاة والسلام
علی خیر خلقه محمد واٰله وصحبه اجمعین وبعد!

یہ دنیا دارِ فانی ہے، اس میں ان گنت انسان پیدا ہوئے اور اپنے زمانہ کے آسمان ترقی کے چاند و سورج بن کر چمکے لیکن زندگی کے لمحات مکمل کر کے ہمیشہ کے لیے غروب ہو گئے۔ بقا و دوام صرف اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے لیے ہے۔

سچ ہے:﴿ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝﴾ [1]

اس قحط الرجال کے زمانہ میں علماء وصلحاء میں سے جو بھی ہستی رخصت ہوئی اس کا سچا جانشین کوئی نہیں ہوا، ان کی اگر کوئی چیز باقی رہی تو وہ علم کا ذخیرہ ہے جو ان کی باقیات الصالحات میں ہے۔ **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کی شخصیت بھی انھیں خوش نصیب، موہوب من اللہ لوگوں میں سے تھی جو زندگی کے ہر نازک موڑ سے گزر کر بھی منزل مقصود تک پہنچنے کی کوشش کرتے رہے اور چند روزہ زندگی عظیم مقصد زیست کو مدنظر رکھتے ہوئے، اطاعت باری تعالیٰ و رسول ﷺ کے لیے وقف کر دی۔

✿ آپ کے انتقال سے تمام دنیائے اسلام و عالم انسانیت کو جو زبردست صدمہ پہنچا اس کی تلافی بظاہر ناممکن ہے۔

---

[1] سورۃ الرحمٰن، آیۃ:27,26۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- آپ علوم قدیم وجدید کے بحر العلوم تھے۔
- تحریر وخطابت کے بادشاہ، آفتاب عقل و دانش، علم وحکمت کے چمکتے ستارے تھے۔
- شیریں گفتار، خلیق اور ملنسار تھے۔
- راستباز، صادق القول اور مستقل مزاج وصابر تھے۔
- اخلاص، ایثار وتقویٰ، سخاوت و مروت، خدا پرستی، روح شناسی، خودداری اور علم دوستی کا پیکر مجسّم تھے۔

آپ کی زندگی و خدمات کا خاص اور اہم پہلو یہ تھا کہ آپ نے شرک، بدعات وخرافات کو ختم کرنے کا عظیم مشن پاکستان میں جاری کر رکھا تھا۔ شیعیت اور بریلویت اور قادیانیت جیسے باطل وگمراہ کن مذاہب وافکار ونظریات کی عقلی ونقلی دلائل وبراہین سے تردید آپ کا خاص کارنامہ تھا اور اس میدان میں بیسویں صدی کے عظیم شہسوار تھے۔ آپ نے ردشیعیت وبریلویت میں جو نمایاں کردار تحریر وتقریر سے ادا کیا ہے اس کی نظیر موجودہ دور میں نظر نہیں آتی۔ برصغیر ہندو پاک ہی نہیں، مشرق وسطیٰ ہی نہیں بلکہ عالم عرب وعجم میں اغیار نے بھی آپ کے مؤلفات کی افادیت کا اعتراف کیا۔ آپ کی کتابوں کے ذریعے شیعیت و بریلویت کے دلدل میں پھنسے ہوئے لوگوں کو توحید وسنت کی وسیع شاہراہ پر پہنچنا نصیب ہوا۔ ان کے دل ودماغ میں اسلام کی حقانیت، آخرت کی فکر، صحیح عقائد و نظریات کا جذبہ پیدا ہوا اور تعلیمات اسلامیہ کے نقوش سے ان کی زندگی میں بہار پیدا ہوئی، شیطانی اور طاغوتی زنجیروں کو توڑ ڈالا، کفر وضلالت کے قیامت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خیز طوفانوں سے نکال کر ان کو دینی سانچے میں ڈھالا اور کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ کی بالادستی کو تسلیم کروایا۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کی سرگرمیاں، حیات وخدمات پر ہمارے عزیز مولانا عبدالرزاق صاحب حفظہ اللہ کی یہ گرانقدر تالیف نہایت جامع ہے۔ جو اُنھوں نے مولانا محمد مستقیم صاحب سلفی حفظہ اللہ کے تجاہل عارفانہ یا تغافل سے متاثر ہوکر لکھی ہے۔ **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کے عظیم کارناموں اور بے لوث خدمات ومساعی کا علماء اہلحدیث کی خدمات کے ضمن میں ذکر نہ کرنا، حقیقت سے چشم پوشی ہے۔ اگر ہم علماء اہلحدیث ہی اپنے جید ومعتمد ومعترف ومشہور عالم کی خدمات کو فراموش کردیں تو کیا ہمارا یہ موقف آفتاب ومہتاب جیسی عیاں حقیقت کے انکار کے مترادف نہیں؟ مجھے تعجب وحیرت واستغراب ہے کہ مولانا محمد مستقیم صاحب سلفی حفظہ اللہ جیسے عالم ومحقق سے ایسی اہم غلطی سرزد ہو، بہرحال ہمیں اسلاف اُمت کا ذکر خیر کرتے رہنا چاہیے۔ ان کی خدمات وشخصیات کو اُجاگر کرتے رہنا چاہیے تاکہ ہمارے نوجوان علماء وفضلاء ان کی حیات وخدمات سے متاثر ہوکر اسلامی دعوت وتبلیغ کے لیے جان فروشی سے کام کریں۔

مولانا عبدالرزاق صاحب سلفی حفظہ اللہ قابل صد مبارک ولائق شکر وتحسین ہیں کہ انھوں نے اُمتِ اسلامیہ کے ایک عظیم جید متبحر محقق عالم کی خدمات کو اُجاگر کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے اور ان کے دفاع میں یہ کتاب لکھی، جو کہ دفاع عن الأمۃ کے مانند ہے۔ یہ کتاب سلف امۃ **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کے کارناموں کا بیان ہی نہیں بلکہ یہ ایک پیغام حیات ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ کتاب قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھی جائیگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ مولانا عبدالرزاق صاحب ﷾ کی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے۔ (آمین)

کتبه العبْد الفقير الى الله

عبدالرشید بن عبدالسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تشکّر وامتنان

حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا أَمَّا بَعْدُ !

محدث فروری 1998ء کا شمارہ کافی تاخیر سے مجھے اگست 1998ء میں دستیاب ہوا۔اس میں جناب مولانا محمد مستقیم سلفی حفظہ اللہ (استاذ جامعہ سلفیہ بنارس) کا مقالہ "گمراہ اور منحرف فرقوں کی تردید میں جماعت اہلحدیث کی خدمات اور مساعی" نظر سے گزرا۔ اس کو پڑھا اور پڑھنے کے بعد جب **"علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ" کا ذکر نہ پایا، تو میری کیفیت مشہور صوفی شاعر اصغرؔ گونڈوی کے الفاظ میں کچھ اس طرح ہوگئی۔ ع

نہ میں دیوانہ ہوں اصغرؔ نہ مجھ کو ذوقِ عریانی
کوئی کھینچے لیے جاتا ہے خود جیب و گریباں کو
(اصغرؔ)

اس کے بعد اپنے چند دوستوں سے اس مقالے کا ذکر کیا تو تمام دوستوں نے یہی کہا کہ اس طرح کا تسامح تاریخ مسخ کرنے کے مترادف ہے۔اس مقالے کا تعاقب اور احتساب ہونا چاہیے۔اس طرح کی فروگزاشتوں کا نوٹس لینا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلط فہمیوں کا ازالہ ہونا چاہیے اور ایسی لغزشوں پر انتباہ کیا جانا چاہیے۔ اگر میں چاہتا تو علامہ رحمہ اللہ کے متعلق مقالہ نگار نے جس طرح تجاہل عارفانہ برتا ہے، تغافل سے کام لیا ہے، اتنا کہہ کر خاموش بیٹھ جاتا کہ ؏

پتا پتا بوٹا بوٹا حال ہمارا جانے ہے
جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے
(میرؔ)

لیکن جب شیخ شہاب اللہ مدنی (ایم۔اے مدینہ یونیورسٹی) نے میرے سمند شوق کو تازیانہ لگایا، شیخ سرور عالم مدنی (فاضل مدینہ یونیورسٹی) نے مجھے حوصلہ دیا اور شیخ مظہر الحق مدنی (فاضل مدینہ یونیورسٹی) نے میری ہمت بڑھائی، تو **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ سے جو مجھے عقیدت تھی، محبت تھی اور ان کی مجھ پر جو نوازشیں تھیں، کرم فرمائیاں اور ذرہ نوازیاں تھیں، مجھے مجبور کرنے لگیں تو میرا دل بھر آیا۔ میرے دل کی دنیا دگر ہوگئی۔ علامہ رحمہ اللہ کی یادوں کا ایک تسلسل چل پڑا، اور ؏

پھر مجھے دیدۂ تر یاد آیا
دل جگر تشنۂ فریاد آیا
(غالبؔ)

البتہ متحدہ عرب امارات میں علامہ رحمہ اللہ کے تعلق سے مواد اور معلومات کو یکجا کرنا جوئے شیر لانے کے ہم معنیٰ تھا۔ اس کے باوجود میں پُر امید تھا کہ معلومات ضرور حاصل ہوں گی اور اگر اللہ نے چاہا تو میرا کام پایۂ تکمیل تک پہنچ کر رہے گا۔ لوگوں سے استفسار کرتا رہا، ملاقاتیں کرتا رہا، ہر پاکستانی اہل حدیث سے علامہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رحمہ اللہ کا ذکر خیر کرتا رہا۔اس طرح چند لوگوں کے پاس چند کتابیں اور چند رسالے دستیاب ہوئے۔

میں مولانا سید یحییٰ مدنی (فاضل مدینہ یونیورسٹی) اور برادرم منور احمد (روبی جیولرز) کا بے حد مشکور ہوں کہ اُنھوں نے کتاب اور رسالے عنایت فرمائے۔

اسی طرح شیخ سرور عالم مدنی کا بے حد ممنون احسان وکرم ہوں، جنھوں نے بڑی باریک بینی اور دقت نظر سے مسودات کا بالاستعاب مطالعہ فرما کر غلطیوں کی نشاندہی فرمائی اور مفید مشوروں سے نوازا۔ میں اپنے تمام معاونین اور محسنین کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ ان کو دنیا و آخرت میں بہترین جزاء عطا فرمائے۔ (آمین)

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کی شخصیت کو میں نے جس قدر بھی قریب سے دیکھا ہے، ان سے باتیں کی ہیں، ان کی تقریروں کو براہ راست سنا ہے، ان کی خطابت کا جمال وکمال اور جاہ وجلال دیکھا ہے، ان کی تالیفات کو براہ راست پڑھا ہے اور اس کے بعد جو نتیجہ اخذ کرسکا ہوں، بلاکم وکاست اس کو صفحۂ قرطاس پر لانے کی مقدور بھر کوشش کی ہے۔اس کے باوجود انسانی کاموں میں جو نقص رہ جاتا ہے، اس سے کسی بشر کو انکار نہیں۔

اگر اس کتاب میں کوئی خوبی نظر آتی ہے تو وہ علامہ رحمہ اللہ کی عالمگیر اور شہرۂ آفاق شخصیت کے پرتو کا عکس حقیقی ہے اور اگر اس میں کوئی نقص ہے، خامی ہے، کمی رہ گئی ہے، تو وہ میری کم علمی اور کم مائیگی پر دلالت کرتی ہے۔

قارئین سے درخواست ہے کہ دورانِ مطالعہ مجھے اور میرے والدین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ ع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاضر ہیں میرے جیب و گریباں کی دھجیاں
اب اور کیا تجھے دلِ دیوانہ چاہیے

عبدالرزاق عبدالغفار سلفی
9 محرم الحرام 1420ھ
25 اپریل 1999ء
دبئی، متحدہ عرب امارات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تراجم احوال

نام............: احسان الٰہی ظہیر

مقام ولادت....: سیالکوٹ، پاکستان

تاریخ ولادت....: 31 مئی 1940ء

تعلیم............: حفظ قرآن۔ فاضل درسِ نظامی

فاضل جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ (سعودی عرب)

فاضل عربی۔ فاضل فارسی۔ فاضل اردو۔ فاضل پنجابی۔

ایم۔اے عربی، ایم۔اے اسلامیات، ایم۔اے اردو،

ایم۔اے فارسی، ایم۔اے سیاسیات، ایم۔اے فلسفہ،

ایم۔او۔ایل (قانون)

تالیفات.........:(1) القاديانية (دراسات وتحليل)

(2) الشيعة والسنة

(3) الشيعة وأهل البيت

(4) الشيعة والقرآن

(5) الشيعة والتشيع (فرق وتاريخ)

(6) البريلوية

(7) البهائية (نقد وتحليل)

(8) البابية (عرض ونقد)

(9) التصوف (المنشأ والمصادر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(10) دراسات فی التصوف

(11) الاسماعیلیة

(12) بین الشیعة وأهل السنة

(13) مرزائیت اوراسلام (اردو)

(14) سفر حجاز (اردو)

(15) کتاب التوحید (ترجمہ)

صحافت.........: ''الاسلام'' ''الاعتصام'' ''اہل حدیث''اور ماہنامہ ''ترجمان الحدیث'' کے مدیر اعلیٰ تھے۔

بم دھماکہ ....: 23 مارچ 1987ء قلعہ لچھمن سنگھ لاہور پاکستان، جس میں آپ شدید زخمی ہوئے تھے۔

وفات..........: بالآخر زخموں کی تاب نہ لاکر 30 مارچ 1987ء بمقام ریاض (سعودی عرب) اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

نماز جنازہ........: ● ریاض کی شاہی مسجد میں شیخ بن باز رحمہ اللہ نے پڑھائی۔ (1)

● دوسری نماز جنازہ مسجد نبوی کے امام نے مسجد نبوی میں پڑھائی۔

تدفین.........: مدینہ کے مشہور قبرستان ''بقیع غرقد'' میں محو خواب ہیں۔

''پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا'' (جہاندار)

(1) مسودہ تیار تھا اور قریب قریب نظر ثانی بھی کر چکا تھا کہ سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ 27 محرم الحرام 1420ھ بمطابق 13 مئی 1999ء کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

آشفتہ نوائی

اَلْحَمْدُ للهِ الَّذِيْ قَالَ:﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا﴾ ❶

نَحْمَدُه وَنَسْتَعِيْنُه وَنَسْتَغْفِرُه وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَآتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَه وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، نَطَقَ بِالْحَقِّ فَقَالَ :((اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ)) صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُه عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِيْنَ.....أَمَّا بَعْدُ:

برصغیر ہند و پاک باطنی تحریکوں کا گڑھ ہے اور بالخصوص تقسیم ہند کے بعد سے پاکستان آج تک دشمنانِ اسلام کی خفیہ سازشوں کا اڈہ بنا ہوا ہے۔ پاکستان میں ان کا گروہ اس قدر طاقتور ہے کہ جب ان کو اپنی راہ میں کوئی رکاوٹ نظر آتی ہے یا ان کے پروگراموں اور سازشوں کو کوئی چیلنج درپیش ہوتا ہے تو انتہائی خفیہ طریقوں سے اس کی صفائی کر دیتے ہیں پھر مدتوں اس کا سراغ نہیں ملتا ہے۔ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خاں کا بہیمانہ قتل اس بات کی روشن دلیل ہے۔

❶ سورۃ الاحزاب، آیۃ:23۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ جب عالم اسلام کی ایک جانی پہچانی اور تاریخ ساز شخصیت **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کے متعلق کچھ لکھنے کا خیال پیدا ہوا تو دل و دماغ مختلف النوع خیالات کی آماجگاہ بن گئے۔ مختلف قسم کے شکوک و شبہات جنم لینے لگے۔ صدر اسکندر مرزا (1898ء ـ 1969ء) کی عیش و عشرت اور شہنشاہیت، فیلڈ مارشل جنرل ایوب خاں (1907ء ـ 1974ء) کی مطلق العنان حاکمیت و آمریت، جنرل یحییٰ خاں (1917ء ـ 1980ء) کی بے وفائی و غداری اور گندی سیاست کی سطحیت، ذوالفقار علی بھٹو (1928ء ـ 1979ء) کا ظلم و ستم، دار و گیر اور بھیانک سفاکیت، جنرل محمد ضیاء الحق (1924ء ـ 1988ء) کا مارشل لاء اور نفاذِ اسلام کا خوش نما نعرۂ وقت، مرزا بشیرالدین، سر ظفر اللہ خان، ایم ایم احمد اور پاکستان کے ایٹمی توانائی کے سابق سربراہ عبدالسلام (قادیانی) کی عالمی طاقتوں سے ساز باز، خفیہ پلاننگ اور بات چیت سب ایک ایک کر کے یاد آنے لگیں، یہ موقع نہیں کہ ان کی تفصیل بیان کی جائے۔ میری ان تحریروں کا مقصود و مطلوب ان حقائق سے پردہ اُٹھانا ہے جو مفکر ملّت **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کی شخصیت کو داغدار کرتے رہے ہیں اور حقیقت کو افسانہ میں بدلنے کی ناروا کوششیں کرتے رہے ہیں۔

تاہم خیال آتا ہے کہ جن کا باطن مصفیٰ ہوگا، وہ تو میری تحریر دیکھ کر خوش ہوں گے اور جن کو علامہ رحمہ اللہ سے ذرا بھی پرخاش رہی ہوگی، وہ ناک بھوں چڑھائیں گے اور منہ بنائیں گے۔ لیکن وقت کے مؤرخ کا قلم ہمیشہ تاریخ پر پڑنے والے گرد و غبار کو صاف کرتا رہتا ہے۔ اس کو اس بات کی قطعاً پروا نہیں ہوتی کہ دوست اس کا خیر مقدم کریں گے یا دشمن اس کا تمسخر اُڑائیں گے۔ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

؎ نہ ستائش کی تمنا نہ صلے کی پروا

(غالب)

کا مصداق ہوتا ہے اور ان لایعنی چیزوں کو وہ خاطر میں نہیں لاتا بلکہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں مشغول رہتا ہے۔ حقیقت کو تاریخ کے آئینہ میں دیکھتا ہے، تاریکی سے پردہ اُٹھاتا ہے اور لوگوں کے سامنے اس کا رخ رُوشن پیش کرتا رہتا ہے۔

یہی سچی تڑپ تھی اور یہی پاک جذبہ، جو اِس رسالہ کی ترتیب کا باعث بنا۔ ؎

یہ نغمہ فصلِ گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں، لا الٰہ الاّ اللہ

(اقبال)

عبدالرزاق بن عبدالغفار

دبئی، متحدہ عرب امارات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخ کے جھروکوں سے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِلْاِيْمَانِ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الْمَبْعُوْثُ اِلَي كَافَّةٍ لِّلْنَاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِياً اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ...... أما بعد:

تحریک اہل حدیث کے تاریخی مطالعہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس تحریک کی عمارت کی بنیاد اصول وضوابط کے لحاظ سے ٹھیک انھیں بنیادوں پر قائم ہے جن بنیادوں پر خود اسلام کی پوری عمارت کھڑی ہے۔ اس لیے اس کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی خود اسلام کی، مگر عہد خلافت راشدہ میں پہلی بار لنکا اور مالا بار کے راستے اسلام کی شعاعوں اور کرنوں نے گوشہ ہائے ہندوستان کو منور اور روشن کیا اس کے بعد 95ھ تک محمد بن قاسم نے سندھ فتح کر لیا۔ بعد ازاں 392ھ سے 650ھ تک کے عرصۂ دراز میں پورے ہندوستان پر غزنوی اور دیگر مسلم حکمرانوں نے پرچم اسلام لہرا دیا۔ ہر طرف اسلام کی آوازِ حق بازگشت کرنے لگی، کفر وشرک کے ایوانوں سے اللہ اکبر کی صدائیں آنے لگیں، میخانے مساجد کی شکل میں تبدیل ہو گئے۔ جو وحدہٗ لاشریک سے بیزار تھے اب وہی اس کے سچے پرستار بن گئے۔ اس اثنا میں جب کہ سندھ فتح ہوا تھا اس وقت اسلام اپنی خالص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وضع اور شکل میں موجود تھا پھر آہستہ آہستہ بدعات و خرافات کی ہوا چلی۔ غیر اسلامی رسوم و عادات نمودار ہونے لگیں، بری عادتیں جڑ پکڑتی گئیں، یہاں تک کہ مغل حکمران اکبر کے دورِ حکومت میں ضلالت و گمراہی اور تاریکی کا ایسا بھیانک دور شروع ہوا جس نے معاشرے کی ہر شے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس درمیانی عہد میں کبھی کبھار اور وقتاً فوقتاً اصلاحی کوششیں ہوئیں اور ان کے قدرے اچھے اثرات بھی دیکھنے میں آئے، مگر مسلمانانِ ہند صوفیانہ خیالات، خرافات، بدعات، ضلالت و گمراہی اور فوضیٰ و فساد کی جس ڈگر پر چل پڑے تھے اس سے ان کا منہ موڑنا دشوار سے دشوار تر امر بن چکا تھا۔ ع

پانی میں ہے آگ کا لگانا دشوار
بہتے دریا کا پھیر لانا دشوار
دشوار تو ہے پر نہ اتنا جتنا
بگڑی ہوئی قوم کا بنانا دشوار

(حالی)

آخر دور میں اللہ رب العالمین نے مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ کو پیدا کیا۔ انھوں نے اکبری الحاد و اباحیت اور اکبر کی مطلق العنانی پر ایک کاری ضرب لگائی مگر جب سلطنت مغلیہ کا ستارۂ عروج و اقبال نقطۂ گردش پر تھا اور سیاسی حیثیت سے مسلمانانِ برصغیر ہند و پاک کی آٹھ سو سالہ حکومت ہبوط و دثور کی نذر ہو رہی تھی، شیعیت، باطنیت اور قرمطیت کے جراثیم مسلمانوں کے رگ و پے میں سرایت کر چکے تھے۔ ایسے حالات میں رحمت الٰہی جوش میں آتی ہے اور اپنے وقت کے مجدد، مفسر عظیم، محدث کبیر اور فقیہ عصر حکیم الامت حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کو پیدا کرتی ہے۔جن کے تجدیدی کارناموں سے برصغیر ہندو پاک کے مسلمانوں کی عروق مردہ میں خونِ حیات گردش کرنے لگا، فقہی جمود و تعطل کی بندشیں ایک ایک کرکے ڈھیلی پڑنے لگیں، بحث و تحقیق اور اجتہاد کا باب از سرنو کھلا۔ان کا اصل کارنامہ یہ تھا کہ انھوں نے بے لاگ تحقیق وتنقید سے ان اسباب وعوامل کا کھوج لگایا، جن کے باعث اسلامی معاشرے کی بنیادیں کھوکھلی پڑ جاتی ہیں، اُمت میں فکری زوال پیدا ہوتا اور نشوونما پاتا ہے۔ اُنھوں نے ان باتوں کی بھی نشاندہی کردی جن کے ذریعہ اسلامی انقلاب عالمگیر پیمانے پر برپا کیا جاسکے۔اس طرح برصغیر میں اُنھوں نے تجدید اُمت اور احیاء دین کی داغ بیل ڈالی۔

”تاریخ انسانی کے ان لیڈروں میں سے ایک تھے، جو خیالات کے الجھے ہوئے جنگل کو صاف کرکے فکرونظر کی ایک صاف سیدھی شاہراہ بناتے ہیں اور ذہن کی دنیا میں حالات موجودہ کے خلاف ایسی بے چینی اور تعمیرنو کا ایسا دل آویز نقشہ پیدا کرجاتے ہیں جو صالح انقلاب کا پیش خیمہ بن جاتا ہے۔ جو تنقید سے صدہا برس کی جمی ہوئی غلط فہمیوں کا غبار چھانٹ دیتے ہیں۔اذہان میں نئی روشنی پیدا کرتے ہیں، زندگی کے بگڑے ہوئے مگر پختہ بنے ہوئے سانچے کو عالم ذہنی میں توڑتے ہیں اور اس کے ملبے سے اصلی اور پائیدار حقیقتوں کو نکال کر دنیا کے سامنے رکھ جاتے ہیں۔“ [1]

کہ خونِ صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا (اقبال)

---

[1] دعوت وعزیمت کے روشن ستارے۔ص:178۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اپنے شاگردوں، تلامذہ اور خواص کی ایک ایسی جماعت تیار کردی تھی جنھوں نے آپ کے بعد آپ کے مجددانہ کارناموں کو فروغ دینے اور آگے بڑھانے کو اپنا حقیقی نصب العین قرار دیا۔ آخر میں آپ رحمہ اللہ کے پوتے حضرت شاہ اسماعیل شہید دہلوی رحمہ اللہ نے اپنی استقامت، شجاعت وبسالت، بلند ہمتی، اولوالعزمی اور بصیرت وفراست کے ذریعہ دہلی کے بازاروں اور جامع مسجد کی سیڑھیوں پر دعوت واصلاحِ امت کا ہنگامہ برپا کردیا۔

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی
زمیں ہند کی جس نے ساری ہلا دی
(حالی)

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ کے الفاظ میں:

"دعوت واصلاحِ اُمت کے جو بھید پرانی دہلی کے کھنڈروں اور کوٹلہ کے حجروں میں دفن کر دیئے گئے تھے اب اس سلطانِ وقت وسکندرِ عزم کی بدولت شاہجہان آباد کے بازاروں اور جامع مسجد کی سیڑھیوں پر ان کا ہنگامہ مچ گیا اور ہندوستان کے کناروں سے بھی گزر کر نہیں معلوم کہاں کہاں تک چرچے اور افسانے پھیل گئے۔ جن باتوں کے کہنے کی بڑوں بڑوں کو بند حجروں کے اندر بھی تاب نہ تھی وہ اب برسرِ بازار کی جارہی اور ہورہی تھیں۔" [1]

دعوت واصلاحِ اُمت کا کام صرف سرزمین دہلی تک محدود نہ تھا بلکہ

[1] تذکرہ. ص: 270، ایضاً موجِ کوثر. ص: 38، ایضاً اہل حدیث اور سیاست. ص: 97۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سید احمد شہید اور مولانا اسماعیل شہید دہلوی رحمہ اللہ علیہما کے زیر قیادت ملک گیر پیمانہ پر ہمہ گیر دعوت واصلاح کے لیے مکمل طور پر دورے اور زبردست تگ ودو کا آغاز ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے سرحدِ بنگال سے لے کر دریائے شور کے ساحل تک اسلامی جوش وعمل کا دریا موجزن تھا۔ پھر انھیں دوسرخیل اور سردارانِ قوم نے اعلائے کلمۃ اللہ اور احیائے شریعت محمدی کے لیے اسلامی جہاد سرحد پر شروع کر دیا۔ بالآخر غدارانِ قوم کی غداریوں اور بے وفائیوں کی بنا پر یہ جانثارانِ دین حنیف 24 ذوالقعدۃ 1248ھ کو رزم گاہ بالاکوٹ میں شہید ہوگئے۔ مگر حادثہ بالاکوٹ کے بعد محبانِ دین حنیف اور شیدایانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہاں بیٹھنے والے تھے۔

حادثہ بالاکوٹ کے فوراً بعد مولانا نصیر الدین منگلوری، شیخ ولی محمد پھلتی، محمد علی رامپوری، جعفر نقوی، ولایت علی صادقپوری رحمہ اللہ علیہم نے پیہم اور مسلسل جہاد کی وہ مثال قائم کر دی کہ بعد میں اس کی نظیر ملنی دشوار ہے۔ اس طرح دعوت وجہاد کے ساتھ ساتھ نشر واشاعت، کتاب وسنت کا وہ دور دورہ تھا اور ایسی ہماہمی تھی کہ دور اوّل کی یاد تازہ ہوگئی۔ چنانچہ سید نذیر حسین محدث دہلوی، شیخ حسین بن محسن یمانی، نواب صدیق حسن خان والئ بھوپال رحمہ اللہ علیہم کی بدولت کتاب وسنت کی توضیح وتشریح، درس وتدریس، نشر واشاعت اور دعوت وتبلیغ کی وہ دھوم مچی کہ دنیا آج بھی اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہے۔ البتہ 1857ء کی جنگ آزادی سے لے کر انقلاب 1947ء تک کا درمیانی دور مسلمانانِ برصغیر ہندوپاک کے خلاف وحشت خیز، خطرناک اور جاں گسل تحریکوں کا نازک ترین دور تھا۔ عیسائیوں، آریوں، قادیانیوں، بہائیوں اور روافض واہل تشیع وغیرہ نے اسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور مسلمانوں پر ہر چہار جانب سے یلغار اور دھاوا بول رکھا تھا اور یہ تحریکیں ہندوستان سے اسلام اور مسلمانوں کی مکمل طور پر بیخ کنی واستیصال کرنے پر تلی بیٹھی تھیں مگر الحمدللہ ثم الحمدللہ ہر محاذ پر تحریک اہل حدیث نے ان کا بھرپور ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ہر میدان میں ان کو شکست فاش دی۔ مسلمانوں کو اس بھنور سے بچایا اور ساحل مراد سے ہمکنار کرتے ہوئے صراط مستقیم پر گامزن کر دیا۔ ؎

کچھ قمریوں کو یاد ہیں کچھ بلبلوں کو حفظ
عالم میں ٹکڑے ٹکڑے مری داستاں کے ہیں
(جمیل سہسوانی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نالۂ دل

15 اگست 1947ء کے بعد تحریک اہل حدیث خصوصیت کے ساتھ جن مصائب وآلام اور پریشانیوں کی نذر رہی ہے، قلم میں توانائی نہیں کہ ان اندوہ ناک اور غم انگیز واقعات کو صفحۂ قرطاس پر دوبارہ لایا جاسکے۔ حزن وملال اور درد والم کا ایک پہلو ہو تو اسے اُجاگر کر لیا جائے، مگر یہاں تو حالت یہ ہے ؎

ایک دو زخم نہیں جسم ہے سارا چھلنی
درد بیچارہ پریشاں ہے کہاں سے اُٹھے

آزادئ ہند 1947ء میں جہاں پر ہمارے علمی کتب خانے ویران ہوئے، آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس تتر بتر ہوئی، ہجرت کرنے میں بے شمار علماء لقمۂ اجل بن گئے، دینی مدارس کی خانہ بربادی ہوئی، وہیں "مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ" جو صحیح معنوں میں ہمارا علمی وقار تھا، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کا ایک روشن مینار تھا، معنوی طور پر کھنڈر کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا۔ جس کا نام سنتے ہی آج بھی آنکھیں نم ہو جاتی ہیں، کلیجہ منہ کو آتا ہے اور دل و دماغ پر طرح طرح کے خیالات چھا جاتے ہیں۔

1947ء سے لے کر 1962ء کی درمیانی مدت میں جماعت اہل حدیث، علماء اہل حدیث اور اہل حدیث طلبہ جن جاں گداز حالات سے گزرتے رہے اور ان پر جو مصیبتیں آتی رہیں خاص کر 1954ء میں دارالعلوم دیوبند میں اہلحدیث طلبہ پر جو ظلم وستم روا رکھا گیا ان زخموں کو کریدنے کے لیے دل تیار ہے، نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دماغ۔

اللہ غریق رحمت کرے مفکر ملت حضرت مولانا عبدالجلیل رحمانی رحمہ اللہ کو جن کی کوششوں اور محنتوں ہی کا نتیجہ تھا کہ جماعت کے افاضل واکابر نوگڑھ کے بے نظیر عظیم الشان جلسہ میں اکٹھا ہوئے۔ جماعت کے مستقبل پر غور وفکر کیا گیا، جماعت اہل حدیث کے نوجوانوں ونونہالوں کی تعلیم وتربیت اور ان کے مستقبل کو سنوارنے کی فکر دامن گیر ہوئی۔ اسی جلسہ میں "دارالحدیث رحمانیہ" کا نعم البدل تلاش کیا گیا اور ایک مرکزی دارالعلوم کے قیام کا فیصلہ عمل میں آیا۔ ①
مفکر ملت حضرت مولانا عبدالجلیل رحمانی رحمہ اللہ ② نے فکری قیادت وبہترین تنظیم کاری کی ایک ایسی مثال قائم کر دی اور جماعت کی ہائی کمان واعلیٰ قیادت کو ایک ایسا تعمیری رخ دیا کہ اس کے بعد جماعت میں اس کی نظیر نہیں ملتی ہے۔
رحمانی رحمہ اللہ کے شانہ بشانہ خطیب الاسلام حضرت مولانا عبدالرؤف رحمانی جھنڈا نگری رحمہ اللہ بھی تھے۔ ③

سابق امیر جماعت مولانا مختار احمد ندوی رحمہ اللہ کے الفاظ میں:

"یوں تو جمعیت اہل حدیث ہند کی جماعتی، علمی اور تنظیمی زندگی برسہا برس سے محض برائے نام چل رہی تھی لیکن حضرت مولانا عبدالرؤف رحمانی جھنڈا نگری رحمہ اللہ کی نگرانی وسرپرستی میں جب اچانک نوگڑھ ضلع

....

① تفصیل میری کتاب "مرکزی دارالعلوم بنارس نوگڑھ کانفرنس کی ہی دین ہے" میں دیکھی جائے۔

② متوفی 17 فروری 1986ء۔

③ متوفی 30 نومبر 1999ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بستی میں اہل حدیث کانفرنس کے انعقاد کا اعلان ہوا، تو پورے برصغیر ہندوپاک میں، جماعت اہل حدیث ہند میں ایک نئی زندگی پیدا ہوگئی، اور بلا شبہ جماعت اہل حدیث کی تاریخ میں یہ ایک یادگار کانفرنس ہوئی، جس کی یاد آج تک تازہ ہے جن میں قابل ذکر تاریخی یادگار عمل "مرکزی دارالعلوم" کے قیام کا بڑا عظیم تاریخ ساز فیصلہ ہوا۔" ❶

جھنڈا نگری رحمہ اللہ جن کی خطابت لہو گرماتی، دلوں میں آگ لگاتی اور لوگوں کو بے حد متاثر و مسحور کرتی تھی۔ اللہ ان کی بال بال مغفرت فرمائے اور ان کی دینی خدمات کو قبول کرے کہ وہ "دار الحدیث رحمانیہ دہلی" کی علمی عظمت کا نشان تھے۔

زہد و تقوی و قلم ، حسن بیاں ، رکھتا تھا
جانے وہ اپنے یہاں کتنے جہاں رکھتا تھا
(بیدار)

❶ البلاغ فروری 2006ء ص 32۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک تاریخی موڑ

نوگڑھ کے عظیم الشان اور تاریخی جلسہ کی صدارت استاذ الاساتذہ علامہ حضرت مولانا عبدالوہاب آروی رحمہ اللہ فرما رہے تھے۔ اس جلسہ میں محدثِ عصر حضرت مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری رحمہ اللہ ⓵ اور ہندوستان کے تاریخی شہر بنارس کے معزز رؤسا و متمولین بھی جلوہ افروز تھے۔ ان تمام اعیان جماعت و قائدین ملت کی موجودگی میں ایک مرکزی ادارہ کے قیام کا جو فیصلہ ہوا، ٹھیک ایک سال کے اندر اندر اس کو عملی شکل دے دیا گیا اور پھر ہند و بیرون ہند اس کی ترقی اور اس کو منزل مقصود تک پہنچانے کے لیے ملک گیر و ہمہ گیر پیمانے پر دورے شروع ہو گئے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے مرکزی دارالعلوم (جامعہ سلفیہ بنارس) کا شمار ہندوستان کے صف اوّل کے اداروں میں ہونے لگا اور چند سالوں ہی میں اس کے علمی جاہ و جلال کی شہرت ہندوستان سے باہر بھی پہنچ گئی۔ اس کے فارغین جہاں جہاں پہنچے ہندوستان کے دیگر اداروں کے فارغین پر سبقت لے گئے۔ اور ہر جگہ، ہر میدان میں اپنی ذہانت و فطانت اور قوت کارکردگی کا ایسا سکہ جمایا کہ دوسرے عش عش کرتے رہ گئے۔

جامعہ سلفیہ بنارس (مرکزی دارالعلوم) نے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے علاوہ میدان صحافت میں بھی قدم رکھا تاکہ ہر ماہ نئے نئے علمی و تحقیقی مضامین قوم و ملت کے سامنے پیش کیے جا سکیں۔ اور اسلام کے خلاف اُٹھنے والی

⓵ متوفی 5 جنوری 1994ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحریکوں کا مسکت و مدلل جواب دیا جا سکے۔ نیز دوست نما دشمنوں کی غلط فہمیوں کو دور کیا جا سکے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہی تحریک اہل حدیث اور جماعت اہل حدیث کے علماء کے خلاف مختلف قسم کی دل آزار تحریرات و مقالات کا سنجیدہ علمی تعاقب ہو سکے تا کہ حقیقت صحیح معنوں میں اپنی اصلی، صاف ستھری اور واضح شکل و صورت میں لوگوں کے سامنے آ جائے۔

ان اہم مقاصد کے پیش نظر جامعہ سلفیہ بنارس (مرکزی دارالعلوم) سے دو مختلف زبانوں میں "صوت الأمه" عربی اور "محدث" اردو زبان میں جاری کیا گیا۔

ماہنامہ "محدث" جامعہ سلفیہ بنارس کا آرگن اور ترجمان جماعت کے ان چند موقر رسالوں میں سے ایک ہے جس کے مضامین علمی و تحقیقی ہونے کے ساتھ ساتھ کافی معلومات افزا ہوتے ہیں۔ اللہ اس کے ذمہ داران کو جزائے خیر دے۔ آمین

موقر "محدث" کے شمارہ ماہ فروری 1998ء میں جناب مولانا محمد مستقیم سلفی حفظہ اللہ (استاذ جامعہ سلفیہ بنارس) کا مضمون "گمراہ و منحرف فرقوں کی تردید میں جماعت اہل حدیث کی خدمات اور مساعی" پڑھ کر خوشی ہوئی کہ جماعت اہلحدیث ابھی بانجھ نہیں ہوئی بلکہ اس میں ایسے افراد پائے جاتے ہیں جو جماعت اہل حدیث کے علمائے کرام اور فضلائے عظام کی خدمات اور مساعی کا ذکر جمیل چھیڑتے رہتے ہیں اور ان کا وقتاً فوقتاً جائزہ بھی لیتے رہتے ہیں۔ یقیناً وہ قوم زندہ رہنے کا حق نہیں رکھتی جس کا رشتہ ماضی سے ٹوٹ جائے، اپنے اسلاف کی یادگاروں کو فراموش کر دے۔ ان کی خدمات اور محنتوں و کوششوں کو یاد نہ رکھے، ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقوشِ جمیل کو مٹا دے۔اس اعتبار سے مولانا محمد مستقیم سلفی ﷾ مستحق صد مبارکباد ہیں کہ انھوں نے ہمارے اسلاف کی خدمات جلیلہ اور مساعی جمیلہ کا اپنے مقدور بھر جائزہ لیا۔حالانکہ یہ کام "مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند" کا تھا کہ وہ علماء ودانشوروں کی ایک ٹیم کا انتخاب کرتی اور پھر ایک بورڈ تشکیل دیتی تاکہ جملہ خدمات ومساعی کا بھرپور جائزہ لیا جاسکے۔مگر مجھے اس تلخ نوائی پر معاف کیا جائے، اگر میں یہ کہوں کہ آزادی کے بعد سے اب تک مرکزی جمعیت کی خدمات صفر میں ہیں۔جو کچھ بھی کام ہوئے ہیں انفرادی ہیں، شخصی ہیں۔جماعت کے لوگوں کی ذاتی کوششوں اور محنتوں کا نتیجہ وثمرہ ہیں۔انفرادی اور شخصی کوششیں جس قدر بھی ہوں، مستحق تحسین ومبارکباد ضرور ہیں اور ان کے اچھے اثرات وثمرات بھی سامنے آتے ہیں۔لیکن جماعت اہل حدیث کو وہ وقار اور وہ مقام نہیں مل سکتا ہے جو ایک اجتماعی شکل میں حاصل کیا جاسکتا ہے۔

شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی ﷫ گوجرانوالہ کے الفاظ میں:

"مشاہرات کے لیے آج جس مسابقت کو شعار بنایا جارہا ہے، یہ اچھی فال نہیں۔بظاہر یہ خلوص کے منافی ہے۔علماء اور طلباء کو اگر مستقبل میں جماعت کی خدمت کرنا ہے، توحید وسنت کی اشاعت ان کا مقصد حیات ہے تو علم کی خدمت مدارس کی تاسیس اور اختلافات کی تشکیل کاروباری انداز سے نہیں ہونی چاہیے۔تعلیمی انتشار، چھوٹے چھوٹے دارالعلوم اور جامعات جماعت کی ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے۔کوئی اجتماعی منصوبہ ہی جماعت کو کامیاب کرسکتا ہے۔" (1)

(1) فتاوی سلفیہ.ص:168,169۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس موقع پر میں "مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند" کی ہائی کمان اور اعلیٰ قیادت سے باادب چند سوال کرنا چاہتا ہوں:

① کیا مرکزی جمعیت کے پاس دعوت و تبلیغ کا کوئی منظم اور پائیدار پروگرام ہے؟

② کیا مرکزی جمعیت کے پاس دعاۃ و مبلغین کی کھیپ موجود ہے؟

③ کیا مرکزی جمعیت کے پاس دعاۃ و مبلغین کی ابتعاث کا اہتمام ہے؟

④ کیا مرکزی جمعیت کے پاس مدارس و جامعات کی دیکھ ریکھ اور نگرانی کا کوئی انتظام و انصرام ہے؟

⑤ کیا مرکزی جمعیت کے پاس نصابی کتابوں کی تیاری کا کوئی لائحہ عمل ہے؟

⑥ کیا مرکز کے پاس اسلاف کی کتابوں اور ان کی شرحوں کی نشر و اشاعت کا کوئی منصوبہ ہے؟

⑦ کیا مرکز کے سامنے اپنے مشن کی صحیح تعبیر و تشریح کے لیے مناسب لٹریچر کی تیاری کا کوئی واضح خاکہ ہے؟

⑧ کیا مرکز کے پاس اپنا بیت المال ہے؟

⑨ کیا مرکز کے پاس اپنا پریس ہے؟

⑩ کیا مرکز کو کبھی "جریدہ ترجمان" کا کوئی خاص نمبر نکالنے کا خیال پیدا ہوا (چند مخصوص نمبرات چھوڑ کر)؟

⑪ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ "مکتبہ ترجمان" ترقی پذیر ہے یا روبہ زوال؟

⑫ کیا مرکز نے "جریدہ ترجمان" کی بے بسی اور خستہ حالت پر کبھی غور کیا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مزید کیا عرض کیا جائے۔① ؎

آرزو ہے کہ میرا قصۂ شوق
آج میرے سوا کہے کوئی

(ناصر کاظمی)

یہ موقع نہیں کہ "مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند" کے ماضی، حال اور مستقبل پر بھرپور روشنی ڈالی جائے، اس کے لیے مستقل مقالہ کی ضرورت ہے۔

البتہ سرسری طور پر اتنا عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ نئی قیادت اور نئے امیر کے انتخاب پر چاروں طرف خوشی وانبساط کی لہر دوڑ گئی ہے۔ طلبہ و علماء، عوام وخواص، چھوٹے بڑے ہر ایک کی خواہش کے مطابق انتخاب عمل میں آیا ہے لیکن اس کے باوجود جہاں لوگوں کو خوشی ومسرت حاصل ہوئی ہے وہیں بعض اصحاب فکر ونظر اور اہل دانش وبینش نے بعض خدشات کا برملا اظہار بھی کیا ہے② اور کہا ہے۔ ؎

آمد بہار کی ہے جو بلبل ہے نغمہ سنج
اُڑتی سی اک خبر ہے زبانی طیور کی

(غالب)

یہ چند سطور بے ساختہ نوک قلم پر آگئیں ورنہ میں جانتا ہوں کہ میرے

....

① یہ سوالات اکیس سال قبل کیے گئے۔ ان کے جوابات ہنوز تشنہ ہیں۔ مزید ان اکیس سالوں میں جمعیت کی وہ حالت بنا دی گئی ہے کہ الحفیظ والامان۔

② اور وہ خدشات چند سالوں میں حقیقت کا روپ دھار چکے ہیں اللہ المستعان۔ تفصیل میرے دیگر مضامین خاص کر "جماعت کا حشر کیا ہوگا" میں دیکھی جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ الفاظ ہائی کمان کے لیے مہمیز کا کام نہیں دے سکتے پھر بھی

ع مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الاّ اللہ

(اقبال)

بہر حال جہاں مولانا محمد مستقیم سلفی حفظہ اللہ (استاذ جامعہ سلفیہ بنارس) کا مقالہ پڑھ کر خوشی ہوئی وہیں یہ احساس بھی پیدا ہوا اور خیال آیا کہ بعض ایسی کتابوں کا ذکر آنا بہت ضروری تھا جن کا ذکر رہ گیا ہے اور بعض ایسی کتابوں کا ذکر آ گیا ہے جن کی کوئی خاص ضرورت نہ تھی۔ اگرچہ مضمون میں اعتراف کیا گیا ہے کہ:

> "تمام کام کے تعارف کا یہاں موقع نہیں۔ مختلف فرقوں سے متعلق اس جماعت کی اہم کتابوں اور اخبارات و رسائل کے نام وعناوین ذیل میں درج کیے جا رہے ہیں۔" ❶

(الف) کتب در رد قادیانیت: اس عنوان کے تحت 24 کتابوں کا تذکرہ ملتا ہے۔

(ب) کتب در رد رفض و تشیع: اس عنوان کے تحت 25 کتابوں کا تذکرہ ملتا ہے۔

(ج) کتب در رد انکار حدیث: اس عنوان کے تحت 33 کتابوں کا تذکرہ ملتا ہے۔

(د) کتب در رد بریلویت: اس عنوان کے تحت 44 کتابوں کا تذکرہ ملتا ہے۔

گویا کہ پورے مقالہ میں 126 کتابوں کا ذکر ہے لیکن بڑے دکھ کی بات ہے کہ ایک مصنف کی کئی کئی کتابوں کا تذکرہ ملتا ہے جبکہ ان سے اہم اور

---

❶ محدث فروری 1998ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحقیقی و معلوماتی کتابوں کا ذکر سہواً یا عمداً رہ گیا ہے۔ اگر مقالہ میں یہ کوشش کی جاتی کہ زیادہ سے زیادہ علماء اہل حدیث کا ذکر ان کی کسی اہم کتاب کے ساتھ کیا جاتا تو مضمون کا وقار بڑھتا۔ نیز لوگوں کی معلومات میں اضافہ ہوتا اور چند ایک کتابوں کے ذکر سے نہ تو مضمون کے مختصر ہونے میں فرق پڑتا نہ ہی اس کی طوالت میں کوئی خاص اضافہ ہوتا۔ البتہ مضمون کی اہمیت وافادیت میں اضافہ ضرور ہوجاتا۔

چند کتابیں مثلاً:

① رسالہ اہل بیت۔

② بدعات کا شرعی آپریشن۔

③ اسلام اور قبروں کا عرس۔

④ قرآن خوانی اور ایصال ثواب وغیرہ کا تذکرہ اگر نہ بھی کیا جاتا تو مقالہ میں کسی بھی قسم کی تشنگی نہ محسوس کی جاتی۔

البتہ جن کتابوں کے عدم ذکر سے مقالہ تکلیف دہ رہا اور ادائیگی مقصد سے قاصر بھی وہ یہ ہیں:

(1) القاديانية دراسات وتحليل (عربی)

(2) مرزائیت اور اسلام (اردو)

(3) البهائية نقد وتحليل (عربی)

(4) البابية عرض ونقد (عربی)

(5) الشيعة والسنة (عربی)

(6) الشيعة وأهل البيت (عربی)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(7) الشيعة والتشيع (عربی)

(8) الشيعة والقرآن (عربی)

(9) البريلوية عقائد وتاريخ (عربی)

(10) الاسماعيلية (عربی)

(11) التصوف المنشاء والمصادر (عربی)

یہ وہ کتابیں ہیں جن کے ترجمے دنیا کی اکثر زندہ زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ اردو، فارسی، انگریزی اور فرانسیسی کے علاوہ، تھائی، انڈونیشی اور مالدیپی زبانوں میں بھی ان کے ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ برصغیر ہندو پاک اور عالم عرب سے نکل کر براعظم امریکہ، یورپ اور افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں ان کی آواز بازگشت گونج رہی ہے۔یہی نہیں بلکہ ان کی عالمی شہرت کے پیش نظر بین الاقوامی اسٹیجوں پر ردوکد بھی ہوئی ہے۔اسی طرح مفکر ملت مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ کی کتاب ''قادیانیت نئے زاویوں سے'' کا ذکر ہوتا تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ افسوس مولانا کے مقالہ میں ان میں سے کسی ایک کا بھی ذکر نہیں ملتا ہے۔ کیا یہ سب کتابیں اہم نہ تھیں؟

ع یا سراپا نالہ بن جا ، یا نوا پیدا نہ کر

(اقبال)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانیت استعمار کی تخلیق

جن کتابوں کا تذکرہ سابقہ سطور میں کیا گیا ہے ان کے مصنف امام العصر **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ تھے۔ چونکہ صاحب مضمون (استاذ جامعہ سلفیہ بنارس) کے مقالہ میں ایک عالمی اور بین الملی و بین الاقوامی شہرت کے مالک مصنف اور نابغۂ روزگار شخصیت نیز عالمی شہرت یافتہ کتابوں سے اغماض اور چشم پوشی کی گئی تو میرے دل میں یہ جذبہ اور داعیہ پیدا ہوا کہ ان کے متعلق چند پیدا شدہ غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جائے اور چند اہم امور کی تنقیح وتشریح کر دی جائے تو بہتر ہوگا۔ اسی پس منظر میں یہ رسالہ تحریر کیا گیا ہے۔

چنانچہ **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کے ایک ہم عصر پرانے دوست، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے سابق جنرل سیکرٹری، جماعت اہل حدیث کے جانے پہچانے مشہور اہل قلم اور شعلہ بیان خطیب مرکز ابوالکلام آزاد دہلی کے صدر جناب مولانا عبدالحمید رحمانی رحمہ اللہ نہایت شاندار الفاظ میں ان کی کتابوں کا تعارف کراتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں:

”ان کی تقریباً ساری کتابیں اور مقالات اسلام کے خلاف زیرِ زمین کام کرنے والی باطنی تحریکوں سے متعلق ہیں۔ خوبی یہ ہے کہ ان تخریبی باطنی تحریکوں کے اصل مراجع جو پردہ میں چھپا دیئے گئے تھے ان تک وہ پہنچنے میں کامیاب رہے۔ ان کے مخطوطات کو اُنھوں نے کھنگالا اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خود انہی کے آئینہ میں ان کا چہرہ دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔“ ❶

اللہ تعالیٰ نے **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کو فکر نابغ اور ذہن راسخ عطا کیا تھا۔ وہ اپنی غیر معمولی قوت حافظہ اور ذہانت و فطانت کا استعمال زندگی بھر اسلام کے دفاع میں کرتے رہے یہاں تک کہ اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

جان دی ، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا
(غالب)

باطنی تحریکوں، قادیانیت، بہائیت، بابیت، شیعیت، اسماعیلیت اور بریلویت کا ایسا علمی تعاقب کیا نیز ملکی، ملی اور بین الاقوامی اسٹیجوں پر ان کی ایسی مٹی پلید کی کہ وہ بوکھلا اُٹھے اور ان کے ایوانوں میں زلزلے آ گئے۔

رحمانی رحمہ اللہ کے الفاظ میں:

”ان کی برجستگی، صراحت اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گفتگو کے انداز نے ساری تنظیموں اور ان کے قائدین کو اس قدر مرعوب کر رکھا تھا کہ کوئی بھی تنظیم اور کسی بھی جماعت کا قائد ان کے سامنے آنے سے گھبراتا تھا رفض و تشیع اور باطنی فرقوں نیز بریلویت کے خلاف ان کی قلمی اور لسانی جنگ نے ارباب رفض و بدعت کی نیندیں حرام کر دی تھیں۔“ ❷

برصغیر ہندو پاک میں قادیانیت کا وجود استعمار کے فارمولا ”لڑاؤ اور حکومت

❶ التوعیہ۔اپریل 1987ء۔

❷ التوعیہ۔اپریل 1987ء۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کرو" کی پیداوار ہے۔ آزادی سے قبل غلام احمد قادیانی لعنۃ اللہ علیہ کے سیاہ کارنامے تاریخ ہند کا ایک حصہ بن چکے ہیں۔ اب ان پر کچھ لکھنا طوالت کا باعث ہوگا البتہ آزادیٔ ہند کے بعد پاکستان میں "ربوہ" قادیانیوں کی بین الاقوامی سازشوں کا اڈہ ہے۔ آج بھی "ربوہ" سے امریکہ اور برطانیہ کے لیے انٹرنیشنل جاسوسی کا سارا سامان مہیا کیا جاتا ہے۔ نیز آزادی کے بعد خصوصیت کے ساتھ پاکستان میں قادیانیت سر ظفر اللہ خاں کے زیر قیادت جس قدر بالادستی چاہتی رہی ہے اور پاکستان کو ایک قادیانی ملک بنانے کا خواب دیکھتی رہی ہے یہی نہیں بلکہ اس کے لیے پاکستان کے وجود کو خطرے میں بھی ڈالنے سے باز نہ رہی۔ صرف پاکستان کے مسلمان ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کا ہر پڑھا لکھا طبقہ اس سے اچھی طرح واقف ہے۔

قادیانیت کی اس سازش کو طشت ازبام کرنے میں جہاں دوسری تنظیموں اور ان کے قائدین نے جان توڑ کوششیں کیں وہیں جماعت اہلحدیث اس کے صحف و مجلات، اس کے علماء و فضلاء اور سیاستدان سر دھڑ کی بازی لگا کر صف اوّل میں تھے۔ ہفت روزہ "اہل حدیث" لاہور، "المنبر" لائل پور، "ترجمان اسلام" لاہور، "الاعتصام" لاہور اور "ترجمان الحدیث" لاہور، ان مجلات اور جرائد و رسائل میں سے تھے جن کی تحریروں نے پاکستان میں قادیانیت کی بنیادیں کھوکھلی کر دیں۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کی خدمات قادیانیت کی تردید میں بھی ناقابل فراموش ہیں کہ انھوں نے اپنی تقریروں، تحریروں اور ملکی و غیر ملکی دوروں سے قادیانیت کے حصار میں بڑے بڑے شگاف ڈالے اور اس کے تابوت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخری کیل ٹھونک دی کہ قادیانی پاکستان سے اپنا تابوت اُٹھانے پر مجبور ہوئے۔ اردو زبان میں "مرزائیت اور اسلام" لکھ کر برصغیر ہندو پاک کے مسلمانوں کو باخبر اور آگاہ کیا۔ دوسری طرف "القادیانیة دراسات وتحلیل" عربی زبان میں تالیف کرکے اور پھر اس کا انگریزی ایڈیشن نکال کر پوری دنیا میں قادیانیت کے حقیقی چہرہ کو نمایاں کیا اور ان کی رسوائی کا ایسا سامان مہیا کر دیا کہ قادیانیت پوری دنیا میں کہیں بھی اور کسی بھی اسٹیج پر منہ دکھانے کے قابل ہی نہ رہی۔

قادیانیت کی تردید بلیغ ~~اور اس کے محاسبہ شدید~~ میں **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کی خدماتِ جلیلہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے پاکستان کے مشہور ادیب اور بے باک عظیم صحافی شورش کاشمیری رحمہ اللہ یوں لکھتے ہیں:

"**علامہ احسان الٰہی ظہیر** مدینہ یونیورسٹی سے فراغت پاکر لاہور آگئے تو آپ کے سپرد جماعت اہلحدیث نے اپنی تاریخی مسجد چینیاں والی لاہور کی امامت کی۔ علامہ صاحب ایک فاضل اجل نوجوان ہیں انھیں عربی زبان میں قدرت تامہ حاصل ہے۔ آپ نے جماعت اہل حدیث کے ہفتہ وار اخبار "الاعتصام" کی ایڈیٹری کے فرائض انجام دینا شروع کیے۔ اس کے بعد اپنا ماہنامہ "ترجمان الحدیث" نکالا اور اس بری طرح قادیانیت کی خبر لی کہ اس کے ایوانوں میں کھلبلی مچ گئی۔ علامہ صاحب ایک شعلہ بیان خطیب، معجز رقم ادیب، بالغ نظر صحافی اور بہت سی زبانوں میں اتارو ہونے کے علاوہ دُور رس نگاہ کے عالم متبحر ہیں۔ آپ نے قادیانیت کے متعلق پہلے اردو میں ایک مبسوط کتاب لکھی، پھر اس کا انگریزی ایڈیشن شائع کیا۔ آخر رابطہ عالم اسلامی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مکہ مکرمہ) کی خواہش پر عربی زبان میں ایک ضخیم کتاب تیار کی، جس کو شاہ فیصل شہید رحمہ اللہ نے بے حد پسند فرمایا اور تمام عرب ریاستوں میں اس کے بے شمار نسخے تقسیم کرائے۔" ❶

میرے ناقص علم کے مطابق رابطہ عالم اسلامی نے پہلی بار ایک لاکھ کی تعداد میں چھپوایا اور پوری دنیا میں تقسیم کروایا۔ بعض افریقی ممالک نیز بعض عرب ریاستوں میں قادیانیت کے متعلق لوگوں میں بڑی خوش فہمیاں تھیں بیروت و شام اور فلسطین میں اس کے بڑے بڑے حامی پائے جاتے تھے۔ اس کتاب نے ان لوگوں کی غلط فہمیوں کو دور کیا اور حقائق کو ان کے سامنے کھول کر رکھ دیا۔ عالمی پیمانہ پر بین الاقوامی شہرت جس کتاب نے ان کو بخشی اور ان کو متعارف کیا، ان کی یہی کتاب "القادیانیة دراسات وتحلیل" تھی ______ اور پاکستان میں جب تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا تو **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ اس کی صف اوّل میں تھے۔ ان کی تقریروں کی گھن گرج نے کراچی سے پشاور اور پنجاب کے طول وعرض سے لے کر سندھ تک "تحریک ختم نبوت" کو آتش فشاں بنا دیا۔

آغا شورش کاشمیری رحمہ اللہ کے الفاظ میں:

"نوابزادہ نصر اللہ خاں، مولانا غلام اللہ خاں، مولانا تاج محمود، **علامہ احسان الٰہی ظہیر**، شورش کاشمیری، علامہ عزیز انصاری اور سید ابو ذر بخاری نے ایک ایک دن اور ایک ایک شب میں کئی کئی جلسوں کو خطاب کیا۔ شورش کاشمیری قید ہو گئے اور رہائی کے بعد طویل علالت

❶ تحریک ختم نبوت۔ص:171۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا ہدف بنے۔ اس دوران میں **علامہ احسان الٰہی ظہیر**، علامہ محمود رضوی اور مولانا محمد اجمل نے اپنے لیے خواب و خور حرام کیے رکھا اور تحریک کا بانکپن مدھم نہ ہونے دیا۔ غرض 90 برس کی تحریک میں یہ پہلا موقع تھا کہ پورا ملک اس کی لپیٹ میں آ گیا۔ تمام شہر اور قصبوں کے علاوہ تحریک ہر گاؤں کی چوپال تک چلی گئی۔ کوئی ٹکڑا نہ رہا جہاں قادیانیت کے خلاف نعرۂ رستخیز نہ گونجا ہو۔ عوام کے میدانوں اور حکومت کے ایوانوں میں تحریک کے شعلے بھڑکتے رہے حتی کہ فوج بھی اس سے سرشار ہوگئی۔ ان آثار و مظاہر ہی کا نتیجہ تھا کہ مسیلمہ کذاب کی اسرائیلی روح 7 ستمبر 1974ء کو پاکستان سے ہمیشہ کے لیے رخصت ہوگئی اور اس کا استعماری وجود اپنے انجام و مقام کو پہنچ گیا۔" (1)

ایک بار روزنامہ "جنگ" لاہور کے نمائندہ نے **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کا انٹرویو لیا۔ جہاں اس نے آپ رحمہ اللہ سے بہت سارے سوالات کیے وہیں ایک سوال تھا:

سوال: آپ نے خاص طور پر قادیانیت پر بہت کام کیا ہے، اسلام کو اس سے کیا حقیقی خطرات درپیش ہیں؟

پاکستان میں انھیں غیر مسلم قرار دینے کے بعد کیا یہ مسئلہ حل ہوگیا ہے؟

جواب: میں نے اس موضوع پر ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ سعودی عرب کی وزارتِ عدل، وزارت مذہبی امور، مدینہ یونیورسٹی، ریاض یونیورسٹی اور رابطہ عالم اسلامی

---

(1) تحریک ختم نبوت. ص:256۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مکہ مکرمہ) نے اب تک اس کتاب کے بیس ایڈیشن شائع کر کے یورپ اور افریقہ تک میں بلا قیمت تقسیم کیے ہیں۔ دنیا کا شاید ہی کوئی کونا ہو جہاں یہ کتاب نہ پہنچی ہو۔ ایک دفعہ مجھے جنرل محمد ضیاء الحق کے ذاتی اسٹاف کے ایک رکن نے بتایا کہ صدر مملکت آسٹریا کے دورے پر تھے وہاں اسلامی مرکز دیکھنے گئے تو لائبریری میں سب سے پہلے جس کتاب پر نظر پڑی وہ میری قادیانیت کے بارے میں یہی تصنیف تھی۔ عرصہ پیشتر جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ حضرت گرامی قدر مولانا شاہ احمد نورانی نے بھی اس کتاب کے بہت سے نسخے خرید کر ماریشس اور جنوبی افریقہ بھجوائے۔ پاکستان میں مرکزی ختم نبوت تحریک کی طرف سے اسے انڈونیشیا اور ملائیشیا میں تقسیم کیا گیا۔ شاہ فیصل شہید رحمہ اللہ کے زمانے میں یوگنڈا میں سعودی عرب کے سفیر کے بارے میں انھیں لکھا کہ:

”قادیانیت کے مقابلے اور اس کی تردید اور تکذیب کے لیے جس قدر مفید ہتھیار اس کتاب کی شکل میں میسر آیا ہے اس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔“

یوگنڈا کے ہی ایک بڑے قادیانی لیڈر نے اس کتاب کو پڑھ کر اسلام قبول کیا اور اس کتاب کا افریقی زبان میں ترجمہ کیا۔

جہاں تک اسلام کو درپیش خطرات کا تعلق ہے، حقیقت یہ ہے کہ قادیانی اور دوسرے مذاہب باطلہ کی حیثیت جھوٹے اور غلط مذاہب کی ہی نہیں بلکہ ان کا وجود اسلام کے خلاف ایک بین الاقوامی سازش کا نتیجہ ہے، تاکہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی راہ میں رکاوٹ کھڑی کی جاسکے اور اس کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سیل نور کے آگے تاریکی کا بند باندھا جا سکے۔ پاکستان میں اس کے خلاف جو ردعمل ہوا وہ سامراجی سازشوں کے خلاف ایک فطری اور منطقی چیز تھی۔ 1974ء کی عظیم عوامی تحریک کے نتیجہ میں اس سازش کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور ان لوگوں کی اصلیت بے نقاب ہوگئی۔ نہ صرف پاکستان کے اندر ان کے منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے بلکہ مختلف افریقی ریاستوں میں بھی ان کے تار و پود بکھر گئے۔ مسلمانانِ پاکستان کی بروقت گرفت اور ان کی چوکسی قادیانیوں کے ہر حربے کو ناکام کرتی رہی ہے اور آئندہ بھی ان شاء اللہ کرتی رہے گی۔ [1]

اللہ غریق رحمت کرے **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کو اور ان کی قبر کو نور سے بھر دے۔ واقعی ان کا وجود باطل تحریکوں کے لیے صورِ اسرافیل تھا اور جماعت اہل حدیث پاکستان کے لیے ان کی ہر آواز بانگِ درا تھی۔

عہدِ گل ختم ہوا ٹوٹ گیا سازِ چمن
اڑ گئے ڈالیوں سے زمزمہ پروازِ چمن
(اقبال)

---

[1] علامہ شہید، ص: 60۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیعیت ملّت اسلامیہ میں ایک ناسور

اسلام کی آواز جب سے فاران کی چوٹیوں سے بلند ہوئی ہے، اسی روز سے اسلام دشمن تحریکوں میں روزافزوں اضافہ ہوتا رہا ہے۔ مختلف ادوار میں مختلف تحریکیں اُٹھیں اور اسلام کا لیبل لگا کر در پردہ اسلام کو بدنام کرنے، اس کے رخِ روشن کو مسخ کرنے اور اس کے چراغ کو بجھانے کی ناروا کوششیں کرتی رہی ہیں۔ موجودہ ڈپلومیسی زبان میں ہم اس کو خفیہ سازش کا نام دے سکتے ہیں لیکن اسلام اسے اپنی مخصوص اصطلاح میں نفاق سے تعبیر کرتا ہے۔ دشمنانِ اسلام کی اس خفیہ سازش کا وجود ہر دور میں مختلف اشکال واطوار میں پایا جاتا رہا ہے۔

"تاریخ اسلام" کے عظیم مصنف مولانا اکبر شاہ نجیب آبادی کے الفاظ میں:

"حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سے دشمنانِ اسلام کی خفیہ سازشوں، خفیہ سوسائٹیوں اور خفیہ انجمنوں کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے، وہ آج تک دنیا میں مسلسل موجود ہے اور کوئی زمانہ ایسا نہیں بتایا جاسکتا ہے جس میں یہ دشمن اسلام خفیہ گروہ اپنی سازشوں اور ریشہ دوانیوں میں مصروف نہ رہا ہو۔ کبھی یہ ابولؤلؤ اور اس کے ترغیب دہندوں کی شکل میں تھا، کبھی یہ عبداللہ بن سبا اور سبائیہ گروہ کی صورت میں دیکھا گیا، کبھی اس کا نام گروہ خوارج ہوا، کبھی یہ عباسیوں اور علویوں کی سازش بنواُمیہ کے خلاف کرتا تھا، کبھی یہ عباسیوں کے خلاف علویوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی طرف سے کوشش میں مصروف تھا، کبھی اس کا نام فدائی اسماعیلیہ گروہ ہوا، کبھی اس نے فریمیسن کی شکل اختیار کی، کبھی اس خفیہ سوسائٹی نے نہلسٹوں اور انارکسٹوں کی شکل وصورت میں ظہور کیا، کبھی اس نے ڈپلومیسی اور پالیسی کا جامہ پہنا، کبھی شہنشاہوں اور بادشاہوں کی وزارت خارجہ کے دفتروں میں اس کو جگہ ملی۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کی زندگی کے آخر ایام سے پہلے پہلے کا تمام زمانہ بھی ان خفیہ سازشوں والے گروہ سے خالی نہیں ہے۔ کبھی یہ بابل میں ہاروت وماروت اور حضرت حزقیل ودانیال علیہما السلام کی تدابیر کے کامیاب بنانے میں مصروف تھا، کبھی اس نے بابلیوں کو ایک لخت برباد کر دیا، کبھی اس گروہ نے ہندوستان میں مہانند کے خاندان کی عظیم الشان سلطنت کو مٹا کر چانکیہ برہمی کے ذریعہ چندر گپت کو کامیاب بنایا، کبھی اس گروہ نے رستم کو ہلاک کر کے کیانیوں کے مشہور خاندان کے زوال کو دعوت دی، کبھی اس نے بودھ مذہب کو ہی نہیں بدھوں کی حکومت، تمدن، معاشرت وغیرہ ہر ایک چیز کو ہندوستان سے نیست و نابود کر کے دیکھایا، کبھی جولیس سیزر کو قتل کرا کر سلطنت روما کی عظمت وشوکت کے طلسم کو مٹایا۔ غرض دنیا میں بیس پچیس سال ہی ایسے گزرے ہیں جب اس سازشی خفیہ گروپ کو ہم معدوم وغیر معلوم پاتے ہیں اور یہ زمانہ آنحضرت ﷺ، ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا زمانہ تھا۔ اس سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی یہ خفیہ گروہ برابر دنیا میں موجود پایا جاتا ہے۔" [1]

---

[1] تاریخ اسلام، جلد 3 ص: 406,405۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جن لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے خروج کیا اور جنھوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی حمایت کا دم بھرا اور شیعانِ علی سے مشہور ہوئے، دونوں گروہ درحقیقت عبداللہ بن سبا کی منصوبہ بند پارٹیوں سے نکلے ہوئے تھے۔ جس طرح خوارج گروہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو بدنام کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا، اسی طرح شیعانِ علی کا شور مچانے اور علَم اُٹھانے والوں نے نہ صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دھوکا دیا بلکہ آپ رضی اللہ عنہ کے بعد آپ کے دونوں دل کے ٹکڑوں کو مکر وفریب کے جال میں ہی نہیں پھنسایا بلکہ ان کو نہایت بے دردی سے شہید کر کے ہی دم لیا۔ آج بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام لینے والے اور دم بھرنے والے اسلام کے نام پر ایک بدنما داغ ہیں۔ اور بلا ریب یہ وہی گروہ ہے جس کی پرورش و پرداخت عبداللہ بن سبا کی ذہنیت نے کی تھی اور تاریخ کے تسلسل نے اس بات کو ثابت بھی کر دکھایا ہے۔

صاحب مضمون (استاذ جامعہ سلفیہ بنارس) نے اپنے مقالہ میں "الفتنة الخمينية في الحج وأسبابها وأهدافها" کتاب کا بھی ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب اگرچہ میری نظر سے اب تک نہیں گزری ہے لیکن اس کے مصنف کی عالمی شہرت کے پیش نظر پورے وثوق کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ کتاب یقیناً مفید اور پُر از معلومات ہوگی۔ بہت سارے حقائق سے پردہ اُٹھایا گیا ہوگا اور خمینی کا اصل چہرہ لوگوں کے سامنے پیش کر دیا گیا ہوگا۔ عین ممکن ہے کہ حکومت الٰہیہ اور اقامت دین کے دعویداروں کی بعض غلط فہمیاں بھی دور ہوگئی ہوں اور خمینی جیسے نادان دوست کی اصلیت کا ان کو پتہ بھی چل گیا ہو۔ لیکن کیا ہی اچھا ہوتا اگر "الشيعة والقرآن"، "الشيعة والسنة"، "الشيعة وأهل البيت" جیسی معرکۃ الآراء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتابوں کا بھی ذکر ہوتا۔ ان کتابوں کے عظیم مصنف نے جہاں قادیانیت، بہائیت، بابیت، اسماعیلیت اور بریلویت کے متعلق بے لاگ تحقیقی کتابیں تالیف کی ہیں وہیں انھوں نے شیعوں کی حقیقت کو جس طرح طشت از بام کیا ہے اگر انصاف سے کہا جائے تو برصغیر ہندو پاک ہی میں نہیں بلکہ عالم اسلام کی تاریخ فرق وادیان میں اس کی مثال نہیں ملتی ہے۔ اور جب ایران میں رضا شاہ پہلوی کے بعد (شیعی انقلاب نہ کہ اسلامی انقلاب کے نتیجہ میں) خمینی جیسا جنونی انسان برسر اقتدار آیا تو علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ صرف یہی نہیں کہ پاکستان ہی میں اپنی تقریروں و تحریروں کے ذریعہ اس کی اصلیت سے پردہ اُٹھاتے رہے بلکہ اس کی فتنہ پردازیوں اور شر انگیزیوں کی حقیقت سے امراء و حکام سے مل کر ان کو آشنا کرتے رہے۔ اور اس سلسلے میں سعودی عرب، عراق اور دیگر عرب حکمرانوں سے ذاتی ملاقاتیں کیں اور دو بدو گفتگو کر کے صورت حال کی نزاکت سے ان کو آگاہ کیا۔

مشہور سعودی اخبار "الریاض" نے رضا شاہ پہلوی کی سازشوں کے نتیجہ میں خمینی جیسا [illegible] شیعہ انقلابی، شکی ذہن کا جنونی ایران میں برسر اقتدار آ گیا تھا۔ جس نے ایک طرف ایران کے اہل سنت کا جینا حرام کر رکھا تھا دوسری طرف عراق کی [illegible] کو [illegible] بنا کر [illegible] عرب [illegible] کا [illegible] امریکہ، اسرائیل اور دوسری اسلام دشمن قوتوں سے [illegible] کر کے [illegible] عالم اسلام اور مسلم قوم سے [illegible] اسلام اور [illegible] [illegible] اور [illegible]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نے ہمیشہ ہمیش کے لیے فارس کے مجمر کو ٹھنڈا کر کے رکھ دیا تھا اور آتش پرستی کی لعنت کو دنیا سے ختم کر دیا تھا۔ خمینی کی پلاننگ تھی کہ وہ حرمین پر قبضہ کرے اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی قبر کو نیا کعبہ بنائے۔

حافظ احسان (**علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ) نے بہت شدت کے ساتھ اس سازش کو محسوس کیا۔ اُنھوں نے اس سلسلہ میں سعودی عرب، عراق نیز دیگر عرب حکومتوں کے ذمہ داران سے گفتگو کی۔ اُنھیں صورتحال کی نزاکت بھی سمجھائی اور جس انداز کی سازشیں ایران اور اس کے ہمنوا کر رہے تھے اور برصغیر نیز انڈونیشیا و ملیشیا وغیرہ میں احیائے اسلام کی دعویدار تنظیمیں جس طرح اپنی پوری صلاحیتوں کو شعوری یا غیر شعوری طور پر خمینی کے پروپیگنڈوں کی نشر و اشاعت کے لیے وقف کر چکی تھیں، ان سے بھی اُنھوں نے پردہ اٹھایا۔" ❶

ایران میں شیعہ انقلاب آنے کے بعد شیعوں کا جو خفیہ "پروٹوکول" شائع ہوا ہے اس سے ان کے خطرناک عزائم کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ان کے پروٹوکول کے مطابق آئندہ پچاس سال کے اندر اندر ایران کے قرب و جوار کی سنی ریاستوں میں شیعہ انقلاب برپا کیا جائے اور ہر جگہ شیعی نظریات و عقائد کو نافذ کیا جائے۔ اس پروٹوکول کی تنفیذ کے لیے ہر وہ ہتھیار استعمال کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے جن ہتھیاروں کو اسلام کے خلاف دشمنان اسلام استعمال کرتے چلے آرہے ہیں، خاص کر یہود و نصاریٰ کے وہ سارے پروگرام

---

❶ التوعیہ۔ اپریل 1987ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منصوبے جو اُنھوں نے اسلام کی بیخ کنی واستیصال کے لیے بنائے اور استعمال کیے اور کرتے آرہے ہیں۔ شیعہ اکابر اپنے جواسیس اور خفیہ ایجنٹوں کو ان ہتھیاروں اور ہتھکنڈوں کے استعمال کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ بالخصوص ایران میں اہل سنت پر بیجا ظلم وستم، ان کی جائیداد، املاک، مساجد ومدارس پر غاصبانہ قبضہ، علماء اہل سنت کا اغوا اور قتل، پڑوسی عرب ملکوں میں بے چینی واضطراب اور انتشار کا پیدا کرنا، وہاں کی وزارتوں اور حساس مناسب پر تسلط، حکام اور امراء کو اپنے موافق بنانا، شیعہ انقلاب کے لیے تمام عرب ملکوں میں حالات سازگار بنانا۔ افغانستان و پاکستان میں حکومت مخالف پارٹیوں کو ہتھیار سپلائی کرنا اور ان کے اختلافات کو ہوا دینا۔ امریکہ و اسرائیل سے خفیہ ساز باز اور دنیائے عرب کی بے پناہ دولت یعنی پٹرول پر قبضہ کرنے کی منصوبہ بندیاں اور پھر اس کے بعد اسلامی وحدت، اسلامی امن کانفرنس، اسلامی متحدہ محاذ، اسلامی بلاک وغیرہ بنانے کی دہائی دینا۔ یہ سب ان کے پروٹوکول میں شامل ہیں۔ اور ہر محاذ پر اسلام کا نام استعمال کرنا تاکہ عامۃ المسلمین میں ان کی ساکھ مضبوط ہو اور مسلم عوام میں کسی بھی قسم کا احساس بیدار نہ ہونے پائے اور تمام مسلمانوں کو شیعی انقلاب کے زیر اثر لے آیا جائے۔ [1]

اَللّٰھُمَّ شَتِّتْ شَمْلَھُمْ وَفَرِّقْ جَمْعَھُمْ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کے لیے دل سے دعا نکلتی ہے۔ اللہ ان کو جنت الفردوس عطا کرنا، ان کی لغزشوں کو معاف کرنا، واقعی اُنھوں نے ایران

---

[1] الخطة السرية لآيات الشيعة فی ایران۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے شیعہ انقلاب کو بڑی شدت سے محسوس کیا تھا اور اس سے بچنے کے لیے عالم اسلام کو اپنی تقاریر وتحریرات، تالیفات وتصنیفات اور جمعہ کے خطبات کے ذریعے آگاہ کرتے رہے یہاں تک کہ دشمنانِ اسلام کی خفیہ سازشوں کا شکار ہوکر جام شہادت نوش کیا اور اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی
(اقبال)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہادت گہِ الفت

امت محمدیہ کی ایک خاص صفت امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہے۔

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ﴾ [1]

حق گوئی اور بے باکی کی تاریخ اسلام کا ایک روشن باب ہے جس کا اعتراف غیر مسلم مؤرخین نے بھی کیا ہے۔ خلافت راشدہ کا سنہری دور ہو کہ چشمِ فلک نے آج تک ویسا دور دیکھا ہی نہیں یا بنو اُمیہ اور بنو عباسیہ کا دور جبر واستبداد لیکن حق گو زبانیں کسی بھی دور میں بند نہ رہیں۔ ایک بڑھیا برسرعام امیر المؤمنین کو ٹوکتی ہے اور امیر المؤمنین اس کی تشفی کا سامان مہیا کرتے۔ امیر المؤمنین منبر پر خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوتے اور کہتے کہ "اسمعوا وأطيعوا" تو مجمع عام سے ایک شخص کھڑا ہو کر کہتا "لا نسمع ولا نطيع" یہاں تک کہ اے امیر المؤمنین آپ ہمیں بتا دیں کہ آپ کا چغہ کیسے تیار ہوا ہے جبکہ مال غنیمت میں سے سب کو برابر کپڑے ملے ہیں۔ ثبوت میں امیر المؤمنین اپنے بیٹے عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو آواز دیتے ہیں اور وہ بھرے مجمع میں اس کا حقیقی ثبوت فراہم کرتے ہیں۔

بنو اُمیہ اور بنو عباسیہ کے دور جبر واکراہ میں ایسی راست باز زبانیں ملتی ہیں جو بڑے بڑے جابر وظالم بادشاہوں کے درباروں اور ایوانوں میں پکار

[1] سورۃ آل عمران، آیۃ: 110۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پکار کر حق کا اعلان کرتی رہی ہیں۔ سعید بن مسیب، طاؤس یمانی، مالک بن دینار، عبدالعزیز کنانی، سفیان ثوری اور ابوحازم رحمۃ اللہ علیہم کی حق گوئی و بے باکی کو تاریخ اسلام کا ہر طالب علم جانتا ہے۔ مالک بن انس، احمد بن حنبل اور ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہم کی صداقتیں، حق گوئیاں، جسارتیں اور بے باکیاں تاریخ اسلام میں ضرب الامثال کی حیثیت اختیار کر چکی ہیں۔

"حجاج بن یوسف کا ظلم و ستم تاریخ اسلام کا نہایت مشہور واقعہ ہے لیکن اس کی بے پناہ تلوار بھی مسلمانوں کی حق گوئی پر غالب نہ آسکی۔ حطیط جب گرفتار ہو کر آیا، پوچھا اب میرے لیے کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا تو رب کی زمین پر اس کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ پوچھا خلیفہ کے لیے کیا کہتے ہو؟ کہا اس کا جرم تجھ سے بھی زیادہ ہے۔ تیرا ظلم تو اس کے بے شمار ظلموں میں سے ایک ظلم ہے۔

مامون الرشید کے عہد میں ایسے مسلمان موجود تھے جو پکار پکار کر برسرِ دربار کہتے: ((یَا ظَالِم ا أَنَا ظَالِمٌ اِنْ لَّمْ أَقُلْ لَّكَ یَا ظَالِمُ)) [1]

"اے ظالم! میں ظالم ہوں اگر تجھے ظالم کہہ کر نہ پکاروں۔"

یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

(اقبالؔ)

صدر ضیاء الحق کے دورِ حکومت میں شریعت بل پیش کیا گیا اور اس میں یہ کہا گیا کہ قومی اسمبلی کے ممبر جو فیصلہ کریں گے وہ شریعت ہے۔ علامہ احسان

[1] قول فیصل۔ ص:119۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الٰہی ظہیر رحمہ اللہ نے اس شریعت بل کی زبردست مخالفت کی اور کمال جرأت و بے باکی کے ساتھ حق کا اعلان کرتے ہوئے آپ رحمہ اللہ نے کہا:

"کوئی اہل حدیث، اہل حدیث نہیں ہوسکتا جب تک کہ شریعت کو نہ مانے اور کوئی مسلمان اس وقت تک مسلمان نہیں کہلا سکتا جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شریعت کو مکمل نہ مانے۔ جس بل کے اندر یہ کہا جائے کہ آج کے قومی اسمبلی کے ممبر جو فیصلہ کریں وہ شریعت ہے، تم اس کو مان لو، **احسان الٰہی ظہیر** اس کو ماننے کو تیار نہیں۔"

آپ رحمہ اللہ کے اس بیان واعلان پر آپ کو وارننگ دی گئی، دھمکیاں ملتی رہیں، جان خطرے میں تھی لیکن آپ رحمہ اللہ حق کے بیان سے باز نہ رہے اور پھر ڈنکے کی چوٹ پر کہا:

"اور ہم؟ ہم کو ڈراتے ہو؟
اوجن کی ماؤں نے ان کو گڑھتی (گھٹی) دیتے ہوئے منت یہ مانی تھی
اللہ تیرے نام پر جنا، تیری راہ میں وقف ہے۔
ہم کو ڈراتے ہو؟ جنھوں نے سبق ہی یہ پڑھا۔"

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ علم وفضل کے ساتھ ساتھ اخلاص، بصیرت، استغناء اور جاں سپاری کا پیکر تھے۔ جہاد اور عمل مسلسل کی سچی تصویر۔ آپ رحمہ اللہ ایک انقلابی انسان تھے۔ جب مدینہ یونیورسٹی سے تعلیم مکمل کر کے اپنے ملک پاکستان واپس آئے تو آتے ہی جماعت اہل حدیث کو نیا رنگ، نیا آہنگ دیا۔ آپ رحمہ اللہ زندگی بھر جواں ہمتی کے ساتھ نازک سے نازک تر حالات کا مردانہ وار مقابلہ کرتے رہے۔ سیاست کے میدانِ کارزار میں قدم رکھنے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باوجود لالچ، خود غرضی، موقع پرستی سے کوسوں دُور رہے۔ جھوٹی شہرت اور جھوٹے جاہ ومنصب سے آپ کی سیرت بے داغ تھی۔ قوم وملت کی خدمت کے جذبۂ صادق سے آپ کا دل لبریز تھا۔ آپ نے کبھی بھی اور کسی بھی موڑ پر اپنے ایمان ویقین اور خودداری کو ہاتھ سے نہ جانے دیا خواہ اپنوں کی طنز و تعریض ہو یا غیروں کا طعن وتشنیع آپ رحمہ اللہ نے ہمیشہ اپنا باطن آئینہ کی طرح صاف رکھا۔ البتہ سلف صالحین کی روایات کے امین اور اپنے ضمیر کے محافظ ضرور رہے اور کبھی اس کا سودا نہ ہونے دیا۔

سودا نہ ہو ضمیر کا یہ آرزو رہی

اس آرزو کو کبر کا دم ساز کہہ دیا

(اسلمؔ)

جب سے ہوش سنبھالا: "أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ" [1] پر عمل پیرا رہے۔ صدر ایوب خاں کا استبدادی دور ہو یا یحییٰ خاں کی غداری کا زمانہ، بھٹو کا اشتراکیت زدہ دورِ حکومت ہو یا جنرل ضیاء الحق کے نفاذ اسلام ونفاذ شریعت کا خوشنما نعرۂ وقت، آپ نے ہر دور اور ہر حال میں احمد بن حنبل اور ابن تیمیہ رحمہما اللہ کی سیرتوں کا اعادہ کیا۔ کوئی بھی ظالم وجابر قوت آپ کی آوازِ حق کو دبا نہ سکی اور حق کے اعلان میں کبھی بھی آپ نے مداہنت نہ برتی۔ ہر دور کے طاغوت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اور انھیں للکار کر برسرِ ممبر حق کا اعلان کرتے رہے۔ آپ عزم وہمت کا پہاڑ تھے۔ جسارت، دلیری، جاں بازی اور بہادری آپ کی زندگی کا ایک نمایاں حصہ تھی۔ استقلال واستقامت،

---

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة رقم: 491۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مضبوط ارادوں اور بلند حوصلوں کے آپ مالک تھے۔ آپ اس قدر نڈر، بے باک اور شعلہ نوا خطیب تھے کہ پاکستان کی تاریخ آپ کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔

بقول رحمانی رحمہ اللہ:

"خواہ سیاسی گفتگو ہو، یا اعتقادی اور فکری ہر اسٹیج اور پلیٹ فارم پر نہ صرف جماعت اہلحدیث میں بلکہ میرے علم کی حد تک دوسری جماعتوں میں بھی ان کا کوئی مثیل نہیں تھا۔" ❶

آپ نے جب میدان سیاست میں قدم رکھا تو غیر تو غیر اپنے بھی مخالف ہو گئے اور پھر پریشانیوں اور مصیبتوں کے اس قدر شکار ہوئے کہ ہر حکومت نے آپ پر ظلم وجور کی حد کر دی۔ طرح طرح کے مظالم ومصائب کے پہاڑ توڑے گئے۔ غلط الزامات واتہامات لگا کر آپ کے خلاف مقدمات کی بھر مار کر دی گئی مگر آپ کے پائے ثبات میں ذرّہ بھر بھی لغزش نہ آئی اور کہتے رہے:

﴿إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ❷

غیر اللہ کے سامنے جھکنے والا سر نہیں ہے۔

جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے برسر میداں مگر جھکی تو نہیں

اور اس کی زندہ مثال اللہ کے فضل وکرم سے ہم ہیں یہ ہمارے ساتھی ہیں اور ان شاء اللہ جب تک ہم زندہ ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے اندر

---

❶ التوعیہ، اپریل 1987ء۔

❷ سورۃ الانعام، آیۃ:162۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی خلل اندازی نہیں کر سکتا۔ کوئی رخنہ اندازی نہیں کر سکتا۔ کوئی اضافہ نہیں کر سکتا۔ کوئی ترمیم نہیں کر سکتا۔ ❶

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں
(اقبال)

ان کی حق گوئی و بے باکی کا عالم یہ تھا کہ ایک مرتبہ صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کے کسی کاسہ لیس اور کارندہ نے آپ کو آٹھ لاکھ روپے کی پیشکش کی تو آپ نے اس کو ذلت کے ساتھ ٹھکرا دیا اور ایک خطبہ جمعہ کے دوران کہا:

”مجھے آج آٹھ لاکھ روپے کی پیشکش ہوئی ہے کہ یہ مدرسہ کے لیے لے لو اور ضیاء الحق (صدر جنرل محمد ضیاء الحق) کا پیچھا چھوڑ دو۔ میں نے ان سے کہا کہ ضیاء الحق مجھ سے اسی لاکھ روپے لے لے اور ملک کی جان چھوڑ دے۔“

اللہ اللہ! یہ جرأت، یہ جسارت، یہ حق گوئی و بے باکی۔

اقبال نے سچ کہا تھا: ؏

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی
(اقبال)

❶ خطبات ظہیر. ص: 33۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شریعت بل افسانہ یا حقیقت

شریعت بل کے متعلق ایک وضاحت کرتا چلوں تو بہتر ہوگا، اس لیے کہ بعض نیم دینی نیم سیاسی جماعتوں نے **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کے خلاف شریعت بل کی مخالفت کو ایک حربہ کے طور پر استعمال کیا کہ اہل حدیث کا قائد شریعت بل کا مخالف ہے۔ لیکن جو حضرات شریعت بل کی حقیقت سے آشنا تھے اور شریعت بل کی اصلیت جن پر دو دو چار کی طرح عیاں تھی وہ دلائل و براہین کی روشنی میں علامہ رحمہ اللہ کے خیالات ونظریات کے حامی اور مؤید تھے۔ پاکستان کے مشاہیر مثلاً مولانا امیر حسین شاہ گیلانی، مولانا عبدالستار خاں نیازی، علامہ ساجد نقوی اور پروفیسر وارث میر شریعت بل کی مخالفت میں علامہ رحمہ اللہ کے ہم آواز وہم خیال اوران کے شانہ بشانہ تھے۔

چنانچہ پروفیسر وارث میر کے الفاظ میں:

"پورا پاکستان جانتا ہے کہ علامہ صاحب شریعت بل کے خلاف تھے اور اپنے مؤقف کی حمایت میں ان کے پاس ڈھیروں دلائل تھے جو انھوں نے جنگ فورم میں پیش کیے تھے۔ میں انھیں اکثر کہتا: آپ پاکستان میں اسلام کے مستقبل کو تباہی سے بچانے کے لیے دشمنان اسلام کے خلاف واقعی ایک جہاد کر رہے ہیں۔" [1]

---

[1] علامہ شہید۔ ص:94۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاکستان اپنے وجود سے لے کر آج تک طالع آزماؤں کا شکار رہا ہے۔ پورے وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ مسٹر جناح اور لیاقت علی خاں کے بعد پاکستان کو کوئی بھی مخلص لیڈر نہیں ملا۔ جو بھی کرسی صدارت یا کرسی وزارت پر آیا وہ اپنی کرسی کی حفاظت کے لیے ہر اس چیز کے استعمال کرنے کا جواز تلاش کرتا رہا جو اس کی مدتِ اقتدار کو طول دے سکے۔ خواہ اس کے ذریعہ پاکستانی عوام اور اسلام کا نقصان ہی کیوں نہ ہو۔ پاکستان کا ہر لیڈر انگریزوں کا یہ سبق دہراتا رہا ہے کہ "لڑاؤ اور حکومت کرو"۔ شریعت بل بھی اسی فارمولے کے تحت وجود میں آیا۔ اور اس مسئلہ پر جس طرح علماء کی قوت کو تقسیم اور ان کو ٹکڑوں ٹکڑوں میں بانٹ دیا گیا اور پھر جس طرح علماء آپس میں گتھم گتھا ہوئے اور امانت و دیانت کو ایک طرف رکھ کر ایک دوسرے کے خلاف اعلانات و بیانات کی گرم بازاری رہی اس کی مثال ماضی میں نہیں ملتی ہے۔ تحریک نظامِ مصطفیٰ کو اس بری طرح کچلا گیا کہ آنے والی نسل اس کے نام سے بھی آشنا نہ ہوگی۔ چونکہ **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ آمریت اور مارشل لاء کے داؤ پیچ سے اچھی طرح واقف تھے اس لیے اس کو انھوں نے کبھی بھی قبول نہ کیا۔ اور ہمیشہ اس کے خلاف آواز بلند کرتے رہے اور پاکستان کے عوام و خواص کو دعوتِ فکر و عمل دیتے رہے۔ شریعت بل کے پس منظر اور تہہ منظر سے اس قدر آگاہ تھے کہ جب جنگ فورم میں شریعت بل کے مخالفین و موافقین کے بلانے کا فیصلہ ہوا تو شریعت بل کے خلاف مقدمہ علامہ صاحب رحمہ اللہ نے ہی پیش کیا۔

"یہ ایک عدالت کا منظر تھا جس میں سابق ججوں پر مشتمل ایک پینل جناب ایس ایم ظفر کی سربراہی میں بیٹھا تھا اور فریقین اپنا اپنا موقف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش کر رہے تھے۔، شریعت بل کے حامیوں میں

① ڈاکٹر اسرار احمد۔

② قاضی عبداللطیف۔

③ مولانا وصی ظفر ندوی۔

④ قاضی حسین احمد۔

⑤ مولانا مفتی محمد حسین نعیمی

⑥ مولانا اجمل خاں جیسے علماء شامل تھے۔

جبکہ مخالفت کرنے والوں میں **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کے علاوہ:

1. مولانا امیر حسین شاہ گیلانی۔
2. مولانا عبدالستار خاں نیازی۔
3. علامہ ساجد نقوی۔
4. مرحوم پروفیسر وارث میر تھے جنھوں نے اپنا وقت علامہ صاحب کے اصرار پر انھیں دے دیا تھا۔ وارث میر مرحوم کی شریعت بل پر تحریریں اپنے مخالفین کو زچ کرنے والی تھیں۔ علامہ صاحب مکمل تیاری سے آئے تھے۔ انھوں نے اپنے مخصوص انداز میں مخالف پینل ہی کے ممبران کے مختلف مواضع پر اخبارات میں شائع ہونے والے بیانات کے تراشے پیش کیے۔ جنگ فورم کی تاریخ کا یہ سب سے بڑا، سب سے مشکل اور سب سے لمبا فورم تھا جس کی ویڈیو کیسٹ بھی بنائی گئی تھی۔ پورا مذاکرہ دو ویڈیو فلموں میں تھا لیکن افسوس کہ شروع میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ویڈیو فلم فورم کے دوران ہی سے غائب کرا دی گئی جو یقیناً شریعت بل کے کسی حامی کا کارنامہ تھا۔ کیونکہ علامہ صاحب نے جو مقدمہ شریعت بل کے حامیوں پر پیش کیا تھا، اس قدر جاندار اور پر دلائل تھا کہ شریعت بل کا حامی پینل بے بس نظر آتا تھا۔" ❶

"اگرچہ ویڈیو فلم فورم کے دوران ہی سے غائب کرا دی گئی تھی لیکن شریعت بل پر مذاکرے اور بحث و مباحثے کے دو تین دن کے بعد سابق ججوں اور قانون دانوں پر مشتمل پینل نے جو فیصلہ لکھا اس پر سب سے زیادہ **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کے دلائل ہی اثر انداز ہوئے تھے۔ یہ پینل سابق وزیر قانون اور پاکستان کے ممتاز وکیل ایس ایم ظفر، جسٹس ریٹائرڈ محمد سرور اور ممتاز صحافی و دانشور ارشاد احمد حقانی پر مشتمل تھا۔ **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کا موقف یہ تھا کہ یہ بل غیر آئینی حکومت کی طرف سے نافذ نہیں ہو سکتا اور پینل نے فیصلہ میں جس اہم نکتہ پر زور دیا تھا وہ یہی موقف تھا۔" ❷

جنگ فورم کے دوران ویڈیو فلم کا غائب ہونا تعجب کی بات نہیں ہے۔ اقامت دین اور حکومت الٰہیہ کے قائم کرنے کے دعویداروں کی یہ فطرت ثانیہ بن چکی ہے کہ ان کے افکار و نظریات کے خلاف اگر کچھ مواد کہیں موجود ہے تو اس کو چھپا دینا چاہیے یا سرے سے اس کا وجود ہی ختم کر دینا چاہیے۔ دراصل یہ سازشی ذہن ان کو ایران کے شیعہ انقلاب سے وراثت میں ملا ہے۔

---

❶ علامہ احسان شہید۔ ص:81۔

❷ علامہ احسان شہید۔ ص:98۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ مولانا عبد الحمید رحمانی رحمہ اللہ ان لوگوں کی اسی سازشی ذہنیت کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنے مقالہ "بھائی احسان کی یاد میں" میں یوں رقمطراز ہیں:

"ایک انتہائی ثقہ راوی کی روایت کے مطابق حکومت الٰہیہ قائم کرنے کی مدعی مشہور تنظیم کے ذمہ داران سے زندگی کے آخری ایام میں انھوں نے (**علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ) جس جرأت مندانہ انداز میں گفتگو کی اور اس تنظیم کے ذمہ داروں سے ان کی اعتقادی اور فکری غلطیوں، سیاسی بے بصیرتی، جوڑتوڑ اور سازشی ذہنیت کا اعتراف انھوں نے جس طرح دلائل و براہین کی روشنی میں کرایا یہ اُنھیں کا حصہ تھا۔ یہ پورا ڈائیلاگ کیسٹ میں محفوظ کر لیا گیا تھا کاش! وہ محفوظ ہوتا اور جماعت کے نوجوانوں کو اس سے حوصلہ ملتا۔ مگر افسوس وہ کیسٹ ایک سازش کے تحت ضائع کر دی گئی۔" [1]

دراصل شریعت بل اس وقت کے صدر اور وزیراعظم کے اختلافات کا نتیجہ تھا اور صدر صاحب اس بل کے ذریعہ اپنے ریفرنڈم کی تائید حاصل کرنا چاہتے تھے۔ پھر طرفہ تماشا یہ ہے کہ وہی علماء شریعت بل کے حامی نظر آتے ہیں جو صدر کے ساتھ تھے، حالانکہ ایسے مواقع پر جہاں شریعت محمدی ﷺ کا مسئلہ درپیش ہو وہاں کسی بھی بڑی سے بڑی شخصیت کو صرف اسی معیار پر جانچنا چاہیے جو معیار اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول حضرت محمد ﷺ نے قائم فرمایا ہے "الحبّ للہ و البغض للہ" اور شریعت دنیا کی ہر شخصیت سے بالا اور اس سے لگاؤ دنیا کی ہر چیز سے زیادہ ہونا چاہیے۔ ایسے ہی موقع پر **علامہ احسان الٰہی**

---

[1] التوعیہ۔ اپریل 1987ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظہیر رحمۃ اللہ علیہ کی بالغ نظری اور دوررس نگاہ ان چیزوں کا پتہ لگا لیتی ہے اور پھر ان کی خوب خوب خبر لیتی ہے کہ حکومت کے ایوانوں میں زلزلے آ جاتے ہیں اور مارشل لاء کے ناخداؤں کی حکمت عملی اور گندی سیاست دھری کی دھری رہ جاتی ہے۔اور اس کے ساتھ ہی سلطانِ وقت کی دہلیز پر جبہہ سائی کرنے والے علماء سوء اور دین فروش ملاؤں کا ایسا شدید تعاقب کرتی ہے کہ ہر اسٹیج، ہر محفل اور ہر انجمن میں وہ بوکھلائے ہوئے نظر آتے ہیں۔

فتنۂ ملتِ بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلماں کو سلاطیں کا پرستار کرے
(اقبال)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطابت کا شعلۂ جوالہ

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ اُن علمائے پاکستان میں سے ایک تھے جن کے علمی جاہ وجلال کا سکہ ہر دل پر بیٹھا ہوا تھا سیاسی اسٹیج ہو یا دینی پروگرام واجتماع آپ کی شرکت کے بغیر پھیکا پڑا رہتا تھا۔ جب آپ اس میں شریک ہوتے تو اس کا وقار بڑھتا، عوام نعرۂ رستخیز سے آپ کا استقبال کرتے اور آپ کی تقریر اِن پروگراموں میں چار چاند لگاتی۔ اگر کسی جلسہ میں دوست نما دشمنوں کا شور وغوغا اور ہنگامہ آرائی ہوتی تو اسٹیج آپ خود سنبھالتے اور آپ کے چند کلمات ان تمام ہنگاموں کو اس طرح فرو کر دیتے جیسے اس سے پہلے کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔

آپ کی خطابت کے چرچے جس طرح پاکستان میں تھے، اسی طرح عراق، سعودی عرب، قطر و کویت، بحرین اور متحدہ عرب امارات میں بھی تھے۔ نیز دیگر بلاد عربیہ سوڈان، مصر، شام، تیونس، مراکش اور یمن وغیرہ میں متعدد بار مختلف بین الاقوامی کانفرنسوں میں آپ نے شرکت کی اور اپنی عربی خطابت کے خوب خوب جوہر دکھائے۔ خلیج اور بلاد عربیہ میں جہاں بھی آپ کی عربی تقریر ہوئی وہاں کے لوگوں نے اہل زبان ہونے کے باوجود بھی عش عش کیا۔ اسی طرح عراق میں جب آپ کی زندگی کے آخری دنوں میں امن کانفرنس منعقد ہوئی اور اس امن کانفرنس میں آپ کو خطاب کرنے کا موقع ملا تو اس قدر پُر تاثیر اور دل ہلا دینے والی تقریر کی کہ عراق کے صدر صدام حسین اور ان کے ساتھی اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنسوؤں کو ضبط نہ کر سکے اور ان کی آنکھوں سے کئی بار آنسو جاری ہوئے۔ اور تو اور متحدہ عرب امارات کے نوجوان آپ کی تقریروں کے اس قدر شیدائی ہیں کہ بارہا میں نے ان کی گاڑیوں میں آپ کی تقریر کی کیسٹ لگی ہوئی دیکھی اور سنی ہے۔ خواہ آپ عربی میں تقریر کرتے ہوں یا اردو میں، ہر ایک زبان پر آپ کو قدرتِ تامہ حاصل تھی۔ جمعیۃ الاصلاح دبی میں جن لوگوں نے آپ کی عربی تقریر سنی ہے میری اس بات کی تصدیق ضرور کریں گے۔

اردو زبان میں جب تقریر کرتے تو بولتے نہیں شیر کی طرح دھاڑتے اور ساون بھادوں کی طرح برستے تھے۔ آواز کا زیر و بم عجیب سما باندھ دیتا کہ سننے والوں کے جذبات انگڑائی لیتے، خیالات میں ہلچل مچ جاتی، لوگوں کے دلوں میں تازگی پیدا ہوتی اور لوگ مستحکم جذبات سے سرشار ہو جاتے۔ الفاظ کا ٹانکا ٹانکا بولتا، روانی، طلاقتِ لسانی اور سلاست کا کیا کہنا! مضمون اس قدر مربوط ہوتا کہ مولانا ابوالکلام آزاد، عطاء اللہ شاہ بخاری، محمد علی جوہر، ظفر علی خان اور شورش کاشمیری رحمہم اللہ کی یاد تازہ ہو جاتی۔ آپ کی ہر تقریر الفاظ و معانی کا گنجینہ اور معلومات کا ذخیرہ ہوتی۔ آیاتِ قرآن، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور قدیم وجدید عربی و اردو اور فارسی شعراء کے اشعار بطورِ استدلال آپ کی نوکِ زبان پر ہوتے آپ تقریر کیا کرتے دلوں کو ایک ولولۂ تازہ دیتے۔ اردو ہی میں نہیں بلکہ عربی میں بھی آپ کی خطابت شعلہ اگلتی اور آگ برساتی تھی۔ حیرت کی بات ہے کہ ابھی **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کا عنفوانِ شباب تھا خطابت کے صرف بال و پر نکلے تھے، حیات مستعار کی دوسری دہائی پوری کر چکے تھے، تیئسویں فصل بہار تھی اور مدینہ منورہ میں طالب علمی کا زمانہ تھا کہ آپ کی عربی خطابت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چرچے مدینہ منورہ کی گلی کوچوں میں ہو رہے تھے۔

عالمِ اسلام کی مایہ ناز شخصیت اور دنیائے عرب کے بے نظیر ادیب ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی کی شہادت بطور تحدیث نعمت خود **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کے الفاظ میں:

"دوسری مرتبہ جبکہ مسجد نبوی کے باب السعود میں نماز مغرب کے بعد حسب معمول عربی میں تقریر کے لیے کھڑا ہوا، آیاتِ جہاد تلاوت کیں، فلسطین، کشمیر، قبرص اور اریٹیریا کے پس منظر میں اپنے ماضی کو آواز دی، بھیڑ بڑھتی اور آنکھیں بھیگتی چلی گئیں۔ سامنے شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دو سالاروں سمیت استراحت فرما، پڑوس میں ہی بائیں طرف جنت البقیع میں سلطنتِ روم و یونان کے روندنے والے اور ایران، توران کو مسلنے والے محو خواب، پیش منظر میں بنو قریظہ وبنو نضیر کی اولاد، دھمکیاں ـــــ سسکیاں آہوں اور کراہوں میں بدل گئیں۔ ایک ماتم بپا ہو گیا۔ پورا حرم امڈ آیا۔ اذانِ عشاء نے سلسلۂ تقریر منقطع کرنے پر مجبور کر دیا۔ نماز کھڑی ہو گئی لیکن میرے یمین ویسار سسکیاں گونجتی رہیں۔ ادھر سلام پھری، ادھر لوگ پل پڑے۔ عربوں کے ہاں اظہار محبت کے لیے ماتھے کو چومتے اور ناک پر بوسہ دیتے ہیں۔ آدھ گھنٹے تک نشانۂ ستم بنا رہا۔ کچھ بھیڑ چھٹی تو ایک انتہائی خوبصورت اور وجیہ عرب چہرے پر ہلکی ہلکی داڑھی رکھے دو نوجوانوں کے سہارے آگے بڑھا، میں نے دیکھا کہ اس کے ایک حصۂ جسم پر فالج کا اثر ہے، اس نے آتے ہی میرے کندھے پر ہاتھ رکھا پوچھا "کہاں سے؟"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے جواب دیا ــــــــــ "پاکستان"

"پاکستان سے؟" اُنھوں نے حیرت و استعجاب سے دہرایا۔

"جی ہاں" میں نے جواب دیا۔

مجھے اپنے سینے سے بھینچتے ہوئے بولے:

پاکستانی ایسے ہی باکمال ہوتے ہیں۔ جوان لوگ مجھے کہتے ہیں کہ میں عالمِ عرب کا سب سے بڑا خطیب ہوں لیکن میں تمھیں کہتا ہوں کہ تم مجھ سے بھی بڑے خطیب ہو۔" ❶

جب **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ مدینہ یونیورسٹی سے اپنی تعلیم مکمل کر کے اپنے وطن واپس آئے تو مینار پاکستان کے ساتھ اقبال پارک میں عید کا پہلا تاریخی خطبہ دیا۔ اس خطبہ کے سننے والوں میں ملک کے مشاہیر شریک تھے۔ پاکستان کے نامور ادیب اور میدانِ خطابت میں ساحری کرنے والے شورش کاشمیری رحمہ اللہ بھی موجود تھے۔ جب اُنھوں نے آپ کا خطبہ عید سنا تو فرمایا:

"میں خود بھی فنِ خطابت میں بہت زیادہ دسترس رکھتا ہوں مگر میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ **احسان الٰہی** اگر تم آئندہ سے خطابت چھوڑ دو تو تمھاری صرف اسی ایک تقریر سے تمھیں برصغیر پاک و ہند کے چند بڑے خطیبوں میں شمار کیا جائے گا۔"

اور اپنی کتاب "تحریک ختم نبوت" کے صفحہ 171 پر لکھتے ہیں کہ:

"علامہ صاحب فن خطابت کی نزاکتوں سے کماحقہ واقف ہیں اور ایک بلند پایہ خطیب ہیں۔" ❷

---

❶ خطبات. ص: 12۔ ❷ تحریک ختم نبوت. ص 171۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ سے کوئی اتفاق کرے یا اختلاف
_____ یہ حقیقت ہے کہ ان کی تقریر دلوں سے خوف کو نکال
کر باہر کرتی تھی _____ طاقتوروں کے خلاف لڑنے کا حوصلہ دیتی
تھی _____ کمزوروں کے دل سے کمزوری کا احساس ختم کر دیتی
تھی بلاشبہ وہ عظیم بلکہ عظیم تر خطیب، نامور مصنف، منتظم اور گوناگوں
صفات کے حامل تھے حکومت وقت کے ایوانوں میں ان کی گھن گرج
سے لرزہ طاری ہو جایا کرتا تھا۔“ ❶

یقیناً ان کی خطابت میں طوفانوں کی طغیانی اور ہواؤں کی سی روانی تھی۔ ان کی تقریر سننے والے تڑپ تڑپ اُٹھتے تھے اور آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری رہتی تھیں۔ اور جب آپ کی تقریر سن کر لوگ گھر جاتے تو نیا جذبہ، نئی تڑپ لے کر جاتے تھے۔ واقعہ ہے کہ ان کی خطابت دلوں کو گرماتی، دماغوں کو روشنی عطا کرتی، عزم و ہمت اور جرأت و شجاعت پر اُکساتی، جدوجہد اور سعی و عمل کی دعوت دیتی۔ سنگین سے سنگین تر حالات سے نپٹنے کا حوصلہ دیتی اور صالح جذبات کی پرورش کرتی تھی۔ اُن کی تقریر اور اُن کی خطابت کی خاصیت یہ تھی ؏

جو قلب کو گرما دے، جو روح کو تڑپا دے

(اقبال)

ان کے ایک ہم عصر ذی علم شخصیت جناب حافظ صلاح الدین یوسف ①

....

حاشیہ ①: حافظ صلاح الدین یوسف 20 ذوالقعدہ 1441ھ بمطابق 12 جولائی 2020ء لاہور پاکستان میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ناشر

❶ علامہ احسان الٰہی ظہیر۔ ص:120,115,114۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رحمہ اللہ ان کی خطابت کو عظیم خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے یوں رطب اللسان ہیں:

"فن خطابت میں وہ یکتا و یگانہ تھے، ان کا پرزور لہجہ اور زورِ تکلم

؏ دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

کا مصداق تھا۔ان کی تقریر قوتِ استدلال کا شاہکار بھی ہوتی اور خطابت کے طنطنوں اور ہمہموں سے بھرپور بھی۔اس میں آبشار کی سی روانی بھی ہوتی اور سمندر کا سا جوش وطغیان بھی۔اس میں محبوب کی سی دل آویزی وطرب ناکی بھی تھی اور بادلوں کی سی گھن گرج بھی۔ پھولوں کی سی لطافت بھی تھی اور برقِ خاطف کی حشر سامانیاں بھی۔ وہ بولتے تو سامعین "كان على رؤسهم الطير" کی صورت اختیار کر لیتے۔اس طرح سناٹا چھا جاتا گویا رفتارِ کائنات رک گئی ہے، وقت جامد وساکت ہو گیا ہے اور وحوش وطیور بھی ان کی سامعہ نوازی سے مسحور ومبہوت ہیں۔" ❶

آہ! ـــــــ اب انھیں ڈھونڈ چراغِ رخِ زیبا لے کر

(اقبال)

❶ ترجمان الحدیث. اپریل 1988ء ص:107۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطابت کے شہ پارے

خطیب کے جو اُوصاف اور فن خطابت کے جو اُصول وضوابط کتابوں میں لکھے اور بیان کیے جاتے ہیں وہ تمام اُوصاف **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ میں بدرجہ اتم پائے جاتے تھے۔ مجھے ان اُوصاف اور اُصول وضوابط کو یہاں بیان نہیں کرنا ہے صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ:

"خطابت آن واحد میں قرنوں کا سفر کرتی اور کہیں سے کہیں لے جاتی ہے۔ ایکا ایکی پلٹا دے کر ماضی میں پہنچا دیتی ہے، ناگہاں فراٹے بھرتی ہوئی مستقبل کی طرف بڑھ جاتی ہے۔ اس کے لیے گردش زمانہ نہیں، وہ لیل ونہار کے طلوع وغروب سے آزاد ہے۔ وہ انسانی مجمعوں کو یکائی میں ڈھالتی اور آواز کی لہروں کے ساتھ ماضی، حال اور مستقبل میں گھماتی پھراتی ہے۔ خطابت کی سب سے بڑی خوبی تصور کی پرواز ہے۔ ہم خیالوں کے سیناؤں پر چڑھ جاتے اور جذبات کے سمندروں کی تہہ تک اُتر جاتے ہیں۔ بالفاظ دیگر خیالات کی پرواز کا نام خطابت ہے کہ ایک انسان کی آواز ان گنت انسانوں کا مافی الضمیر بن جاتی ہے۔ خطابت لسانی اعجاز کا خمیر ہے اس کے ہیولیٰ میں شاعری، مصوری، موسیقی اور سنگ تراشی کے جوہر ہیں۔ اس کی روح ایٹمی توانائی سے کہیں بڑھ کر طاقتور ہے۔" [1]

[1] فن خطابت. ص:20۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ اپنے عنفوانِ شباب سے ہی خطابت کے جوہر دکھاتے اور اس کے شہ پارے بکھیرتے رہے۔ عربی اور اردو دونوں زبانوں میں خطابت کے خوب خوب جوہر دیکھنے میں آئے۔ اپنی سینتالیس سالہ زندگی میں بے شمار بین الاقوامی کانفرنسوں، جلسوں، اجتماعات اور بڑے بڑے مجمعوں کو خطاب کیا اور عمر بھر خطابت میں ساحری کرتے رہے۔ جس طرح آپ پورے برصغیر میں اردو زبان کے بے بدل خطیب تھے اسی طرح آپ عربی زبان کے بھی عدیم النظیر خطیب تھے۔ منبر و محراب سے لے کر سیاسی اسٹیجوں تک، اور عوامی اجتماعات و جلسوں سے لے کر حکومت کے ایوانوں تک آپ کی خطابت کی گھن گرج سنائی دیتی تھی۔ لیکن میں یہاں صرف اردو زبان کی خطابت کے شہ پاروں کے اقتباسات پیش کرنے پر اکتفا کروں گا۔ ان شاء اللہ

①

پاکستان سے آپ کو حد درجہ محبت، شغف اور لگاؤ تھا، آپ ایک سچے محب اسلام اور محب وطن تھے۔ 16 دسمبر 1971ء کو جب سقوطِ ڈھاکہ کا المناک حادثہ پیش آیا تو خبر سنتے ہی دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ ان کا کہنا تھا کہ میرے دل و دماغ پر اتنی چوٹ لگی ہے اور اس حادثے نے اتنا گہرا اثر ڈالا ہے کہ میرا بیٹا مر جاتا تو مجھے اتنا غم نہ ہوتا جتنا کہ مشرقی پاکستان کے الگ ہو جانے سے ہوا ہے۔ جب آپ کی طبیعت ذرا سنبھلی تو آپ نے اس عظیم حادثہ پر اپنے دَرد و الم کا جس طرح اظہار فرمایا اور تقریر کی اس سے جہاں ان کی حب الوطنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا بھرپور ثبوت ملتا ہے وہیں ان کی خطابت کے خوب خوب جوہر بھی دیکھنے میں آتے ہیں۔ زبان و بیان اتنا جاذب، دلکش اور مؤثر تھا کہ آپ واقعی ادبی شہ پارے بول رہے تھے۔ سننے والے حیرت میں تھے کہ ہم سے مخاطب **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ ہیں یا امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ۔

اس تقریر کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:

"وہ چیز جس کو ہم کتابوں میں پڑھا کرتے تھے آج ہماری آنکھوں کے سامنے حقیقت بن کر آگئی ہے۔

آج پاکستان کا وجود تار تار ہے۔

آج صرف پاکستان کا جسم چھلنی چھلنی نہیں بلکہ پوری اسلامی دنیا کا جسم چھلنی چھلنی ہے۔

آج صرف پاکستان میں ماتم نہیں ہو رہا بلکہ انڈونیشیا سے لے کر مصر تک اور مصر سے لے کر مراکش تک ہر ہر ملک میں ماتم ہو رہا ہے۔

آج اسلامیانِ عالم کا کوئی گھرانہ نہیں جن سے سسکیوں، آہوں اور کراہوں کی آواز نہ آرہی ہو۔ ان سسکیوں کو سننے کے لیے کانوں کی ضرورت ہے، ان آہوں کو محسوس کرنے کے لیے دل کی ضرورت ہے اور اس چیخ و پکار کو سمجھنے کے لیے دماغ کی ضرورت ہے۔ وگرنہ دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں ہے جہاں سے رونے اور پیٹنے کی صدا نہیں آرہی اس لیے کہ آج پاکستان زخمی نہیں ہوا، اسلام زخمی ہو کر رہ گیا ہے۔

ہم کل تک اس بات کا تصور تک کرنے کے لیے تیار نہ تھے، ہم چیختے رہے، چلاتے رہے، منبر و محراب تمہیں آوازیں دیتے رہے، مسجدیں تمہیں بلاتی رہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے گھر تمہیں پکارتے رہے، قرآن تمہیں صدا دیتا رہا، رسول اللہ ﷺ کا فرمان تمہیں ٹوکتا رہا لیکن تم نے ہر چیز کو پائمال کر دیا اور آج تم خود پائمال ہو کر رہ گئے۔ تم نہیں جانتے کہ آج کیا ہو گیا ہے اور کیا بیت گئی ہے۔

آج ہماری اُٹھی ہوئی گردنیں جھک گئی ہیں۔

آج ہمارے تنے ہوئے سینے سکڑ کر رہ گئے۔

آج ہماری آوازیں کجلا گئی ہیں۔

آج ہماری روحیں مرجھا گئی ہیں۔

آج ہمارے دل بیٹھ گئے۔

آج ہمارے اعصاب ٹوٹ گئے۔

آج ہمارے جسم چھلنی ہو گئے۔

آج ہمارے دل زخمی ہو گئے۔

اور آج ہمارے جگر پھٹ کر رہ گئے ہیں۔

آج یہ سب کچھ کیوں ہے؟

اس لیے کہ آج ڈھاکہ کی مسجد بیت المکرم ہمارے پاس نہیں رہی۔

آج ہم اس لیے اپنی آنکھوں کے سامنے جالے محسوس کرتے ہیں کہ

آج چٹا گانگ کی عیدگاہ ہم سے چھن گئی ہے۔

آج معصوم بچے کٹ رہے ہیں۔

آج بیواؤں کے نالے فضائے ارضی کو چیر رہے ہیں۔

آج کتنے معصوم اور مظلوم لوگوں کے گھر جل رہے ہیں۔

آج کتنے جوان، خوبصورت جوان اور رعنا جوان موت کے ہاتھوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے کس اور بے بس ہو کر رہ گئے ہیں۔

....

آج مسلمان اُمت، اس کی آبرو، اس کی حرمت مٹ چکی ہے، اس کا وقار لٹ چکا ہے اور اس کی عفت کٹ چکی ہے۔

آج ہم پر جو گزری ہے، نہ آسمان اس کو جان سکتا ہے نہ زمین اس کو محسوس کر سکتی ہے۔

آج کون جانے کہ ہمارے دل پر کیا بیت گئی ہے۔

آج ہماری روحوں پر کیا بیت گئی ہے.....؟

کعبہ کے رب کی قسم! میرا ایک بچہ ہے اگر وہ مر جاتا، کٹ جاتا، مجھے اتنا صدمہ نہ ہوتا۔

آج ہم کیوں زندہ ہیں؟ کاش! آج سے پہلے ہم مر گئے ہوتے۔

....

آج یاد کرلو، سوچو، اپنے رخوں کو بدلو، اپنی زندگیوں کو تبدیل کرو، توبہ کرو، معافی مانگو۔ کہو اللہ ہم نے تجھ سے منافقت برتی تھی، اب منافقت چھوڑ کر مسلمان ہو گئے ہیں۔

آ جاؤ، عیاشیوں کو چھوڑ دو اور فحاشیوں کو چھوڑ دو۔ ان طوائفوں کو نکال دو، ان کو گولی سے اُڑا دو۔ ہمیں طوائفوں کی ضرورت نہیں ہمیں محمد بن قاسم کی ضرورت ہے۔ ہمیں اداکاروں کی ضرورت نہیں ہمیں طارق بن زیاد کی ضرورت ہے۔ ہمیں کسی گلوکار کی ضرورت نہیں ہمیں خالد بن ولید کی ضرورت ہے۔ قوم کو تیار کرو اس کے سینوں میں آگ بھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دو۔ ان کے دلوں میں چنگاریاں جلا دو۔ ان کے ذہنوں میں شعلے بھڑکا دو، ان کو اس طرح بھڑکاؤ کہ جب یہ کفر کے خرمن پر گریں تو اسے خاکستر بنا دیں۔" ❶

②

ایک مرتبہ علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ نے "سیرت النبی کانفرنس" میں اہل حدیث یوتھ فورس کے نوجوانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"میں تمہیں لڑاؤں گا رب کی توحید کے لیے، محمد ﷺ کی عظمت کے لیے اور ان شاء اللہ ہم اس طرح لڑیں گے جس طرح لڑنے کا سبق ہمیں ہمارے آقا ﷺ نے دیا ہے اور ؏

آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے

میں بڑا تھکا ہوا تھا جب آیا تھا اور وہابیوں نے تھکا دیا ہے۔ کچومر نکال دیا ہے۔ اللہ کی قسم ہے آج رات بھی ایک بجے جلسہ کر کے گھر پہنچا ہوں۔ آج رات بھی جلسہ ہے، کل بھی جلسہ ہے۔ اُسی وقت پناہ ملے گی جب قبر میں چلے جائیں گے۔

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
مرے جرم خانہ خراب کو ترے عفو بندہ نواز میں

(اقبال)

لیکن کوئی بات نہیں ہے:

---

❶ علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ. ص: 54,38,37,35,34، ایضاً خطبات. ص: 8۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جان دی ، دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا
(غالبؔ)

میں اپنے رب کو گواہ بنا کے کہتا ہوں، تمہیں لڑاؤں گا رب کے قرآن کے لیے، محمد ﷺ کے فرمان کے لیے اور ایک بات کہے دیتا ہوں یہ بھی نہ سمجھنا کہ تم ساتھ دو گے تب لڑوں گا اللہ کی قسم ہے، نہیں۔

میرے اللہ! تو لکھ لے۔

لوگو! تم کو قیامت کے دن گواہی دینی ہے۔ کعبے کے رب کی قسم ہے تم سارے پلٹ جاؤ میں لڑوں گا، اکیلا لڑوں گا اور اُس وقت تک لڑوں گا جب تک مال روڈ (لاہور) پہ مدینے والے کا پرچم نہیں لہرا جاتا ہے۔

سنو! میں نے یہ عزم کیا ہوا ہے کہ

﴿إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ❶

او! مر تو سارے ہی جاتے ہیں، کبھی کوئی زندہ رہا ہے؟

جو شہادت کی موت نہیں مرتا وہ ہسپتال جا کے مر جاتا ہے، کوئی بستر پہ مر جاتا ہے، کوئی ایڑیاں رگڑ کر مر جاتا ہے، کوئی ٹرک کے نیچے آ کے مر جاتا ہے۔

اللہ! ہم تجھ سے موت مانگتے ہیں تو اپنی راہ میں شہادت کی موت نصیب فرما۔ موت تو وہ ہے کہ جب اللہ حشر کو پوچھے کیا لے کے آئے

---

❶ سورۃ الانعام، آیۃ:162۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو؟ تو کہیں اللہ گناہ تو بہت ہیں لیکن ان گناہوں کو شہادت کے خون کی چادر میں ڈھانپا ہوا ہے۔اس سے خوشگوار موت کیا ہے؟

....

لوگو! میں یہ کہہ رہا تھا مجھے تمہاری ضرورت ہے اس ملک میں قرآن کو غالب کرنے کے لیے، محمد ﷺ کے فرمان کو غالب کرنے کے لیے۔ ان شاءاللہ میں تمہیں ایک خوشخبری سناتا ہوں یاد رکھنا! ہم زندہ رہے تو ہم سے پوچھنا، مرگئے تو دعا کے لیے ہاتھ اُٹھا دینا۔بات کو یاد رکھنا یہ صدی اہل حدیث کی صدی ہے، یہ زمانہ اہل حدیث کا زمانہ ہے، یہ دور اہل حدیث کا دور ہے۔ان شاءاللہ

اس لیے کہ اب لوگ ان گورکھ دھندوں سے تنگ آچکے ہیں۔لوگ اب گھبرا گئے ہیں غیر اللہ کو پوج پوج کے تھک گئے ہیں ان کی پیشانیاں خاک آلود ہوگئی ہیں۔ لوگوں کو پتہ چل گیا ہے کہ پیشانیاں زخمی، دل خون آلود لیکن کچھ بھی نہیں ملا۔اور ملے گا تو بارگاہ الٰہی سے ملے گا۔ اور بڑے قانون یہاں آزما کے دیکھے ہیں۔یہاں بھٹوازم بھی آزمایا گیا ہے، یہاں یحییٰ ازم بھی آزمایا گیا، یہاں ایوب ازم بھی آزمایا گیا، یہاں کبھی ترچھی ٹوپی پہننے والا اسکندر مرزا ہوتا تھا۔کہتا تھا میرے حکم کے بغیر پتا بھی حرکت نہیں کرسکتا اور عرش والے کی گرفت آئی۔

﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ﴾ [1]

اللہ نے کہا پاگل! تو کہتا تھا پتا بھی حرکت نہیں کرتا۔

---

[1] سورۃ البروج، آیۃ:12۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ع دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

(بہادر شاہ ظفرؔ)

تیری لاش بھی پاکستان میں دفن نہیں ہوسکتی۔ یہ ہے عرش الٰہی کا مالک۔ لوگوں نے سب کچھ آزما لیا۔ بھٹوازم آزمایا، یحییٰ ازم آزمایا، ایوب ازم آزمایا، اسکندر مرزا کا نظام آزمایا اور اب جھوٹے ضیاء الحق کو بھی آزمایا۔ جس کے بڑے بڑے ملاّ نے قبر پرست لیکن ؎

مریض عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

(میرؔ)

سن لو! اہل حدیث کا دستور قرآن ہے اور اہل حدیث کا منشور محمد ﷺ کا فرمان ہے۔ سن لو! اب اس نظام کو لانے کے لیے صرف تمہارے خونوں کی ضرورت ہے کہیں تم سو نہ جانا۔ پھر کہو ؎

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

آج زمانہ شوق سے سن رہا ہے، آج زمانہ اہل حدیث کی یلغار کا منتظر، اہلحدیث کی للکار کا منتظر، اہل حدیث کی پکار کا منتظر۔ اور ان شاء اللہ ہم اہلحدیث کے جھنڈے کو ہاتھ میں تھام کے میدان میں آ گئے ہیں۔

سن لو! آج ضرورت ہے رب کا قرآن ایک ہاتھ میں تھامنے کی، محمد ﷺ کا فرمان دوسرے ہاتھ میں تھامنے کی۔

اُٹھو! زمانہ تمہارے قدموں کا منتظر ہے، تمہارے قدموں کی چاپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر اُس نے کان لگائے ہوئے ہیں۔

اُٹھو! زمانہ کو بتا دو، قرآن وسنت کے فدائی آ گئے ہیں اور ہاتھ بلند کر کے کہو قرآن وسنت کے فدائی آ گئے ہیں۔

اُٹھ کے بولو! قرآن وسنت کے فدائی آ گئے ہیں۔

ان شاء اللہ اب اس ملک میں آئے گا تو رب کا قرآن آئے گا۔ اس ملک میں آئے گا تو محمد ﷺ کا فرمان آئے گا اور جو اس کی راہ میں رکاوٹ بنے گا یہاں سے جائے گا۔ ان شاء اللہ'' ❶

③

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ نے اپنی زندگی میں جو آخری تقریر کی اور جس میں آپ دشمنانِ اسلام کے تشدد اور بہیمانہ قتل کا شکار ہوئے، وہ تقریر بڑی عبرت ناک، پرجوش اور ولولہ انگیز تھی۔

- جس میں عالم اسلام کی بے حسی، بے بسی اور بے کسی پر خون کے آنسو بہائے گئے۔
- جس میں پاکستان کی ڈگمگاتی ہوئی ناؤ کو ساحل مراد سے ہمکنار کرنے کی باتیں کی گئیں۔
- جس میں ظالم و بے حیا حکمرانوں اور وزیروں و مشیروں کو للکارا گیا اور ان کو اسلامی غیرت وحمیت کا سبق سنایا گیا۔
- جس میں اسلام کے روشن وتابناک ماضی کو دہرایا گیا۔

---

❶ خطبات. ص: 84 تا 87۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

☆ جس میں عالم اسلام کے سیاستدانوں اور تخت کے رسیا لوگوں کو سلطانی وحکمرانی کے گر سکھائے گئے۔

☆ جس میں اللہ پر توکل و بھروسہ اور اعتماد کا درس دیا گیا۔

☆ جس میں قوم وملت اور جماعت کا درد وسوز بھی ہے اور ولولہ وتڑپ بھی۔

☆ جس میں لوگوں کی بے راہ روی وکجروی کا تذکرہ بھی ہے اور جادۂ حق سے دوری کا مرثیہ بھی۔

☆ جس میں مومنانہ عزیمت واستقامت اور استقلال وپامردی کا ذکر جمیل بھی ہے اور جو خطابت کا عظیم شاہکار بھی ہے۔

ذیل میں پوری تقریر جوں کی توں پیش کی جارہی ہے تاکہ قارئین سبق حاصل کرسکیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُه وَنَسْتَغْفِرُه وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ..... أَمَّا بَعْدُ:

فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعُوذُ بِاللّٰہِ السَّمِیعِ الْعَلِیمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیمِ.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖ اِخْوَانًا وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْھَا کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ﴾ ❶

حضرات! میں اپنے ان نوجوان ساتھیوں، بھائیوں اور بیٹوں سے زیادہ آپ حضرات کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے ان ساتھیوں اور نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کی۔ اور انھوں نے آج یہاں اللہ کے نام پر جو مجلس برپا کی ہے، آپ نے اسے رونق بخشی۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کے اس دور میں ایسی مجالس کا برپا کرنا اور پھر ان میں حاضری دینا اس چیز کی علامت ہے کہ اس گئے گزرے دور میں بھی اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ سے محبت کرنے والوں میں کمی نہیں آئی۔ میں انتہائی اختصار کے ساتھ موجودہ حالات اور وہ مشکلات جو آج پاکستان اور اہل پاکستان کو درپیش ہیں، کتاب وسنت کی روشنی میں ان حالات کی نقاب کشائی اور ان کے حل کے بارے میں گفتگو کی کوشش کروں گا۔

موسم گرما کی آمد ہو یا موسم سرما کی، یہ دن میرے لیے بہت مشکل ہوتے ہیں کیونکہ ان موسموں میں کثرت کے ساتھ لوگ پاکستان کے مختلف شہروں اور بستیوں میں جلسوں کا انعقاد کرتے ہیں اور پھر ان کا اصرار ہوتا ہے کہ میں ہر جگہ حاضری دوں۔ میری گزارشات کے باوجود ان کا اصرار ہمیشہ میرے انکار پر

❶ سورۃ آل عمران، آیۃ:103۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غالب ہی آتا ہے۔ اور زیادہ مشکل اس لیے پیش آتی ہے کہ پچھلے پہر سفر شروع ہوا، رات کو تقریر ہوئی پھر گھر واپسی ہوتی ہے، اور صبح دم کئی اور علاقوں سے لوگ وقت لینے کے لیے آئے ہوتے ہیں۔ اور جو دوست وقت لینے کے لیے آتے ہیں وہ تقریر سے زیادہ دماغ خرچ کرواتے ہیں اور مسلسل بحث کرتے ہیں کہ آپ ضرور آئیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر پاکستان کی بستیوں، شہروں اور دیہات کو شمار کیا جائے تو میں دس برس میں بھی ساری بستیوں میں حاضری نہیں دے سکتا۔ لیکن اس کے باوجود ان کی محبّت کی وجہ سے تمام کام سمیٹ لینے پڑتے ہیں۔

ع انسان ہوں پیالہ و ساغر نہیں ہوں میں

(غالبؔ)

تھک جاتا ہوں، انسانی جسم اور ذہن جو گوشت پوست کا مرقع ہے، اس کے اندر اتنی طاقت نہیں ہوتی کہ دن رات سفر کر سکے۔ میرے بھائی، ساتھی، دوست اور خطباء حضرات مولانا یزدانی صاحب، قاری عبدالحفیظ صاحب، مولانا عبداللہ شیخوپوری، مولانا عبدالعلیم صاحب اور دیگر بھائی جو یہ دن رات سفر کرتے ہیں ان کی بہت بہادری ہے۔

وقت کافی بیت چکا ہے، آپ سے ہم کلام ہونے کا یہ وقت اور موقع جو مجھے میسرِ آیا ہے، اس کا کوئی لمحہ بھی ایسی بات میں صرف نہ کریں جو میرے لیے، آپ کے لیے، ملک کے لیے اور آخرت کے لیے مفید نہ ہو۔ ان شاءاللہ میں کوشش کروں گا اور تھکاوٹوں کے باوجود اپنی توانائیوں کو بروئے کار لا کر آپ کی خدمت میں کتاب وسنت کی روشنی میں کوئی حق کی بات کہہ سکوں۔ اللہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا مانگیے کہ وہ مجھے سچ اور حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ جانتے ہیں کہ ہمارا ملک بڑے کڑے حالات سے گزر رہا ہے۔ یہ صرف پاکستان کی ہی بات نہیں بلکہ سارا عالم اسلام اس وقت جن حالات سے دوچار ہے، ایسے حالات عالم اسلام پر کبھی وارد نہیں ہوئے۔ اس وقت دنیا میں مسلمان بہت بڑی تعداد میں ہیں۔ اتنی بڑی تعداد چودہ سو برس کی اسلامی تاریخ میں کبھی نہ تھی جتنی آج ہے۔ آج کے اعداد و شمار کے مطابق مسلمان ایک ارب بیس کروڑ سے زیادہ ہیں۔ آج اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی پینتالیس (1) سے زیادہ سلطنتیں، مملکتیں اور حکومتیں موجود ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ آج مسلمانوں کے پاس اتنی دولت اور مال ہے جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا ہے۔ مجموعی طور پر جو مال و دولت ہے اس کے کیا کہنے، انفرادی طور پر بعض مسلمانوں کے پاس اتنا سرمایہ موجود ہے کہ کبھی دنیا کے بادشاہوں کے پاس بھی نہ تھا۔ ابھی پچھلے دنوں پاکستان اور دنیا بھر کے اخبارات میں ایک شخص ''عدنان خاشقجی'' کا تذکرہ تسلسل کے ساتھ آیا۔ وہ سعودی عرب کا رہنے والا ایک عام آدمی ہے، امریکہ اور یورپ میں رہتا ہے۔ اخبارات میں لکھا ہے کہ اس کا روزانہ کا ذاتی خرچ 18 لاکھ روپیہ ہے۔ یہ کاروباری خرچ نہیں بلکہ یہ وہ خرچ ہے جو صرف وہ اپنی ذات پر کرتا ہے۔ ایک ملک کے اندر اس کی زمین چار لاکھ ایکڑ سے زیادہ ہے۔ ایسے بے شمار سینکڑوں کی تعداد میں لوگ موجود ہیں جن کے پاس مال و دولت کی فراوانی اور بہتات ہے۔ اور جہاں تک حکومتوں کا تعلق ہے، آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ اس وقت سب سے زیادہ فی کس آمدنی نہ امریکہ کی ہے نہ

(1) اس وقت آزاد مسلم ممالک کی تعداد 56 ہے۔ (بین الاقوامی و اسلامی جغرافیہ۔ ص: 113)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرانس کی، نہ جرمنی کی، نہ سویڈن کی، نہ بلجیم اور ڈنمارک کی ہے بلکہ ایک مسلمان ملک کویت ① کی ہے۔ جس کی پوری دنیا میں فی کس آمدنی زیادہ ہے۔

مال ودولت، تعداد اور ملکوں کے باوجود مسلمانوں کا یہ حال ہے:

﴿وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ﴾ ❶

آج مسلمان جتنے ذلیل، پریشان، بے کس، بے بس، مجبور ومقہور ہیں کائنات کے کسی دور میں نہ تھے۔

کبھی ہم نے اس بات پر غور کیا کہ تعداد سب سے زیادہ، مال بہت زیادہ، ملک لاتعداد اور ذلت بھی انتہا کی۔ آخر وجہ کیا ہے؟ اس کی علت کیا ہے؟ یہ کیوں ہے؟

کبھی ہم تین سو تیرہ تھے، کوئی ہماری طرف ٹیڑھی نظر سے دیکھنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔

ایک ایک ملک کو دیکھو۔

دس کروڑ مسلمانوں کا سربراہ ہے ضیاء الحق ـــــــ فوجی ہے، جرنیل ہے، سینے پر بیسیوں تمغے سجائے ہوئے ہے اور حالت یہ ہے کہ ـــــــ سامنے رکوع میں جھکا ہوا ہے۔

میں کہہ رہا تھا کہ جب تین سو تیرہ (313) تھے تو کسی کے سامنے نہ جھکتے تھے آج ایک ارب بیس کروڑ ہیں۔ اوروں کو چھوڑو ہم اس ملک میں دس کروڑ

....

① حالیہ اعداد وشمار کے مطابق سب سے زیادہ فی کس سالانہ آمدنی متحدہ عرب امارات کی 18500 ڈالر ہے جبکہ کویت کی فی کس سالانہ آمدنی 16380 ڈالر ہے۔ ❷

---

❶ سورۃ البقرۃ، آیۃ:61۔ ❷ مسلم دنیا، ص35۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ دس کروڑ اگر مرنے کا عزم کرلیں تو رب کعبہ کی قسم ہے مشرق و مغرب مل جائیں، روس اور امریکہ کی قوتیں اکٹھی ہو جائیں بلکہ ساری کائنات مل کر ان کو مٹا نہیں سکتی۔

مکہ والے جب مدینہ پر یلغار کرتے ہوئے آئے، رحمتِ کائنات علیہ السلام کو خبر ملی، حالات انتہائی دگرگوں، صورت حال انتہائی پریشان کن، مدینہ طیبہ چھوٹی سی بستی اور مسلمان کچھ ہجرتوں کے ستائے ہوئے اور کچھ مہاجروں کا بوجھ اٹھائے ہوئے، ہجرتوں کے مارے ہوئے، اپنی دولت لٹائے ہوئے، اپنے بچے چھنوائے ہوئے، اپنے سینوں پر زخم سجائے ہوئے، اس طرح نکلے۔

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نکلا اُونٹ پر سوار ہوکر، اُونٹ پر سوار، بیوی پیچھے، بیٹا گود میں، سب کچھ بیچ کر پیسے پوٹلی میں باندھے ہوئے، سب سے پہلے میرے سسرال والوں کو علم ہوا بھاگتے ہوئے آئے، میرے اُونٹ کی مہار تھام کر کہنے لگے جانا ہے تو جاؤ ہماری بیٹی چھوڑ جاؤ۔ بیوی چھین لی۔ پھر اپنے گھر والے آئے، کہا کہاں جاتے ہو؟ جواب دیا مدینہ والے صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ کہنے لگے یہ بیٹا ہمارا ہے اس کو ساتھ نہیں لے جاسکتے۔

دل پر چوٹ پڑی اپنا لختِ جگر اور بیٹا ______ بیٹے کی محبت صرف باپ جانتا ہے۔

کہنے لگے یا بیٹا چھوڑ دو یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت چھوڑ دو۔

ایک دفعہ کپکپی طاری ہوگئی نگاہ اُٹھائی، آسمان کی طرف دیکھا پھر کہنے لگے ایک بیٹا تو کیا ہزار بیٹے ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیٹا چھینا گیا۔

بھائی آئے اُنھوں نے مال کی پوٹلی چھینی۔

بڑا بھائی آیا اس نے اُونٹ بھی چھین لیا، کہنے لگے جانا ہے تو اسی طرح جاؤ۔

امام کائنات ﷺ کی بارگاہ میں پہنچے بھوک سے ہونٹ چمٹے ہوئے سفر سے پاؤں زخمی۔ کائنات کے سردار، ثقلین کے تاجدار، امام الہدیٰ نماز ظہر سے فارغ ہوئے، سلام پھیرا تو پلٹ کر دیکھا سامنے عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) کھڑے ہیں۔

پوچھا عبدالرحمٰن کب آئے؟

کہنے لگے اللہ کے حبیب ﷺ ابھی آیا ہوں۔

کہا کیسے آئے؟

جواب دیا: آقا ﷺ سب کچھ لٹا کے آیا ہوں، دین بچا کے آیا ہوں۔

فرمایا: عبدالرحمٰن دین بچا کے آئے ہو سب کچھ لٹا کے آئے ہو تو کچھ بھی نہیں لٹایا، جنت پا کے آئے ہو، اللہ کی رضا پا کے آئے ہو۔

ایک صحابی عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) کا قصہ سنتا ہے، عرض کرتا ہے آقا اس کی بیوی، بیٹا، مال و دولت سب چھین لیا گیا۔ اللہ کے رسول ﷺ میرا جتنا مال ہے دو حصوں میں تقسیم کر کے آدھا اس کو دے دیجیے، آدھا مجھے دے دیجیے۔

ایک نے کہا اللہ کے حبیب ﷺ اس کا کوئی گھر نہیں میرا آدھا گھر لے لیجیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میری دو بیویاں ہیں ایک کو طلاق دیتا ہوں، اس سے کہیے اُس سے نکاح کر کے اپنا گھر آباد کر لے۔

کچھ ہجرتوں کے ستائے ہوئے کچھ مہاجروں کا بوجھ اُٹھائے ہوئے۔

امام کونین ﷺ کی یثرب تشریف آوری سے پہلے ہر سال یہاں زرد بخار کی وبا پھوٹتی تھی۔ کونین کا تاجدار آیا، رحمتِ مجسم بن کر آیا ہے، اور اُس نے اپنے ہاتھ دعا کے لیے اُٹھائے، اُس نے کہا:

اے اللہ! میرے بابا خلیل اللہ نے مکہ کے لیے تجھ سے دعا مانگی تھی میں مدینہ کے لیے تجھ سے دعا مانگتا ہوں اللہ مدینہ کو بیماریوں سے پاک کر دے۔

یہ میرے آقا ﷺ کی دعا کا اثر تھا کہ آج تک مدینہ میں کوئی وبا نہیں پھیلی۔ پہلے ہجرت کر کے آنے والوں کی کمریں بخار نے جھکا دی تھیں۔

....

کل بندے شمار کیے گئے تو 200 سے زیادہ نہ تھے۔ 15/14 سال کے بچے اور بوڑھے شامل کیے گئے تو تب جا کے 313 ہوئے۔ لیکن اس وقت بھی جبکہ صرف تین سو تیرہ تھے تو خوف تھا نہ دہشت تھی، نہ دشمن کا رعب تھا، نہ مخالفوں کی ہیبت تھی، اگر تھا تو اپنے اللہ پر توکل تھا اپنے رب پر اعتماد تھا۔ محمد ﷺ کو علم ہوا دشمن بڑا لشکر لے کر مدینہ والوں کو مٹانے کے لیے آیا ہے۔ سرورِ کائنات ﷺ نے کہا ہم مدینہ کی دیواروں کے پیچھے رک کر ان کا انتظار نہیں کرتے۔ کھلے میدان میں جا کر ان کا مقابلہ کریں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ضیاء الحق ــــــــ !

پاکستان کے دس کروڑ باسی اور تو......... کے سامنے لمبا لیٹ گیا ہے اور........ کے سامنے رکوع کر رہا ہے!

اور اگر اس سے فرصت ملی تو ایک بزرگ کی قبر پر جا کر دھاگے باندھنے شروع کر دیئے۔ مجھے اور ساری باتوں کی سمجھ آ گئی ہے دھاگوں کی سمجھ نہیں آئی۔ اور دھاگے ہی باندھنے تھے تو اتنی دور جانے کی کیا ضرورت تھی یہ بابا چھتری والا یہاں پڑا ہے اس کو دھاگے باندھ لیتا۔

کسی بستی کے چودھری نے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ گاؤں میں بھی بڑے وکیل تھے۔ گاؤں کے وکیلوں نے چودھری کے بیٹوں کو مشورہ دیا ہمیں وکیل کر لو، ہم مقدمہ لڑیں گے۔ کہنے لگے چودھری بڑا آدمی ہے ہم شہر کا وکیل کریں گے۔ بتیس سو (3200) میں وکیل کیا۔ اس زمانے میں بتیس سو روپے بڑی بات تھی۔ وکیل نے مقدمہ لڑا، چودھری پھانسی چڑھ گیا۔ گاؤں کے وکیلوں کو پتہ چلا کہ چودھری تو پھانسی لگ گیا ہے۔ چودھری کے بیٹوں کے پاس آئے۔ چودھری کے متعلق پوچھا کہنے لگے وہ تو پھانسی لگ گیا ہے۔ پوچھا فیس کتنی دی تھی؟ کہنے لگے بتیس سو روپے دیئے تھے، وکلاء نے کہا یہ کام تو ہم بتیس روپے میں کر سکتے تھے۔ اگر پھانسی ہی لگوانا تھا تو شہر کے وکیلوں کو کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

کوئی مجسٹریٹ ہے تو لکھے، ان سی۔ آئی۔ ڈی والوں نے کیا لکھنا ہے۔

ضیاء الحق ــــــــ !

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو بے غیرت انسان ہے کہ اپنے سینے پر تمغے سجائے ہوئے، ایک عورت کے سامنے رکوع کر رہا ہے۔ اس سے بہتر تھا تو مر جاتا اور مسلمانوں کا قائد نہ کہلواتا۔ یہی بے غیرتی کرنی تھی تو وہاں جانے کی کیا ضرورت تھی؟

آہ ـــــ لوگو! ایک بات سن لو اور سی۔ آئی۔ ڈی والو لکھ لو اور اُس تک پہنچا دو۔ جو اپنوں سے لڑا کرتے ہیں وہ بیگانوں سے لڑنے کی ہمت اور حوصلہ نہیں رکھتے۔

حجاج بن یوسف کے زمانہ میں ایک دفعہ حملہ ہوا تو ایک کمانڈر عورتوں کے اُوپر چڑھ دوڑا۔ اُن کو بڑا مارا، پیٹا۔ جب مرد لڑنے کے لیے آئے تو اپنی بیوی کے پیچھے چھپ گیا، تو اُس نے کہا "اسد علی وفی الحروب نعامة" میرے خلاف تو شیر تھے مردوں کے مقابلہ میں بھیڑ بھی نہ نکلے۔

ہمیں مارنے پیٹنے کے لیے تو بہت دلیر ہو۔ یہ فوج و پولیس والے بیچارے ہمارے بھائی ہیں۔ ان بیچاروں کا کیا ہے؟

قرآن کہتا ہے، مومنوں کی شان بیان کرتا ہے: ﴿ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ ﴾ [1]

مومن وہ ہے جو اپنوں کے لیے نرم اور غیروں کے لیے گرم ہو۔

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن
(اقبال)

[1] سورۃ فتح، آیۃ:29۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ کہتے ہیں یہ ڈپلومیسی ہے۔اسلام میں یہ ڈپلومیسی نہیں ہے۔کہتے ہیں کوئی بات نہیں ہمیں بچا لیا ہے۔ بزدلی سے اگر کوئی قوم بچا کرتی تو بہادروں پر کبھی موت نہ آتی۔بزدلی بھی کبھی قوموں کو بچاتی ہے؟ قوموں کو صرف بہادری بچاتی ہے۔اگر یقین نہیں آتا تو محمد ﷺ کے ستاروں کو دیکھو۔

سرورِ کائنات ﷺ کی وفات ہو چکی ہے۔آپ ﷺ کی نعش مبارک مسجد نبوی کے ساتھ حجرۂ صدیقہ ؓ میں پڑی ہے۔لوگوں کو علم ہوتا ہے کہ چار گروہ، ایک کوہستانی قبائل کا، ایک مسیلمہ کے ساتھیوں کا، ایک مانعین زکوٰۃ کا، ایک روم کے لشکر کا، کہ یہ چار گروہ مدینہ منورہ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

مسلمانو! تمہیں اپنی تاریخ بھی بھول گئی ہے۔آج کچھ یاد نہیں رہا کیونکہ آج ہم نے کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر بنا دیا ہے۔خرد کا نام جنوں اور جنوں کا نام خرد رکھ لیا ہے۔

بزدلی اور مسلمان ـــــ!

سوچو تو سہی آج بھی جس کے دل میں ایمان ہے نبی کریم ﷺ کی وفات کی بات سن کر اس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اور وہ لوگ جن کے پاس نبی ﷺ تھا اور جو اُن کے پیچھے نمازیں پڑھا کرتے تھے اور وہ جو اُس کے جھنڈے تلے فریضۂ جہاد ادا کیا کرتے تھے اور جو اُس کے دیدار سے آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتے تھے، آج کس کو دیکھیں ـــــ؟ آج ان کو نبی ﷺ کا چہرہ نظر نہیں آتا۔کتنا بڑا غم ہے، میں کہتا ہوں کہ ساری کائنات کے غم ایک طرف اکیلے مدینے والے کی وفات کا غم ایک طرف۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام کائنات ﷺ نہ رہا۔ اور غم کا یہ عالم تھا کہ بلال رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی وفات کے بعد اذان کہنا چھوڑ دی تھی اور جب لوگوں نے اصرار کیا کہ بلال اذان کیوں نہیں دے رہے ہو تو فرمایا اب "اشھد ان محمد رسول اللہ" کہہ کر میں کس کا چہرہ دیکھا کروں گا؟

لوگوں کے غم کا یہ عالم تھا کہ لوگ کہتے تھے اگر ہمارے سینوں پر اُحد پہاڑ بھی رکھ دیا جاتا تو سینہ اتنا مچلا اور مسلا ہوا نہ دکھائی دیتا جتنا محمد ﷺ کی وفات سے دکھائی دیتا ہے اور فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا

صُبّت علّی مصائب لو آنہا
صبّت علی الآیام صرن لیالی

مجھ پر میرے باپ کی وفات کے ساتھ اتنے غم ٹوٹے ہیں اگر دنوں پر ٹوٹتے تو یہ دن راتیں بن جاتے۔

عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسا بہادر آدمی اپنے حواس گم کر بیٹھا تھا۔ اُس نے تلوار نکال لی اور کہا جو کہے گا کہ محمد ﷺ فوت ہو گئے ہیں میں اُس کی گردن اُڑا دوں گا۔ ہوش و حواس گم ہو گئے۔ مدینہ منورہ میں کچھ ایسا آہ و بکا ہوا کہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین کا کلیجہ شق ہو جائے گا اور آسمان پھٹ جائے گا۔ لوگوں کو شدید غم تھا اور اسی غم کے عالم میں خبر پہنچی کہ قبائل کوہستان نے ارتداد کا اعلان کر دیا ہے۔ غیر مسلم ہونے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ اور صرف یہی اعلان نہیں کیا بلکہ مدینہ منورہ پر چڑھائی کا بھی سوچ رہے ہیں۔

ہمارا ضیاء الحق کہتا ہے ہم کس سے لڑیں؟

ہم نے کہا دشمن بھی دو ہی ہیں۔ یا شمال کا ہے یا مشرق و جنوب کا ہے۔ اگر تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان سے نہیں لڑ سکتے تو فوج رکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ کراچی کے سمندروں سے لڑنا ہے؟ دشمن تو یہی ہیں ـــــ ان کا مطلب یہ ہے کہ دشمن بھی ہماری مرضی کا اور چھوٹا سا ہونا چاہیے، تب ہم لڑیں گے۔

جس طرح ہمارے ہاں کبھی رستم زماں ہوتے تھے۔ انوکی سے دنگل ہو گیا اُس نے ایک ہی پنجہ مارا بازو نکل گیا کہنے لگا بڑا بے ایمان ہے میرا بازو توڑ کر مجھے گرانا چاہتا ہے، اس نے کہا کشتی لڑ رہے ہو یا پیار کر رہے ہو؟

ان کا خیال ہے کہ ہم رستمِ زماں بنیں کن کو گرا کر؟ مولوی عبدالخالق قدوسی (1) کو گرا کر، یہ بیچارا تو جو پہلے ہی گرا ہوا ہے۔ ضیاء الحق کمانڈر انچیف ہے، سالار ہے اور مقابلہ کرنا چاہتا ہے ـــــ کس سے؟ مولوی فضل الرحمٰن سے یا بھٹو کی یتیم بیٹی سے۔ اس کا باپ ہمارا مقابلہ نہیں کر سکا اور تم اس کی بیٹی سے مقابلہ کر رہے ہو، یہ کیا حالت ہے؟ ان کا مطلب یہ ہے کہ دشمن بھی ہماری مرضی کا ہو........ بالکل جیسے ایک صاحب نے اپنے دشمن سے کہا ہمارے ماموں کے گھر آنا تو پھر ہم سے لڑائی کرنا پھر ہم تم کو دیکھیں گے۔ لڑائی کے لیے پہلے تمارے ماموں کا گھر ڈھونڈیں کہ کدھر ہے۔

یہ کیسی مسلمانی ہے؟

تم ہنستے ہو! کعبہ کے رب کی قسم رونے کی بات ہے۔ جب تین سو تیرہ (313) تھے تو ڈرے نہیں تھے، اور اب دس کروڑ ہیں، ایف 16 بھی ہیں،

(1) مولانا عبدالخالق قدوسی رحمہ اللہ، 23 مارچ 1987ء کو ہونے والے بم دھماکہ میں موقع ہی پر شہید ہو گئے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الیف 15 بھی ہیں، مراج بھی ہیں، مگ بھی ہیں پھر بھی لڑتے نہیں۔ اور جب کونین کے تاجدار نے مومنوں کو لڑایا نہ کسی کے پاس تیر تھا نہ تلوار تھی، کسی کے پاس نیزہ تھا تو ڈھال نہیں تھی، اگر کمان تھا تو چھوڑنے کے لیے تیر نہیں تھا، اگر تیر تھا تو بچاؤ کے لیے زرہ نہیں تھی، لیکن تھا تو رب پر ایمان تھا اللہ پر اعتبار تھا اور انھیں کے متعلق علامہ اقبال رحمہ اللہ نے کہا تھا:

ع کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی (1)....❶

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ صرف ایک عالم دین، ایک عظیم صحافی اور شعلہ نوا خطیب ہی نہ تھے بلکہ وہ اپنے دور کے سب سے بڑے اسلامی ریفارمر اور عالمی اسکالر تھے۔ انسائیکلو پیڈیا اور دائرۃ المعارف تھے۔ پاکستان کے غیر سرکاری بین الاقوامی سفیر تھے۔ شرپسند طاقتوں اور اسلام کے خلاف صف آرا ہونے والے فتنوں کے کامیاب معالج اور جراح تھے۔ موجودہ دور میں عالمی سطح پر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے خلاف ہمہ جہت فتنوں وسازشوں اور خاص کر قادیانیوں، بریلویوں اور شیعوں کی جملہ فتنہ سامانیوں کے سب سے بڑے واقف کار اور اُن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوری جرأت مومنانہ

....

(1) ابھی یہ شعر مکمل بھی نہ ہوا تھا کہ بم کا زبردست دھماکہ ہوا اور یہ مردِ حق گو بھی اس دھماکہ میں شدید زخمی ہوا اور بالآخر زخموں کی تاب نہ لا کر 30 مارچ 1987ء کو اس جہاں رنگ و بو کو چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

---

❶ التوعیہ. جون 1987ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ بات کرنے والے مرد میدان تھے۔ عالمی اور بین الاقوامی سیاست میں گہری سوجھ بوجھ کے مالک ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے بہترین نقاد بھی تھے۔ان کی ہر تحریر، ہر تقریر اور ہر گفتگو اسلام کے خلاف کھلنے والی زبانوں کے لیے شمشیر براں تھی۔ان کے انگ انگ اور روئیں روئیں سے اسلام کی کرنیں پھوٹتی تھیں،افسوس ہم نے سبق نہ حاصل کیا۔ ؎

قید موسم سے طبیعت رہی آزاد اس کی
کاش گلشن میں سمجھتا کوئی فریاد اس کی

(اقبال)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عظیم قلمکار

برصغیر ھندوپاک کی تاریخ میں بہت کم افراد واشخاص ایسے گزرے ہیں جو زبان وبیان کے غنی اور قلم وقرطاس کے دھنی رہے ہوں۔ تحریر وتقریر میں جن کا طوطی بولتا رہا ہو۔ مسند درس وتدریس سے لے کر منبر ومحراب تک جن کی دھوم مچی رہی ہو۔ میدانِ صحافت سے لے کر میدانِ سیاست تک جن کے چرچے اور غلغلے بلند ہوتے رہے ہوں۔ عوام وخواص میں جن کو یکساں طور پر مقبولیت حاصل رہی ہو۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ ان معدودے چند شخصیات میں سے ایک ہیں جنھوں نے برصغیر کی تاریخ میں اپنا منفرد مرتبہ اور مقام پیدا کیا ہے۔ جو صرف میدانِ خطابت کے ہی شہنشاہ نہ تھے بلکہ زبان وبیان کے ساتھ ساتھ قلم وقرطاس کے بھی دھنی تھے۔ جس طرح ان کی خطابت شعلے برساتی اور آگ اگلتی تھی، اسی طرح ان کا زوردار قلم بھی علم وفن کا گوہر بکھیرتا رہا۔ اسلام دشمن تحریکوں کے خلاف تلوار کی طرح چلتا رہا۔

اسلام پر ہونے والے ہر اعتراض اور یلغار کا مسکت و مدلل جواب دیتا رہا، ختم نبوت کی عمارت میں نقب زنی کرنے والے چہروں کی نقاب کشائی کرتا رہا۔ امہات المؤمنین، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی بے داغ سیرتوں اور خاص کر صدیقۂ کائنات رضی اللہ عنہا کی مقدس اور پاک سیرت کو داغ دار کرنے کی سازشوں کا پردہ چاک کرتا رہا۔ غلط عقائد ونظریات، الحادی افکار واوہام، بدعات وخرافات اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بریلوی دیومالائیت کا پوسٹ مارٹم کرتا رہا، تصوف کی جملہ گمراہیوں سے آگاہی بخشتا رہا، بہائیوں اور اسماعیلیوں کے مکروہ اور خطرناک عزائم سے مطلع کرتا رہا۔ غرض کہ تاریخ اسلام کے روشن اور تابناک چہرے پر پڑنے والے گردوغبار کو صاف کرتا رہا اور تہذیب نو کے فرزندوں کو دعوت فکر وعمل دیتا رہا۔ علامہ رحمہ اللہ نے چند سالوں میں ہمارے درمیان جو علمی وفکری ورثہ چھوڑا ہے اس نے آپ کو ایک بلند پایہ مصنف کی حیثیت سے متعارف کرایا ہے۔ آپ کی کتابوں کے پڑھنے سے آپ کی وسعتِ مطالعہ اور آپ کے اسلوبِ تحریر کی پختگی کا اندازہ ہوتا ہے۔ مصادر ومراجع اور کتبِ حوالہ سے آپ کی قوتِ استدلال واستناد کا پتہ چلتا ہے اور آپ بجا طور پر کہنے کے حق دار ہیں کہ

ع مستند ہے میرا فرمایا ہوا

(میرؔ)

ذیل میں علامہ رحمہ اللہ کی کتابوں کا خلاصہ اور لب لباب پیش کیا جارہا ہے تاکہ ان کی کتابوں کی اہمیت اور قدر وقیمت کا اندازہ لگایا جاسکے۔

(1) [الشیعة والسنة] عربی

صفحات 216، بائیسواں ایڈیشن 1984ء ناشر ادارہ ترجمان السنہ 475 شادمان لاہور۔

یہ کتاب علامہ رحمہ اللہ کی شیعہ موضوع پر اوّلین تحریری کاوش ہے۔ سولہ صفحات کے مقدمہ کے بعد تین ابواب ہیں۔

باب اوّل: شیعہ اور سنت ———— اس باب میں عبداللہ بن سبا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یہودی) فتنہ و فساد کے لیے اس کی مساعی، خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اور امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن دیگر اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر شیعہ کے طعن و تشنیع اور سب و شتم کی مختلف عبارتیں پیش کی گئی ہیں۔

باب دوم: شیعہ اور قرآن ـــــــــ اس باب میں شیعہ کی طرف سے تحریف قرآن کی مثالیں اور شیعہ کے نزدیک امامت کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

باب سوم: شیعہ اور جھوٹ ـــــــــ تقیہ کی شرعی حیثیت، نکاح ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت کا اعتراف جیسے موضوعات پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے۔ کتاب میں 36 غیر شیعہ اور 52 شیعہ مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے۔

(2) [الشیعة و أهل البیت] عربی

صفحات 316، طبع دہم 1985ء ناشر: ادارہ ترجمان السنہ 475 شادمان لاہور۔

اس کتاب میں شیعہ کی مزعومہ حب اہل بیت کی حقیقت آشکار کی گئی ہے اور نہایت شرح و بسط سے واضح کیا گیا ہے کہ وہ طائفہ جو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر زبانِ طعن دراز کرنے کو اپنی سعادت سمجھتا ہے درحقیقت یہ حب اہل بیت میں بھی مخلص و صادق نہیں کیونکہ اہل بیت اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باہم شیر و شکر تھے۔ اور ان جلیل القدر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا حب اہل بیت کے دعویٰ سے متناقض ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز اہل بیت کی زبان سے جانثارانِ نبوت کی عظمت خود شیعہ کتب سے بیان کی گئی ہے۔ کتاب کے آغاز میں 11 صفحات کا پُرمغز مقدمہ ہے۔ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے:

باب اوّل: الشیعة واهل البیت میں لفظ اہل بیت اور لفظ شیعہ کی تحقیق، آئمہ شیعہ میں غلو اور انھیں انبیاء ﷩ پر فضیلت دینے کا بیان ہے۔

باب دوم: شیعہ اور مخالفتِ اہل بیت میں قرآن مجید میں صحابہ ﷡ سے متعلق حضرت علی ﷜ کا موقف، باغِ فدک، عبداللہ بن سبا جیسے موضوعات زیر بحث لائے گئے ہیں۔

باب سوم: شیعہ اور اہل بیت پر شیعہ کے جھوٹے الزامات، متعہ اور اس کی جزئیات کے سلسلے میں اہل بیت کی طرف منسوب اقوال کا ذکر کیا گیا ہے۔

باب چہارم: شیعہ اور توہین اہل بیت، شیعہ کتب سے، جملہ اہل بیت بشمول نبی اکرم ﷺ کے متعلق توہین آمیز کلمات نقل کیے گئے ہیں۔

یہ کتاب ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے جس میں 142 شیعہ کتب اور 88 اہل سنت حضرات کی کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔

(3) [الشیعة والقرآن] عربی

صفحات 352، طبع سابع 1995ء، ناشر ادارہ ترجمان السنہ 475،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شادمان لاہور۔

شیعہ ازم پر علامہ رحمہ اللہ کی یہ تیسری معرکۃ الآراء تالیف ہے۔ پہلے 26 صفحات پر مبسوط مقدمہ پھیلا ہوا ہے جس میں علامہ رحمہ اللہ نے اس کتاب کے وجہ تالیف بیان کی ہے کہ:

علامہ محب الدین الخطیب مصری رحمہ اللہ نے کتاب الخطوط العریضة لکھی جس میں علامہ مصری رحمہ اللہ نے شیعی کتب سے یہ ثابت کیا تھا کہ شیعہ کے نزدیک قرآن تحریف شدہ ہے۔ اس کے جواب میں ایران کے ایک شیعہ عالم نے کتاب لکھی جس میں علامہ مصری رحمہ اللہ کی تردید کی گئی اور یہ دعویٰ کیا کہ شیعہ کے نزدیک بھی اسی طرح قرآن غیر محرّف ہے جیسا کہ اہل سنت کے نزدیک۔ چونکہ علامہ مصری تو بقید حیات نہیں تھے جو جواب الجواب لکھتے (چنانچہ) علامہ مصری رحمہ اللہ کی تائید میں **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ نے اس فرض کو اپنے ذمہ لیا اور پھر اس کا حق ادا کر دیا اور ایرانی قلمکار کے تمام دلائل کو تارِ عنکبوت ثابت کیا۔ اس کتاب کے چار ابواب ہیں اور ہر دور کے شیعہ اکابر کی زبان سے تحریف قرآن کا دعویٰ ثابت کیا گیا ہے۔ اور سب سے زیادہ مواد ایک بڑے شیعہ عالم فاضل محدث مرزا حسین رازی طبرسی کی کتاب "فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب" سے پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب اس موضوع پر دندان شکن اور مسکت حوالہ جات پر مبنی ہے۔ 78 شیعہ اور 6 اہل سنّت کی کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(4)[الشيعة والتشيع ـ فرق وتاريخ] عربی

صفحات 416، ناشر ادارہ ترجمان السنہ۔ ①

شیعہ پر چوتھی کتاب کا مقدمہ 11 صفحات پر محیط ہے۔ اس کتاب کا موضوع شیعہ ازم کی مکمل، مفصل تاریخ، پس منظر اور اس کے مختلف فرقے ہیں۔

باب اوّل: شیعانِ علی رضی اللہ عنہ، شہادت عثمان رضی اللہ عنہ، اختلاف علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کی کیفیت، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور خاندانِ نبوت کی باہم رشتہ داریاں، حضرت معاویہ و حضرت حسن رضی اللہ عنہما کی صلح، بیعتِ معاویہ رضی اللہ عنہ وغیرہ جیسے مباحث پر قلم اٹھایا گیا ہے اور ہر بحث کا حق ادا کر دیا گیا ہے۔

باب دوم: شیعیت اور سبائیت کے اشتراک پر سیر حاصل تبصرہ کیا گیا ہے۔

باب سوم: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر شیعہ اعتراضات و اتہامات کا ذکر کیا گیا ہے اور ان اعتراضات کے جواب دے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دفاع کرتے ہوئے ان کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔

باب چہارم: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مدینہ کے حالات، جنگ جمل اور جنگ صفین کے محرکات و عوامل زیر بحث لائے گئے ہیں۔

---

① عربی میں دس بار اور انگریزی میں پانچ بار زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

باب پنجم : شیعہ کی تاریخ عقائد اور فرقے ـــــــــ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد شیعہ کا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے گرد اجتماع، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے دور میں شیعہ، کوفہ کا کردار، قاتلانِ حضرت حسین رضی اللہ عنہ، کوفہ کے شیعوں کی غداری، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بعد شیعہ کا اختلاف وافتراق مختلف شیعہ فرقے، الغرابیه، الزیدیه، الجارودیه، الفاروسیه، اسمیطیه، الفتحیة، الاسماعیلیة، القرامطة، الآغاخانیة، البهرة، الموسویه، النصیریه کے عقائد اور تاریخ بیان کی گئی ہے۔

باب ششم : شیعہ اثناء عشریہ کی وجہ تسمیہ، شیعی شرائط امامت اور عصمت کے تصور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

باب ھفتم : شیعہ اثناء عشریہ اور عقائد سبائیہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض، عقیدۂ خمینی اور ان کی کتاب "کشف الاسرار" مہدی، رجعتِ مہدی، دابۃ الارض، خرافات الجزائری، مسئلۂ حلول وتناسخ اور مستشرقین کی آراء کو نقل کیا گیا ہے۔ یہ کتاب 259 مراجع ومصادر سے مزین ایک انسائیکلوپیڈیا ہے۔

(5)[البریلویة] عربی

صفحات 253، طبع یازدہم ① 1985ء، ناشر: ادارہ ترجمان السنہ 475، شادمان لاہور۔

کتاب کے شروع میں چھ صفحات پر شیخ عطیہ محمد سالم قاضی عدالتِ مدینہ منورۃ ومدرس وخطیب مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پُرمغز تقریظ شائع کی گئی ہے۔

① 8 ایڈیشن انگریزی زبان میں نکل چکے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفحات 7 سے 12 تک مؤلف کی طرف سے مقدمہ ہے۔ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اوّل: تاریخ اور اس کا بانی ـــــــ اس باب میں بریلویت کے مؤسس اور بانی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ بریلویوں کی طرف سے تحریک خلافت، تحریک ترک موالات، جہاد اور مجاہدین کی مخالفت، بانئ بریلویت کی شان میں غلو، اصحاب النبی ﷺ کی اہانت، بریلوی زعماء نعیم الدین، امجد علی دیدار علی، حشمت علی اور احمد یار کے بارے میں معلومات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

باب دوم: بریلوی عقائد ـــــــ اس باب میں بریلوی کتب کے حوالہ سے بریلوی عقائد مثلاً غیر اللہ سے استعانت واستغاثہ، رسول ﷺ سے استعانت، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ سے استمداد، انبیاء علیہم السلام، اولیاء کے اختیارات، شیخ جیلانی رحمہ اللہ بطور محی وممیت، سماع موتی، حیات انبیاء علیہم السلام، سماعت انبیاء علیہم السلام، نور من نور اللہ، مسئلہ علم غیب، اولیاء کی غیب دانی، مسئلہ بشریت انبیاء علیہم السلام، مسئلہ حاضر وناظر وغیرہ قلمبند کیے گئے ہیں۔ اور بریلویوں کے ہر مزعومہ عقیدہ کو پیش کرنے کے بعد کمالِ اہتمام کے ساتھ قرآن وحدیث سے نصوصِ صریحہ پیش کر کے ان کا رد کیا گیا ہے۔

باب سوم: بریلویت اور اس کی تعلیمات ـــــــ اس باب میں قبریں پختہ بنانے، ان پر قبے تعمیر کرنے، ان پر پردے اور عمامے رکھنے، شمعیں اور دیئے جلانے، عرس منعقد کرنے، مخصوص دنوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاتحہ اور قرآن خوانی کرنے، میلاد منانے اور کھانے پینے سے متعلق رسومات، قبروں کے گرد طواف، تبرک کھانے، نذر و نیاز چڑھانے، اسقاط کرنے، انگوٹھے چومنے، کفن پر لکھنے، قبر پر اذان دینے سے متعلق بریلوی عبارات نقل کر کے تعلیماتِ قرآن و حدیث کی روشنی میں ان کی تردید و تغلیط کی گئی ہے۔

باب چہارم : بریلویت اور مسلمانوں کی تکفیر ـــــــ اس باب میں ان بریلوی عبارات کا ذکر ہے جن کو انھوں نے شیخ الاسلام مجددِ ملت علامہ محمد بن عبدالوہاب، مولانا محمد قاسم نانوتوی، علامہ رشید احمد گنگوہی، شیخ خلیل احمد سہارنپوری، مولانا اشرف علی تھانوی، شاہ محمد اسماعیل شہید، میاں سیّد نذیر حسین محدث دہلوی، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، شیخ الاسلام ابن تیمیہ، امام العصر حافظ ابن حزم، امام ابن قیم، امام شوکانی رحمہ اللہ، ندوی اکابر، آلِ سعود، نجدی، ڈپٹی نذیر احمد، مولانا شبلی نعمانی، مولانا الطاف حسین حالؔی، مولانا ابوالکلام آزادؔ، علامہ اقبال، مولانا ظفر علی خاں، سرسید احمد خاں، محمد علی جناح، مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کو کافر، فاسق، فاجر، خارج از اسلام اور نہ جانے کیا کیا کہا ہے۔

باب پنجم : بریلویت اور خرافات ـــــــ اس باب میں بریلویوں کے خود ساختہ کشف و کرامات کی عجیب و غریب حکایات بیان کی گئی ہیں جن کی بدولت عامۃ الناس ان کے دامِ تزویر کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ کہانیاں اور حکایتیں ان عام لوگوں کو سنا سنا کر اپنے خود ساختہ تقدس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو ان کے دلوں میں اتارا جاتا ہے اور پھر ان لوگوں کو رام کر لینا آسان ہو جاتا ہے۔ اس کتاب کو 158 کتب اور رسائل کے حوالہ جات سے مزین کیا گیا ہے۔

(6) [القادیانیة] عربی

صفحات 320، طبع اکتیس ① 1985ء ناشر ادارہ ترجمان السنہ 475، شادمان لاہور۔

یہ کتاب برصغیر میں انگریزوں کی کاشتہ ذریت قادیانیت کے بارے میں ہے۔ کتاب کے شروع میں استاذ علامہ السیّد محمد المنتصر الکتانی سابق رئیس شعبۂ علوم القرآن والسنہ "کلیة الشرعیة جامعة دمشق" وسابق استاذ فقہ مالکی "جامعة رباط مراکش" واستاذ حدیث وفقہ "کلیةالشریعةوالدعوةواصول الدین جامعةاسلامیةمدینة منورة" اور فضیلۃ الشیخ عطیہ محمد سالم استاذ "الفقه والادب جامعة اسلامية مدينة منورة" کی تقاریظ ہیں۔ پہلے اٹھارہ صفحات پر انتہائی معلوماتی اور جاندار مقدمہ ہے جس میں "القادیانیة" پر لکھنے کے محرکات کا ذکر کیا گیا ہے۔ کتاب دس مقالات پر مشتمل ہے۔

مقالۂ اوّل: قادیانیت ایک استعماری حربہ ــــــ اس مقالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ قادیانیت انگریزوں کی سازش اور اسلام دشمنی کے نتیجہ میں معرضِ وجود میں آئی۔

مقالۂ دوم: قادیانیت اور مسلمان ــــــ اس مقالہ میں مسلمانوں

① بیس (20) ایڈیشن انگریزی زبان میں نکل چکے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں قادیانی آراء، اسرائیل کا قادیانیوں سے تعاون، اسرائیل میں قادیانی مرکز سے متعلق گفتگو کی گئی ہے۔

مقالۂ سوم: متنبی قادیانی کی طرف سے انبیاء علیہم السلام وصحابہ رضی اللہ عنہم کی توہین ـــــ اس مقالہ میں قادیانیوں کی وہ عبارات نقل کی گئی ہیں جن میں اُنھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت آدم علیہ السلام، حضرت حسن، حضرت حسین، حضرت ابوبکر، حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہم، حضرت نوح، حضرت یوسف، حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور دیگر انبیاء کی توہین کا ارتکاب کیا ہے۔

مقالۂ چہارم: متنبی قادیانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مماثلت وعظمت (معاذ اللہ) ـــــ اس مقالہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (معاذ اللہ) استخفاف اور آپ پر فضیلت کے دعاوی پر گفتگو کی گئی ہے۔

مقالۂ پنجم: قادیانیت اور اس کے عقائد ـــــ اس مقالہ میں اللہ تعالیٰ، ختم نبوت، جبرائیل، قرآن، قادیان، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، حج، جہاد سے متعلق قادیانی عقائد کو شرح وبسط سے بیان کیا گیا ہے۔

مقالۂ ششم: قادیانی متنبی اور اس کی تاریخ ـــــ اس مقالہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی ذاتی اور نجی زندگی کے مختلف گوشوں سے نقاب کشائی کی گئی ہے اور اس کی بعض ہفوات کا ذکر کیا گیا ہے۔

مقالۂ ہفتم: متنبی قادیانی اور پیشین گوئیاں ـــــ اس مقالہ میں مرزا کے اس خلل دماغ کا ذکر کیا ہے جو اس نے پیشین گوئیوں کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

صورت میں ظاہر کیا۔

مقالۂ ھشتم : قادیانیت اور مسیح موعود ـــــــ اس مقالہ میں قادیانی عقیدہ متعلق بہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے۔

مقالۂ نہم : قادیانی زعماء اور فرقے ـــــــ اس مقالہ میں قادیانی سرخیلوں، حکیم نورالدین بھیروی، محمد علی لاہوری، مرزا محمود، کمال الدین، محمد احسن امروہوی، محمد صادق، عبدالکریم، یار محمد، نور محمد، محمد صدیق، عبداللہ تیماپوری، چراغ دین وغیرہ اور مختلف فرقوں قادیانی و لاہوری کا ذکر کیا گیا ہے۔

مقالۂ دھم : ختم نبوت اور قادیانی تحریفات ـــــــ اس مقالہ میں ان قادیانی تحریفات پر روشنی ڈالی گئی ہے جو قادیانیوں نے ختم نبوت کے سلسلہ میں روا رکھی ہیں۔ اس کتاب کے لیے 150 حوالہ کی کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

(7) [البهائية ـ نقد وتحليل] عربی

صفحات 371، طبع ہفتم 1984ء۔ (1)

کتاب ہذا بہائیت سے متعلق ہے جو بستی نور علاقہ بازندران (ایران) سے معرض وجود میں آئی۔ کتاب کا انتساب شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ سابق رئیس ادارۃ البحوث والافتاء والدعوۃ والارشاد سعودی عرب اور شیخ محمد بن علی الحرکان امین عام رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی طرف کیا

(1) عربی وانگریزی دونوں زبانوں میں بارہ بار طبع ہو چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا ہے۔ پھر طبع ہفتم کا مقدمہ ہے، باقی کتاب آٹھ مقالوں پر مبنی ہے۔

پہلا مقالہ: بہائیت اس کی تاریخ اور ابتداء ــــــ اس مقالہ میں مؤسس بہائیت مرزا حسین علی مازندرانی کے حالاتِ زندگی، روسی تعاون، سقوطِ فلسطین پر بہائیوں کی مسرت، بغداد روانگی، بغداد سے خروج، استنبول روانگی، فلسطین روانگی، صہیونیوں، یہودیوں کی طرف سے حمایت، اس کی بیماری، جنون، موت اور اس کی تالیفات کا ذکر کیا گیا ہے۔

دوسرا مقالہ: مازندرانی اور اس کے دعاوی ــــــ اس مقالہ میں مازندرانی کے مختلف دعاوی مثلاً یہ کہ وہ مہدی منتظر ہے، مسیح موعود ہے، اس پر وحی اور فرشتے نازل ہوتے ہیں، وہ تمام انبیاء ورسل علیہم السلام سے افضل ہے۔ صاحب عصمت کبریٰ ہے، حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرسکتا ہے، جو چاہے وہ کرسکتا ہے، وہ مسجود ومعبود ہے، آیات نازل کرنے والا اور رسولوں علیہم السلام کو بھیجنے والا ہے وغیرہ وغیرہ۔

تیسرا مقالہ: بہائیت اور اس کی تعلیمات ــــــ اس مقالہ میں بہائیت کی تعلیمات کا تضاد ذکر ہوا ہے کہ ایک طرف وہ وحدت الادیان اور اتحاد کی دعوت ہے، ساتھ ہی فساد وجدل اور قتل وقتال کی موجد ہے۔ ایک طرف وحدت الادیان کی دعوت دی ہے، ساتھ ہی استعماریت کی دعوت دی ہے اور تعدد لغات کو اختلاف کا سبب بیان کیا ہے۔ لیکن عملاً اس کے خلاف عمل کیا اور بابیوں کے ساتھ وحدت لغت کے باوجود اختلاف باقی رکھا۔ پھر مرد وزن کے حقوق وفرائض، مرتبہ ومقام اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیثیت کے بارے میں اسلامی اور بہائی نقطۂ نظر کا موازنہ پیش کیا گیا ہے۔

چوتھا مقالہ: بہائی شریعت ـــــــ اس مقالہ میں بہائیت کی عبادت بشری، بہائی نماز کی کیفیت، بہائی روزہ، بہائی زکوٰۃ، بہائی حج، بہائیوں کا کعبہ، بہائی شریعت میں توحید، رسالت ونبوت، امورِ آخرت، احکام ومعاملات اور محرمات، ازدواج، مخالفت جہاد، احکام میراث وغیرہ کے متعلق بحث کی گئی ہے۔

پانچواں مقالہ: مازندرانی اور اس کی زبان دانی ـــــــ اس مقالہ میں مازندرانی کی کتاب "کتاب الایقان" کو زیرِ بحث لایا گیا ہے اور اس کی لغوی، نحوی، ترکیبی غلطیوں کی نشاندہی کی گئی ہے اور اس کی بہائیت کے فریب کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔

چھٹا مقالہ: بہائیت اور اس کی پیش گوئیاں ـــــــ اس مقالہ میں بہائیت کی تمام پیش گوئیوں کی تغلیط اور شرمندۂ تعبیر نہ ہونے پر گفتگو کی گئی ہے۔

ساتواں مقالہ: بہائیت اور اس کے جھوٹ ـــــــ اس مقالہ میں بہائیت کی لغو اور جھوٹ پر مبنی واقعات گنائے گئے ہیں۔

آٹھواں مقالہ: بہائیت کے زعماء اور اس کے فرقے ـــــــ اس مقالہ میں بہائیت کی ابتداء اور عباس بہائی کی منافقت ومداہنت کا ذکر ہے اور بعد میں مختلف بہائی زعماء، مختلف فرقوں کا تعارف اور ان کے اعتقادات بیان کیے گئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب 217 مصادر و مراجع کے حوالہ جات سے لیس ہے۔

(8) [البابیة ــ عرض ونقد] عربی

صفحات 296، طبع ہفتم 1984ء ناشر ادارہ ترجمان السنہ لاہور۔ ①

یہ کتاب بابیہ سے متعلق ایک دستاویزی حیثیت کی حامل ہے۔ کتاب کا اہداء رابطہ عالم اسلامی کی طرف کیا گیا ہے۔ 40 صفحات پر پھیلا ہوا مقدمہ کتاب کی روح ہے اور معلومات کا ایک گنجینہ، مقدمہ میں علامہ رحمہ اللہ نے "بابیہ" کا نچوڑ اور آئینہ پیش کر دیا ہے۔ کتاب چار فاضلانہ مقالات پر مشتمل ہے۔

پہلا مقالہ: البابیہ اور اس کی تاریخ و ابتداء ـــــــ اس مقالہ میں بابیہ کی تاریخ اور اس کے آغاز سے متعلق معلومات کو یکجا کر دیا گیا ہے۔

دوسرا مقالہ: شیرازی اور اس کے دعاوی ـــــــ اس مقالہ میں مسئلہ امامت و خلافت، آئمہ کی الوہیت و ربوبیت حلول وتناسخ، نسخ شریعت اسلامیہ سے متعلق شیعی کتابوں سے حوالجات پیش کر کے حمیری، بغدادی، علامہ ابن حزم اور احمد مصری رحمہم اللہ کی طرف سے اُن کا رد کیا گیا ہے۔

تیسرا مقالہ: شریعت بابیہ اور اس کی تعلیمات ـــــــ اس مقالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ بابیہ جبر کی شریعت ہے۔ یہ لوگوں کو مجبور کرتی ہے کہ اسے قبول کریں اور جو اسے نہ مانے، اس کے قتل کرنے کا مال

① عربی زبان میں بارہ ایڈیشن نکل چکے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غصب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بعد ازاں بابیہ کی عبادات، مناکحات، معاملات وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

چوتھا مقالہ: بابیہ کے زعماء اور اس کے فرقے ـــــــ اس مقالہ میں بابیہ کے زعماء شیرازی، قرۃ العین، الراشی، محمد علی البارفروشی، صبح الازل، حسین علی مازندرانی کے حالاتِ زندگی اور ان کے کردار کی جھلک پیش کی گئی ہے۔ مقالہ کے آخر میں بابیہ کے چار معروف فرقوں اور ان کے متبعین کے بارے میں معلومات جمع کی گئی ہیں۔ کتاب کے موادو حوالہ جات کے لیے 174 کتب بطور مراجع و مصادر پیش کی گئی ہے۔

(9) [التصوف ــ المنشاء والمصادر] عربی

صفحات 296، طبع اوّل 1986ء، ناشر ادارہ ترجمان السنہ 475، شادمان لاہور۔

کتاب ہذا کا موضوع جیسا کہ نام سے ظاہر ہے "تصوف" ہے۔ کتاب مقدمہ کے علاوہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اوّل: تصوف کی ابتداء اور اس کی منزل بہ منزل تاریخ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس باب کو چار فصول میں تقسیم کیا گیا ہے۔

فصل اوّل میں ـــــــ "الاسلام عبارة عن الكتاب والسنة" کے تحت یہ ثابت کیا گیا ہے کہ درحقیقت اصل دین جس پر نبی اکرم ﷺ ہم کو چھوڑ گئے، وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ ہی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس ضمن میں ارکانِ اسلام، اطاعتِ رسول ﷺ، مذمت بدعت اور تکمیل دین جیسے موضوعات پر انتہائی وقیع اور مؤثر انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

فصل ثانی میں ـــــ تصوف کی اصل اور اس کے اشتقاق پر بڑی خوبصورت بحث کی گئی ہے اور بعد میں صوفیاء کی تعریف اور ان کی علامات کا ذکر کیا گیا ہے۔

فصل ثالث میں ـــــ تصوف کی تعریف خود صوفیاء کی اپنی کتب سے بیان کی گئی ہے۔

فصل رابع میں ـــــ تصوف کا آغاز اور اس کے ظہور کی سیر حاصل وضاحت کی گئی ہے۔

باب ثانی: تصوف کے مصادر و مأخذ بیان کیے گئے ہیں اور اس کے بعد صوفیاء کے وہ اقوال نقل کیے گئے ہیں جو کتاب وسنت سے یا تو متصادم ومتضاد ہیں یا قرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہیں۔ اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ تصوف درحقیقت عیسائیت کا اختراع ہے۔ ہندی اور ایرانی مذاہب کا ذکر کرکے یہ واضح کیا گیا ہے کہ ان مذاہب نے نصرانیت سے اثر قبول کیا اور تصوّف کے نام پر اسلامی معتقدات کی روح کے منافی سرگرمیوں میں ملوث رہے۔ اس ضمن میں بعض مشاہیر صوفیہ کے عجیب وغریب ملفوظات پیش کیے گئے ہیں۔ وحدت الوجود اور وحدت الشہود ودیگر اصطلاحاتِ صوفیہ کا مفہوم اور طریقت کی کرشمہ سازیوں کو ظاہر کیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب ثالث: اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ شیعیت یہودیت کی پیداوار ہے جس کا بانی عبداللہ بن سبا تھا۔ بعدازاں اس شخص کا مکمل تعارف دیا گیا ہے۔ چیدہ چیدہ صوفیاء کا شیعہ ہونا ثابت کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی تصوف کے مختلف سلسلوں کا تعارف پیش کیا گیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں انتہائی غلو کی نشاندہی کی گئی ہے اور دکھایا گیا ہے کہ کس طرح شیعہ صوفیوں نے توہین الٰہی اور توہین رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارتکاب کیا ہے۔

نزول الوحی وایتان الملائکہ کے ضمن میں صوفیاء کے افکار ومعتقدات کا ذکر کیا گیا ہے جن کی تہہ میں شیعیت پوشیدہ ہے۔ نیز یہ بھی بتایا گیا ہے کہ شیعہ کے نزدیک ان کے اپنے ائمہ کو انبیاء علیہم السلام پر برتری حاصل ہے۔ شیعہ صوفیوں کے بلند بانگ دعوے اور تعلیاں باعثِ استعجاب ہیں، شیعہ کے نظریہ عصمت انبیاء علیہم السلام وتفضیل ائمہ علی الانبیاء علیہم السلام کی نقاب کشائی کی گئی ہے۔ اس کے بعد شیعہ کتب سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حلول وتناسخ جیسے اعتقادات بھی شیعہ ہی کے حوالے سے متعارف ہوئے۔

مراتب الصوفیہ میں صوفیوں کے مختلف ناموں کا تعارف پیش کیا گیا ہے، شیعہ عقیدہ "تقیہ" پر سیر حاصل تعارفی نوٹ شامل ہے۔ کتاب ہذا میں عربی، فارسی اور اردو وانگریزی کے 356 مصادر ومراجع پیش کیے گئے ہیں۔ اپنی طرف سے کوئی بات کہنے کی بجائے، ہر ہر فقرہ حوالے سے مزین ہے۔ تصوف کے موضوع پر عربی زبان میں ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاہکار تالیف ہے۔ ❶

(١٥) [دراسات فی التصوف] عربی

پہلی کتاب میں تصوف کے منشاء و مصدر کے متعلق بحث ہے جبکہ اس کتاب میں صوفیاء کے عقائد و نظریات اور ان کے آخری مراحل پر بحث ہے۔ اسی طرح اس کتاب میں تصوف کے سلسلہ جات اور لوگوں میں رائج مشہور طریق اور ان بنیادوں کا ذکر ہے جن پر یہ قائم ہیں۔ جو تصوف کو سلف صالحین کے مذہب سے انتہائی دور کرتی ہیں۔ تصوف اور مشروع و مطلوب زہد میں تعلق بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح غلو و مغالات کا ذکر کیا گیا ہے جو تصوف کی اساس ہیں۔ ❷

(11) [بین الشیعة واھل السنة] عربی

یہ کتاب بشمول فہارس اور مراجع 224 صفحات پر مشتمل ہے کتاب پر ایک وقیع اور طویل مقدمہ ہے جو تقریباً 30 صفحات پر پورے آب و تاب اور جوش و خروش کے ساتھ لکھا گیا ہے اور یہ کتاب اس وقت لکھی گئی جب علامہ رحمہ اللہ مصر کے علمی دورے پر تھے۔

علامہ رحمہ اللہ نے مقدمہ کے آخر میں لکھا:

”میرے بس میں جو کچھ تھا اپنی وسعت اور مقدور بھر پیش کر دیا ہے باوجود اس کے کہ ہم مصر تو حقیر اور بے مایہ پونجی لے کر آئے ہیں اب

❶ ماہنامہ ترجمان الحدیث. ص223 تا 234۔

❷ ماہنامہ ترجمان الحدیث. ص:195,194 مارچ، اپریل 1988ء۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اہل مصر پر واجب ہے، کہ وہ ناپ کر پورا کا پورا دیں، اور مسلمانوں کو اپنے علمی صدقات سے نوازیں اور سرفراز کریں، اور ان سے باطل پرستوں اور حیلہ سازوں کے مکر وفریب کو دور رکھیں۔" ❶

مگر قاہرہ میں صرف مقدمہ اور باب اوّل ہی پورا کر سکے تھے کہ یورپ کا سفر پیش آ گیا اور آپ یورپ کے سفر پر روانہ ہو گئے دوسری بات یہ تھی کہ وہاں مطلوب مراجع بھی موجود نہ تھے پھر پاکستان آ کر کتاب کو مکمل کیا جیسا کہ خاتمہ عنوان کے تحت علامہ رحمہ اللہ نے خود وضاحت فرما دی ہے۔

دراصل یہ کتاب ڈاکٹر ولی عبدالواحد وافی کی کتاب کے رد میں لکھی گئی ہے دکتور کی کتاب کا نام بھی یہی تھا "بین الشیعہ واھل السنۃ"

علامہ رحمہ اللہ کی یہ کتاب سات ابواب اور ایک خاتمہ کو محیط ہے:

باب اوّل میں ـــــ ڈاکٹر وافی کے اغلاط اور ان کے مغالطات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

باب دوم میں ـــــ قرآن کریم کے متعلق جو شیعہ اثنی عشریہ کا نظریہ ہے اس کو واضح کیا گیا ہے اور الیھنساوی نے جو کچھ لکھا ہے اس پر ایک نظر ڈالی گئی ہے۔

باب سوم میں ـــــ سنت نبوی کے تعلق سے شیعہ اثنی عشریہ کا جو نظریہ ہے اور سنت نبوی کے مقابل جو ان کے مواقف ہیں ان کو خوب واضح کیا گیا ہے۔

---

❶ مقدمہ بین الشیعة واهل السنة، القاهره ليلة الخميس ٢٦ ذى القعدة سنة ١٤٠٤ھ الموافق ٢٤ اغسطس سنة ١٩٨٤م

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب چھارم میں ـــــ رسولوں کے بعد نزول وحی اور فرشتوں کے بارے میں شیعہ اثنی عشریہ کے جو فاسد خیالات ہیں ان پر اچھی طرح روشنی ڈالی گئی ہے اور ان کی وضاحت بڑے پیارے انداز میں کی گئی ہے۔

باب پنجم ـــــ کو پانچ فصلوں میں بانٹا گیا ہے اور رجعت، بندوں کے اعمال، تقیہ، بداء، اور جفر کے تعلق سے جو شیعہ اثنی عشریہ کے عقائد اور معتقدات ہیں ان پر خوب لکھا گیا ہے اور دلائل و براہین کے ساتھ ان پر خوب خوب بحث کی گئی ہے اور دراصل یہی فصلیں کتاب کی جان ہیں۔ ان تفاصیل کو جب آپ کتاب میں دیکھیں گے اور پڑھیں گے تو پھر علامہ رحمہ اللہ کے علمی مقام کا صحیح طور پر تعین کر سکیں گے۔

باب ششم میں ـــــ شیعہ اثنی عشریہ کے نزدیک امامت کا کیا مفہوم ہے اس کو اچھی طرح واضح کیا گیا ہے اور اس کی حقیقت بتائی گئی ہے۔

باب ہفتم میں ـــــ یہ بتایا گیا ہے کہ شیعہ اثنی عشریہ شیخین (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کو کیوں گالی دیتے ہیں اور ان کو برا بھلا کہتے ہیں، اور کس طرح ان پر تبراء کرتے ہیں۔ پھر دکتور وافی کی ہر بات کی تردید زوردار انداز میں کی گئی ہے اور دلائل سے اپنی بات کو محکم و مزین کیا گیا ہے۔

اس کے بعد اخیر میں خاتمہ عنوان کے تحت علامہ رحمہ اللہ یوں لکھتے ہیں:

”کہ اس کتاب کو میں نے صرف بیان حق کی خاطر لکھا ہے اور یہ کہ امور و معاملات اپنی اصلی جگہ پر آجائیں نیز مسلمانوں کی خیر خواہی کے پیش نظر لکھا ہے اس لیے کہ دین خیر خواہی کا نام ہے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((الدِّينُ النَّصِيحَةُ قُلْنَا : لِمَنْ ؟ قَالَ:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ)) ❶
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا کس کے لیے یا رسول اللہ ؟
آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے ائمہ اور رہنماؤں کے لیے اور عام لوگوں کے لیے۔" ❷

(12) [الاسماعیلیة] عربی

یہ کتاب اسماعیلی فرقہ سے متعلق ہے جو شیعہ فرقے اثنا عشریہ کے علاوہ ہے۔ ہمیشہ سے ان کی کتابیں اور دستاویزات پردۂ خفا میں رہی ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان کے متعلق کسی بھی مؤرخ کو بھرپور معلومات حاصل نہ ہوسکی ہیں۔

پاکستان کے مشہور مؤرخ "شیخ محمد اکرام" بھی بڑے افسوس کے ساتھ لکھتے ہیں:

"آج بھی پاکستان کے شیعہ حضرات میں اس فرقے کی تعداد کافی ہے۔ افسوس ہے ان کے علماء وزعماء کے حالات دستیاب نہیں ہوئے، تواریخ کی کتب سے اتنا پتا چلتا ہے کہ عہد عالمگیری میں جب ترویج شرع کی کوششیں ہوئیں تو گجرات کے اسماعیلیوں سے مواخذہ کیا گیا۔ بعض بوہرہ سرگروہوں کو گرفتار کر لیا گیا اور اپنے پیروؤں سے جو رقمیں وہ وصول کرتے تھے انھیں بند کرنے کی کوشش کی گئی۔" ❸

---

❶ رواہ مسلم حدیث:196۔

❷ لاھور صفر ١٤٠٥ھ الموافق نومبر ١٩٨٤ م۔

❸ رودِ کوثر. ص:640۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"دراصل حضرت امام جعفر صادق کے بیٹے موسیٰ کاظم کو اثنا عشری شیعہ امام موصوف کا جانشین اور امام مانتے ہیں۔ لیکن امام موسیٰ کاظم کے ایک بھائی امام اسماعیل تھے، جو لوگ بجائے موسیٰ کاظم کے ان کے بھائی اسماعیل کو امام مانتے ہیں، وہ شیعہ اسماعیلیہ کہلاتے ہیں۔ دولت عبیدیین اسماعیلی شیعوں کی سب سے بڑی سلطنت تھی۔ اسماعیلیوں نے اپنے حصولِ مقصد کے لیے ہمیشہ پوشیدہ اور خفیہ کاروائیوں اور نہاں در نہاں سازشوں سے کام لیا، ان کے عقائد نہایت خطرناک ہیں۔ اللہ کی کتاب قرآن مجید کو یہ لوگ قابل عمل نہیں جانتے ہیں۔ اسماعیل بن جعفر صادق کو پیغمبر مانتے ہیں اور جناب محمد ﷺ کا ہم رتبہ خیال کرتے ہیں اور اسی طرح محمد مکتوم بن اسماعیل بن جعفر صادق کو بھی نبی یقین کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک اماموں کی تعداد سات ہے۔" [1]

اپنی کتاب "الاسماعیلیة" پر تبصرہ کرتے ہوئے **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ اپنے آخری انٹرویو میں یوں کہتے ہیں:

"فرق کے موضوع پر میں نے ایک اور کتاب لکھی ہے جو میری اب تک کی کتابوں میں سب سے بڑی ہے۔ وہ اپنے موضوع پر اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اس موضوع پر زیادہ لوگوں نے نہیں لکھا بلکہ بہت کم مسلمان باحثین نے اس طرف توجہ دی ہے۔ اگرچہ بعض مستشرقین نے اس موضوع پر لکھا ہے مگر صرف ذاتی مقاصد کے لیے۔ بعض مصری دوستوں نے بھی اس موضوع پر لکھا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ قومی میلان

---

[1] تاریخ اسلام۔ جلد 2 ص: 534۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان پر غالب رہا۔ اسی لیے اُنھوں نے اس گروہ کے عقیدہ وفکر پر بحث نہیں کی بلکہ تاریخی وجذباتی بحث کی ہے۔ جس گروہ کے بارے میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں وہ اسماعیلی گروہ ہے۔ اسماعیلی فرقے پر بہت کم لکھا گیا ہے اور بہت کم اس طرف توجہ دی گئی ہے کیونکہ ان کی کتابیں مخفی اور پوشیدہ ہیں، ان کا شمار باطنیوں میں ہوتا ہے بلکہ وہی باطنی ہیں۔ وہ دوسروں سے اپنی کتابیں اور دستاویزات چھپا کر رکھتے ہیں۔ اسی لیے اس فرقے کے متعلق جستجو کرنے میں، میں نے بہت محنت کی ہے۔ یہ کتاب اس گروہ کے عقائد اور ایک معین وقت کی تاریخ پر مشتمل ہے۔ یہی عرصہ اسماعیلیہ کی نشوونما، پھر مغربی ممالک پر ان کے تسلط، مصر کی طرف ان کی منتقلی، مشرقی اسلامی دنیا میں ان کا پھیلنا، اسلامی دارالحکومت بغداد پر ایک سال کے لیے ان کا قبضہ، پھر صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کے ہاتھوں ان کے انجام کا عرصہ ہے۔ یہ ایک بہت بڑی کتاب ہے جو آٹھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اگرچہ یہ ایک مستقل کتاب ہے مگر یہ میری اس کتاب کی ایک جلد ہے جو مستقبل قریب میں ان شاءاللہ موجودہ اسماعیلی فرقے کے متعلق لکھنے کا میرا ارادہ ہے۔ اس بنا پر یہ کتاب پرانے اسماعیلیوں پر ہے جبکہ آئندہ کتاب نئے اسماعیلیوں پر بحث کرے گی۔ حاصل یہ کہ اس کتاب میں بفضلہ تعالیٰ بعض ایسی معلومات ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نے ذکر نہیں کیں۔" [1]

سب سے زیادہ دکھ کی بات یہ ہے کہ نئے اسماعیلیوں سے متعلق دوسری

---

[1] ترجمان الحدیث. ص:194,193۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب منظر عام پر نہ آسکی۔ اور وہ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

یہ کتاب بشمول مراجع اور فہرست 742 صفحات پر مشتمل ہے اور کتاب پر ایک مبسوط اور وقیع مقدمہ ہے جو تقریباً 24 صفحات پر بکھرا ہوا ہے۔ یہ کتاب آٹھ ابواب و مباحث پر مبنی ہے، جن کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

باب نمبر [1]: اس باب میں علامہ رحمہ اللہ نے اسماعیلی فرقہ کے وجود اور اس کی نشو و نما پر بحث کی ہے۔

باب نمبر [2]: اس باب میں اسماعیلی اماموں کا ظہور کب کب ہوا، اور وہ کون کون ہیں ان کے بارے میں تفصیلی گفتگو کی ہے۔

باب نمبر [3]: اس باب میں اسماعیلی اماموں کے نسب پر گفتگو کرتے ہوئے اس سلسلے میں جو تعارض اور تناقض پایا جاتا ہے اس کو اچھی طرح ظاہر کیا ہے اور مستشرقین کی اس سلسلے میں کیا رائیں ہیں ان پر روشنی ڈالی ہے۔

باب نمبر [4]: اس باب میں اللہ تعالیٰ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم، نبوت، وصی اور وصیت، امامت اور ائمہ، مبدا و معاد، موت کے بعد انسان کہاں جاتا ہے، حلول و تناسخ، قیامت، حساب، ثواب و عقاب اور جنت و جہنم کے بارے میں جو اُن کے معتقدات اور اعتقادات ہیں ان پر تفصیلی بحث کی ہے اور اُن کا رد کیا ہے۔

باب نمبر [5]: اس باب میں مثل و ممثول یعنی جو چیز ظاہری چیز پر دلالت کرے وہ مثل ہے اور باطن میں جو مقصود کلام ہے وہ ممثول ہے، حاصل کلام یہ ہے کہ ایک ہی چیز کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے، اس کے علاوہ کلمۂ شہادت، صلات (نماز) اور اس کے متعلقات،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زکات، صوم (روزہ)، حج، اور اسلامی مصطلحات کی جو ان کی تاویلیں ہیں، اسی طرح عرش، آسمان وزمین، انبیاء علیہم السلام کے قصص، سورتوں اور آیتوں نیز شریعت محمدی کے منسوخ ہونے پر جو اُن کے خیالات ہیں، اُن کا مکمل جائزہ لینے کے بعد ان کی بھرپور تردید کی ہے۔

باب نمبر [6]: اس باب میں اسماعیلی دعوت کی ماہیت، اس کے اسلوب، اس کے نظام، اس کے مراتب اور اس کی مجالس دعوت کی پول کھولی ہے۔

باب نمبر [7]: اس باب میں اسماعیلی معتقدات کے درمیان جو تعارض اور تناقضات ہیں، ان کو خوب اچھی طرح واضح کیا ہے۔

باب نمبر [8]: اس باب میں اسماعیلی فرقہ کے زعماء ولیڈران اور اس کے مختلف فرقوں کا تذکرہ ہے، اور ان کی تعلیمات پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ان کی قباحت وشناعت کو واضح کیا گیا ہے۔

ان مذکورہ کتب کے علاوہ بھی آپ کے گوہر بار قلم سے بے شمار مقالات اور تحریرات وجود میں آئی ہیں۔ مثلاً مسیحیت پر ایک ضخیم کتاب جو ابھی تک منصۂ شہود پر نہ آسکی ہے۔ تفسیر ثنائی اردو پر مقدمہ، کتاب الوسیلہ از ابن تیمیہ پر اعداد وتقدیم، کتاب التوحید کا ترجمہ، فتاویٰ علماء اہل حدیث پر تبصرہ، دو مستقل کتابیں "سفر حجاز"، "مرزائیت اور اسلام"۔ نیز ماہنامہ "ترجمان الحدیث"، ہفت روزہ "الاعتصام" اور "اہل حدیث" کے مستقل اداریے وغیرہ وغیرہ۔ (1)

(1) علامہ رحمہ اللہ کے ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور میں لکھے گئے اداریوں پر مشتمل مجموعہ "تصریحات" کے نام سے مکتبہ بیت السلام لاہور سے شائع ہو چکا ہے اور ہفت روزہ "اہل حدیث" لاہور اور "ترجمان الحدیث" لاہور کے اداریہ جات پر ......: ⇦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں شک نہیں کہ **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ اس صدی کے عباقرہ اور نابغہ شخصیات میں سے ایک تھے۔ حیرت ہوتی ہے اس شخص کی محنت و مشقت اور ذہانت و فطانت پر۔ اور حیرت میں اس وقت اور اضافہ ہو جاتا ہے جب ایک ناز و نعمت کا پروردہ شخص اسلام کی خاطر جیل کی سلاخوں کے پیچھے تاریک راتیں بسر کرتا ہے، اسلام ہی کی خاطر مشقتیں اُٹھاتا پھرتا ہے۔ کس قدر ذمہ داریاں تھیں مگر ہر ذمہ داری کو بحسن وخوبی انجام دیتا ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی قیادت اور اس کی کٹھنائیاں، ملک کی سیاست اور اس کے جھمیلے، بیرون ممالک کے دورے، ان کی سیاحت اور دنیا بھر میں بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت، ذاتی کاروبار کی مصروفیات اور الجھنیں، ملک کے کونے کونے، گوشے گوشے میں توحید وسنت کا پیغام پہنچانے کی دُھن اور سرگرمیاں، پھر اس پر مستزاد مطالعہ کتب اور اخذ واقتباس اور تصنیف وتالیف کی دشواریاں، لیکن مجال ہے کہیں قدم رُکا ہو۔ ؎

ہزار دام سے نکلا ہوں، ایک جنبش میں
جسے غرور ہو آئے کرے شکار مجھے

(شیفتہ)

واقعہ ہے کہ اسلام کی خدمات کے سلسلے میں ان کے دل میں ایک دریا موجزن تھا۔ کس قدر امنگیں، ولولے اور تمنائیں تھیں، کتنی آرزوئیں تھیں اور نہ جانے کتنی خواہشیں تھیں۔ اسلام کی برتری اور اس کی سربلندی کے لیے ان کے

....

:⇦ مشتمل مجموعے پر کام ہو رہا ہے اُمید ہے کہ وہ بھی جلد منظر عام پر آ جائے گا۔ ناشر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دل کی بے قراریاں اور دھڑکنیں، جذبات اور خواہشیں۔ اللہ اکبر......!

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے میرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

(غالبؔ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتابوں کی مقبولیت

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ نے اپنی مختصر سی مصروف ترین زندگی میں کم وبیش پندرہ کتابیں تالیف کی ہیں۔ دو کتابیں چھوڑ کر باقی تمام کتابیں براہِ راست عربی زبان میں تصنیف کی ہیں۔ آپ کے رشحاتِ قلم سے جوں ہی کوئی کتاب منظر عام پر آئی تو آتے ہی سکہ رائج الوقت بن گئی۔ آپ کی کوئی بھی کتاب جہاں جہاں بھی پہنچی وہاں وہاں لوگوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ اور مقبولیت کا یہ عالم رہا کہ مزید اس کی طلب بڑھتی ہی چلی گئی، جبکہ آپ کی کوئی بھی کتاب تیس ہزار سے کم کبھی طبع نہیں ہوئی۔ اور چند ہی دنوں میں بلکہ صرف دس دس روز ہی میں تمام نسخے ختم ہو جاتے تھے اور لوگوں کی طلب و مانگ برابر جاری رہتی تھی۔ بعض کتابیں تو لاکھوں کی تعداد میں طبع اور تقسیم ہو چکی ہیں۔ صرف "الشیعۃ والسنۃ" کے نسخے دنیا میں ایک ملین سے زیادہ پائے جاتے ہیں۔ 33 بار طبع ہو چکی ہے اور وہ بھی صرف عربی زبان میں، باقی دوسری زبانوں کا ذکر ہی کیا؟

کتابوں کی اس مقبولیت کے متعلق علامہ رحمہ اللہ کا خود بیان ہے:

"جوں ہی میری کوئی کتاب طبع ہو کر نکلتی ہے تو ہاتھوں ہاتھ اُٹھ جاتی ہے۔ میری کتابوں کے بعض ایڈیشن صرف دس دس روز کے اندر ہی ختم ہو گئے، جبکہ میری کسی کتاب کا کوئی ایڈیشن 30 ہزار سے کم کبھی شائع نہیں ہوا اور مانگ کا یہ حال ہے کہ مجھے بعض طلب کرنے والوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو ہی اجازت دینا پڑی کہ تم اپنی طلب خود پوری کرلو۔" ❶

اس میں شک نہیں کہ علامہ رحمہ اللہ کی آنکھیں ملت کے غم میں اشکبار رہتی تھیں اور دل درد و سوز اور نورِ صداقت سے معمور تھا۔ اس لیے جب آپ نے اپنے داغ ہائے جگر کو رشحاتِ قلم کے حوالے کیا تو وہ لوگوں کے دلوں کی دھڑکن بن گئے اور لوگوں نے اس کو اپنے دل کی آواز سمجھا اور ہاتھوں ہاتھ لیا۔ آپ کی ہر کتاب تحقیق و تدقیق، مواد اور معلومات کے اعتبار سے شاہکار رہی ہے اور دنیا بھر میں جس قدر آپ کی کتابوں کو مقبولیت عام اور شہرت دوام حاصل ہوئی ہے تاریخ اسلام میں اب تک فرق و مذاہب پر جس قدر بھی کتابیں لکھی گئی ہیں، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتابوں کو چھوڑ کر کسی شخص کی بھی کتاب کو وہ مقبولیت اور ہردلعزیزی و دلپذیری حاصل نہیں ہوسکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دورِ حاضر کے بعض معروف مصنفین و مؤلفین نے فرق و مذاہب کے سلسلے میں جن کتابوں کے پڑھنے پر زور دیا ہے اور پر خلوص نصیحت کی ہے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتابوں کے بعد آپ کی کتابیں سرفہرست ہیں۔

چنانچہ کتاب "فقد جاء اشراطها" کے عظیم مصنف فضیلۃ الشیخ محمود عطیہ محمد علی حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

"فرقِ باطلہ اور فرقِ ضالہ ومضلہ کے کید و مکر اور فریب سے بچنے کے لیے ہر پڑھے لکھے شخص کو میری نصیحت ہے کہ وہ اپنے زیر مطالعہ چند کتابیں ضرور رکھے۔ ان کتابوں کی فہرست میں علامہ رحمہ اللہ کی تین کتابیں سرفہرست ہیں:

---

❶ ترجمان الحدیث. ص:74۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① التصوف ـــــ المنشاء والمصادر

② الشيعة وأهل البيت

③ الشیعة والتشیع ـــــ فرق وتاریخ۔" ❶

اسی طرح دنیائے عرب کی بعض یونیورسٹیوں میں فرق وادیان کے موضوع پر آپ کی بعض تصانیف داخل نصاب ہو چکی ہیں اور ریسرچ کرنے والے طلباء کے نزدیک آپ کی جملہ کتابیں اصل مراجع کی حیثیت اختیار کر چکی ہیں۔ کیا یہ سارے حقائق محترم صاحب مضمون کے سامنے نہ تھے؟

بڑے ہی افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ کئی مہینوں تک جناب مولانا محمد مستقیم سلفی حفظہ اللہ مجھے رہ رہ کر یاد آتے رہے اور علامہ رحمہ اللہ کے سوانح پر میں نے قلم مجبور ہو کر اُٹھایا ہے۔

ضبط کروں میں کب تک آہ اب!
چل اے خامہ بسم اللہ اب!
(میر)

❶ لقد جاء اشراطها. ص:513۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے باک صحافی

مشہور ادیب اور نقاد نیاز فتح پوری نے ایک مقام پر لکھا ہے کہ ''صحافت کے لیے یہ شرط ہے کہ صحافی کو تمام فن آتے ہوں، لیکن کسی فن کا ماہر نہ ہو۔'' اس شرط کے مطابق جب ہم **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کو ایک صحافی کے نقطۂ نظر سے دیکھتے ہیں تو ہر فن میں ماہر پاتے ہیں۔ علامہ رحمہ اللہ دنیا کی پانچ زبانوں کے ماہر تھے اور فن تصنیف و تالیف ہو یا خطابت کا فن ہو، فن صحافت ہو یا دعوت و عزیمت اور سیاست کا میدان ہو، غرض کہ زندگی کے جس پہلو سے بھی **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کی شخصیت کا جائزہ لیا جائے گا تو وہ ہر فن میں ماہر نظر آئیں گے۔ ان کی خطابت اور ان کی تصنیف و تالیف پر مقدور بھر روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ ان کی سیاست پر بھی قدرے گفتگو ہو چکی ہے۔ اب جہاں تک علامہ رحمہ اللہ کی صحافت کا تعلق ہے تو اس کے متعلق اتنا عرض ہے کہ شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ کی خواہش اور رغبت پر آپ اخبار ''الاعتصام'' کے ایڈیٹر مقرر ہوئے اور 13 اکتوبر 1967ء سے باقاعدہ اخبار ''الاعتصام'' میں کام شروع کر دیا۔ واضح رہے کہ اس وقت ''الاعتصام'' مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی نگرانی میں نکل رہا تھا۔ جوں ہی ''الاعتصام'' کو آپ کا قلم نصیب ہوا تو وہ شہرت کی بلندیوں کو چھونے لگا۔ آپ کے قلم میں تلوار کی کاٹ اور تحریر میں جادو بھرا ہوا تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے فضائے پاکستان کے در و بست پر چھا گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"الاعتصام" کے بعد ہفت روزہ "الاسلام" اور ہفت روزہ "اہل حدیث" کے بھی نہایت قلیل مدت مدیر اعلیٰ رہے اور اس کے بعد نومبر 1969ء میں بڑے آب و تاب کے ساتھ اپنا محبوب ماہنامہ "ترجمان الحدیث" جاری کیا۔ فیلڈ مارشل ایوب خاں کی ڈکٹیٹر شپ کو للکارا، تو دوسری طرف بھٹوازم اور بھٹو سفاکیت کا منہ توڑ جواب دینے لگے۔ اور اس کے ساتھ ہی ساتھ قادیانیت جو اس وقت پاکستان کا سب سے اہم ترین مسئلہ بنی ہوئی تھی، اس کے خلاف مدلل اور مفصّل تحریریں اور مقالات آپ کی نگرانی میں شائع ہونے لگے تو قادیانیوں کے ایوانوں میں کھلبلی مچ گئی اور قادیانی بوکھلائے ہوئے نظر آنے لگے۔

"الاعتصام" اور "ترجمان الحدیث" کی صحافت کے متعلق پاکستان کے عظیم صحافی شورش کاشمیری رحمہ اللہ کا بیان کچھ اس طرح ہے:

"جن ① ماہناموں نے مرزائیت کے خلاف مسلسل جہاد کیا، ان سب کی ادارت بڑے بڑے فضلاء کے ہاتھوں میں رہی۔ ان کے مضامین علمی اعتبار سے اس پائے کے تھے کہ مرزائیت کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ **علامہ احسان الٰہی ظہیر** مدینہ یونیورسٹی سے فراغت پا کر لاہور آگئے تو آپ کے سپرد جماعت اہل حدیث نے اپنی تاریخی مسجد چینیانوالی کی امامت کی۔ علامہ صاحب ایک فاضل اجل نوجوان ہیں، انھیں عربی زبان میں قدرت تامہ حاصل ہے۔ آپ نے جماعت اہل حدیث کے ہفتہ وار اخبار "الاعتصام" کی ایڈیٹری کے فرائض انجام

---

① یہ اقتباس پہلے قادیانیت کی تردید کی بحث میں پیش کیا جاچکا ہے، یہاں موضوع کی مناسبت سے دوبارہ پیش کرنا پڑ رہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینا شروع کیے۔اس کے بعد اپنا ماہنامہ "ترجمان الحدیث" نکالا اور اس بری طرح قادیانیت کی خبر لی کہ اس کے ایوانوں میں کھلبلی مچ گئی۔ علامہ صاحب ایک شعلہ بیان خطیب، معجز رقم ادیب، بالغ نظر صحافی اور بہت سی زبانوں میں اتارو ہونے کے علاوہ دُور رس نگاہ کے عالم متبحر ہیں۔" ❶

اخبار "الاعتصام" کے متعلق شورش کاشمیری رحمہ اللہ کا یہ بیان بڑی اہمیت کا حامل ہے لیکن بڑے افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ نے جس پرچے کو اپنے خونِ جگر سے سینچا تھا اور اپنی قوتِ تحریر اور قوتِ قلم سے بامِ عروج تک پہنچایا تھا، جب ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت میں آپ پر برے دن آئے، آپ پر مقدمات چلائے گئے اور آپ کو گرفتار کر لیا گیا تو پاکستان کے تمام اخبار و جرائد نے آوازِ احتجاج بلند کیا لیکن اس موقع پر "الاعتصام" کا کیا رویہ تھا اور جماعت اہل حدیث کے قائدین نے کس طرح بزدلی کا ثبوت دیا تھا اس کے متعلق علامہ رحمہ اللہ کا انٹرویو بڑے دردناک انداز میں کچھ اس طرح ہے:

"جمعیتَ اہل حدیث کے اُن نام نہاد کرتا دھرتا مولویوں نے جو حضرت سید مولانا داؤد غزنوی اور مولانا اسماعیل سلفی رحمہما اللہ کے بعد سے جمعیت اہل حدیث پر غاصبانہ طور پر قابض ہوگئے۔ بدقسمتی سے اُنھوں نے جمعیت اہل حدیث کے پلیٹ فارم سے دی گئی میری قربانیوں کو ٹھکرا دیا۔ اُنھوں نے "ملک غلام مصطفی کھر" کی ترغیب پر اس امر کا اعلان

❶ تحریک ختم نبوت. ص:171,170۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دیا کہ میرا جمعیت اہل حدیث کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں گرفتار ہوا تو میری گرفتاری پر ملک کے اخبارات و جرائد میں احتجاج ہوا، ماسوائے اس جریدے کے جس کا مدیر اعلیٰ میں خود تھا۔ میں نے جمعیت اہل حدیث کے ترجمان جریدے "الاعتصام" کو اپنے لہو سے سینچا تھا۔ اپنے قلم سے اس کی آبیاری کی تھی مگر جب بھٹو حکومت نے مجھ پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا تو "الاعتصام" کے علاوہ ہر دینی جریدے نے میری گرفتاری پر احتجاج کیا۔" ❶

صحافت کیا ہے؟ اور صحافت کا اگر تب و تاب اور جاہ و جلال دیکھنا ہے تو ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ کا "الہلال"، "البلاغ" دیکھیں۔ اگر صحافت کا گھن گرج دیکھنا ہے تو مولانا ظفر علی خان رحمہ اللہ کا اخبار "زمیندار" دیکھیں۔ اگر صحافت کا نڈر پن، بے خوفی اور اس کی حریت دیکھنی ہے تو مولانا محمد علی جوہر رحمہ اللہ کے "ہمدرد" اور "کامریڈ" نیز شورش کاشمیری کے "چٹان" کی فائلیں دیکھیں اور اگر صحافت کے ذریعہ آوازِ حق کا بول بالا دیکھنا ہے تو اخبار "الاعتصام" اور "ترجمان الحدیث" کے ادارتی صفحات کو تلاش کریں۔

جریدہ "الاعتصام" اور "ترجمان الحدیث" کے مدیر اعلیٰ **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ زندگی بھر باطل پرستوں، استعماری چیلوں، نام نہاد آزاد پسندوں اور عصرِ حاضر کے خام خیال فرزندوں کو بلا خوف لومۃ لائم حق کی آواز پہنچاتے رہے اور پاکستان کے نااہل اور بادہ مست حکمرانوں کو ان کی غلط کاریوں پر ٹوکتے رہے۔ اگرچہ اس راہ میں بے شمار پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا، جیل کی

❶ خطبات۔ ص:9۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنگ و تاریک کوٹھریوں میں تنہائی کی راتیں بسر کرنی پڑیں لیکن خوف، لالچ اور موقع پرستی آپ کی آوازِ حق کو دبا نہ سکی اور اس راہ کی تمام مشکلات کو خندہ پیشانی سے قبول کرتے رہے۔

صحافت کوئی کھیل نہیں ہے۔ صحافت باطل سے ٹکرانے، حکمرانوں سے نبرد آزما ہونے، علی الاعلان حق بات کہنے اور شہنشاہوں کے گریبانوں سے کھیلنے کا نام ہے۔ نرم و نازک بستروں کو تج دینے کا نام ہے، انگاروں پر چلنے کا نام ہے، بخوشی و رغبت دار پر چڑھ جانے کا نام ہے۔ ؎

مقام فیض کوئی راہ میں جچا ہی نہیں
جو کوئے یار سے نکلے تو سوئے دار چلے
(فیضؔ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عظیم الشان لائبریری

یہ حدیث بہت مشہور ہے کہ دو انسانوں کی طلب اور چاہت کبھی پوری نہیں ہوتی ہے اور وہ ہمیشہ تشنگی محسوس کرتے رہتے ہیں۔

((مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ طَالِبُ عِلْمٍ وَطَالِبُ مَالٍ)) ❶

"ایک علم کا متلاشی کہ اس کو اس سے کبھی سیرابی نہیں ہوتی، دوسرا مال کا طالب کہ مٹی ہی اس کا پیٹ بھرتی ہے۔"

﴿أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝﴾ ❷

یہ ایک حقیقت ہے کہ علم کا متمنی اور متلاشی جہاں بھی علم کے موتیوں کو دیکھتا ہے اُن کو چن چن کر اپنا دامن بھر لیتا ہے اور پھر اس علم کو اپنی گمشدہ شے تصور کر کے گلے لگا لیتا ہے کہ :((اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَها فَهوَ أَحَقُّ بِهَا)) ❸

اور یہ بات بھی اپنی جگہ مسلّم ہے کہ زمانے میں کتاب سا مخلص ساتھی کوئی نہیں:((خَيْرُ جَلِيْسٍ فِي الزَّمَانِ كِتَابٌ))

چنانچہ **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ اپنے زمانہ طالب علمی سے ہی کتابوں کے رسیا تھے۔ مطالعہ اور کتب بینی ان کی گھٹی میں پڑ چکی تھی۔ کتابوں

---

❶ صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ۔ حدیث رقم:6624۔

❷ سورۃ التکاثر، آیۃ:2,1۔

❸ مرفوعاً ضعیف ہے۔ ترمذی۔ حدیث: 2687، ابن ماجہ۔ حدیث: 4169۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو مال بے بہا خیال کر کے ان کو خریدتے اور جمع کرتے رہے یہاں تک کہ ان کے پاس کتابوں کا ایک وسیع ذخیرہ اکٹھا ہو گیا۔ اور وہ پورے دعوے کے ساتھ کہتے تھے کہ فرق و ادیان پر جس قدر کتابوں کا ذخیرہ ان کے پاس موجود ہے، دنیا کی کسی بھی لائبریری میں نہیں ہے۔ آج سے پندرہ سال قبل 1983ء کی بات ہے جب مجھے ان کی عظیم الشان لائبریری دیکھنے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ ایک ذاتی اور شخصی لائبریری دیکھ کر حیرت میں پڑ گیا۔ کتابوں کا نظم و نسق، الماریوں میں سلیقہ مندی اور سائنٹیفک طریقہ سے رکھنا، اس بات کا ثبوت تھا کہ علامہ رحمہ اللہ کی زندگی بے حد منظم ہے۔

بم دھماکہ سے صرف پانچ دن قبل کی بات ہے، یعنی 18 مارچ 1987ء کو آپ نے علماء کے ایک اجتماع میں حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا کہ:

"دوسری کتابوں کی تو میں بات نہیں کرتا کہ میرے اس ذخیرۂ کتب سے بڑا ذخیرہ کسی اور کے پاس بھی موجود ہے یا نہیں مگر یہ بات پوری حتمیت سے کہہ سکتا ہوں کہ فرقوں کے زیرِ عنوان میری لائبریری کے مقابلہ میں پوری دنیا کے اندر کوئی لائبریری موجود نہیں ہے۔ مذاہب کی تاریخ میں جتنے بھی فرقے اب تک دریافت ہو سکے ہیں، ان میں سے کوئی ایک فرقہ بھی ایسا نہیں ہے جس کا پورا لٹریچر اوّل تا آخر میری لائبریری میں موجود نہ ہو۔ فرقوں کے زیرِ عنوان میری لائبریری میں موجود کتابوں کی گنتی ایک لاکھ تک پہنچتی ہے۔" [1]

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ ایک بلند قامت اور غیر معمولی شخصیت

---

[1] ماہنامہ ترجمان الحدیث، ص: 75۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مالک تھے۔ ان کی تقریر سے ان کے اتھاہ علم وادب کا پتہ چلتا ہے۔ ان کی کتابوں کے پڑھنے سے ان کی فکر ونظر کی بلندی کا سراغ ملتا ہے۔ رمضان میں ان کا درسِ قرآن ان کی دانائی وحکمت اور فہم رموزِ قرآن کا آئینہ دار تھا۔ ان کے جمعہ کے خطبات ان کی اسلام سے شیفتگی و فریفتگی کی دلیلیں ہیں۔ وہ شخص جس طرح علم کا تاجدار تھا اسی طرح عمل کے اعتبار سے شب زندہ دار تھا۔ اُن کی جدائی ایک عہد کا خاتمہ ہے۔ اُن کے جانے سے زبان وقلم کی عظمت اُجڑ گئی ہے۔ اُن کی موت ایک امیر کی نہیں، ایک کارواں کی موت ہے۔ ؎

قلم کی عظمت اُجڑ گئی ہے زباں سے زورِ بیاں گیا ہے
اُتر گئے منزلوں کے چہرے امیر کیا؟ کارواں گیا ہے
(شورش)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کا اعتماد

میرے ناقص علم کے مطابق برصغیر ہند و پاک میں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ملے گا جس کی ذات پر لوگ اس قدر اعتماد اور اس کی امانت و دیانت پر کامل یقین رکھتے رہے ہوں، جس قدر کہ **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کی ذات پر رکھتے تھے۔ علامہ رحمہ اللہ جب بھی کوئی کام کرنے کا عزم کر لیتے تھے تو بفضلہ تعالیٰ اس کو انجام تک پہنچا کر ہی دم لیتے تھے۔ لوگوں کا یقین آپ پر اس طرح تھا جس طرح دن میں سورج کا نکلنا۔ آپ جب بھی کسی کام، پروگرام، پلان یا منصوبہ کے لیے اپیل کرتے تو لوگ فوراً آپ کی آواز پر لبیک کہتے تھے اور آپ کے حکم کی تعمیل میں سردھڑ کی بازی لگانے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔ آپ کی ذات پر لوگوں کے اعتماد و یقین کا عالم یہ تھا کہ آپ کی ایک آواز پر اپنا سب کچھ نچھاور کر دینا، اپنے لیے باعث سعادت تصور کرتے تھے۔

آج جبکہ خلیج کی دولت کی ہر جگہ ریل پیل ہے، جس ملک میں بھی دیکھیے خلیجی دولت کی دھوم مچی ہے۔ اللہ خلیجی ممالک کو سلامت رکھے اور دشمنانِ اسلام کی چیرہ دستیوں اور سازشوں سے محفوظ رکھے کہ آج دنیائے کفر کی نظریں صرف خلیج پر لگی ہوئی ہیں۔

خلیجی ممالک نے اسلام کی نشر و اشاعت کے لیے جس طرح اپنی دولت کے دہانے کھولے اور اللہ کے راستے میں جس طرح اپنی دولت کو لٹائے ہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماضی میں اس کی مثال نہیں ملتی ہے۔ بڑے بڑے اسلامی مراکز اور دارالایتام، بڑے بڑے تحقیقی ادارے اور ریسرچ سنٹرز وجود میں آئے اور پوری دنیا میں ان کا ایک جال بچھا ہوا ہے۔ مساجد اور مدارس کی تعمیر تو اس قدر ہوئی ہے کہ ان کا شمار ہی نہیں ہے۔

میں تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ علامہ رحمہ اللہ نے خلیج کی دولت سے فائدہ نہیں اُٹھایا، لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ انھوں نے ہمیشہ مسلک کی نشر واشاعت اور ترویج کے لیے نیز قوم وملت کی خدمت کے لیے اپنے پاکستانی مداحین اور معتقدین سے ہی اکثر وبیشتر اپیل کرتے رہے اور اس کے اثرات وثمرات اتنے شاندار رہے ہیں کہ برصغیر کی تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

ایک دفعہ مسجد چینیانوالی لاہور میں آپ نے چندے کی اپیل کی تو صرف ایک گھنٹہ کے اندر اندر ساڑھے انیس لاکھ پاکستانی روپے اکٹھا ہو گئے۔

؏ زندہ کر دے دل کو سوزِ جوہرِ گفتار سے

(اقبالؔ)

اس سے بھی زیادہ حیرت ناک وہ واقعہ ہے جس کو علامہ رحمہ اللہ نے اپنی تقریر میں بیان فرمایا ہے۔

علامہ رحمہ اللہ نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لیے ایک وسیع قطعہ اراضی خریدی جس کی قیمت 70 لاکھ روپے تھی۔ چند ہی دنوں میں 50 لاکھ روپے اکٹھے کر لیے گئے تھے۔ مرکز کی تعمیر وترقی اور علامہ رحمہ اللہ کے منصوبوں اور خاکوں میں رنگ بھرنے کے لیے 20 کروڑ روپے کی لاگت کا اندازہ تھا تاکہ کتاب وسنت کی نشر واشاعت اور ترویج کا اہتمام وانصرام جدید سائنسی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹیکنالوجی طریقے سے عالمی پیمانہ پر کیا جا سکے۔

چنانچہ اس کے متعلق علامہ رحمہ اللہ کا خود بیان ہے کہ میں بذات خود اللہ کے ایک نیک بندے کے پاس گیا اور پروگرام کے مطابق اس سے ملاقات ہوئی۔ میں نے اپنا سارا پروگرام اور منصوبہ اس کے سامنے پیش کر دیا اور کہا کہ پچاس لاکھ روپے جمع ہو گئے ہیں، تیس لاکھ روپے کی اور ضرورت ہے، اس لیے آپ کے پاس آئے ہیں، آپ بھی اس کارِ خیر میں کچھ مدد فرمائیں تاکہ مرکز کی زمین مرکز کی تحویل میں مکمل طور پر آ جائے۔

یہ حقیقت ہے کہ اخلاص اور للّٰہیت کا اثر دل و دماغ پر بہت جلد ہوتا ہے اور جو بھی کام لوجہ اللہ اور ابتغائے مرضات اللہ کی خاطر کیا جائے گا اس میں کامیابی بھی ہوتی ہے اور علامہ رحمہ اللہ میں اخلاص وللّٰہیت بدرجۂ اتم پائی جاتی تھی۔ اس لیے جب اس شخص نے آپ کی مختصر لیکن پُر اثر تقریر سنی تو نقد دل ہار بیٹھا۔ فوراً اپنے سیکٹری کو بلوایا، اس سے چیک طلب کیا اور سادہ (بلینک) چیک پر دستخط (سائن) کر کے آپ کے حوالے کر دیا اور کہا کہ جس قدر آپ کو رقم مطلوب ہے آپ میرے اکاؤنٹ سے حاصل کر سکتے ہیں۔ علامہ رحمہ اللہ سراپا حیرت تھے، لیکن فوراً اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا کہ اللہ! آج بھی تیرے نیک بندے دنیا میں پائے جاتے ہیں جو تیرے نام پر اپنا سب کچھ نچھاور کر دینا اپنی سب سے بڑی سعادت تصور کرتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کے پُر خلوص بیان اور زبان کا اثر تھا کہ لوگ دیوانہ وار اُن کی طرف چلے آ رہے تھے اور اُن کی زبان میں اتنی تاثیر تھی کہ منٹوں میں لوگوں کا دل موہ لیتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ع دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں، طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے
(اقبال)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دریائے سخاوت

قرآن وسنت میں انفاق فی سبیل اللہ کی بڑی اہمیت بتائی گئی ہے۔قرآن کریم کی متعدد آیات میں نماز کے بعد انفاق فی سبیل اللہ کا ذکر آتا ہے۔قرآن کریم کی دوسری سورت،سورۃ البقرہ کی تیسری آیت میں جہاں قرآن سے فائدہ اُٹھانے کی شرطوں کا ذکر ہے،وہاں چوتھی شرط انفاق فی سبیل اللہ ہی ہے۔

﴿الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ ❶

”جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے (مال) میں سے خرچ کرتے ہیں۔“

ایک دوسرے مقام پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے یوں ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ﴾ ❷

”جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے،اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں،وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی خسارہ میں نہ ہوگی۔“

---

❶ سورۃ البقرۃ،آیۃ:3۔

❷ سورۃ فاطر،آیۃ:29۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ایک دوسری جگہ رب العالمین اپنے نیک بندوں کی صفات کا ذکر کرتا ہے تو ان صفات کا خاتمہ انفاق فی سبیل اللہ پر کرتا ہے۔

﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ [1]

"ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں، اپنے رب کو خوف اور اُمید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں دے رکھا ہے، وہ خرچ کرتے ہیں۔"

ان آیات سے انفاق فی سبیل اللہ کی فضیلت، اہمیت اور قدر و منزلت کا پتہ چلتا ہے۔

آج جب ہم اپنے عوام کی بجائے علمائے کرام کے حالات کا جائزہ لیتے ہیں تو ان کی زندگیاں انفاق فی سبیل اللہ سے یکسر خالی نظر آتی ہیں الاّ ماشاء اللہ ویسے تو ان کے خوش الحان وعظ اور ان کی جوشیلی تقریریں ہر جگہ سننے میں آتی ہیں لیکن خود ان کا دامن انفاق سے خالی نظر آتا ہے۔

میرے ممدوح پر اللہ کی بے شمار رحمتیں نازل ہوں، وہ اس صفت سے بھی اچھی طرح متصف تھے اور یہی ان کی سب سے بڑی خوبی تھی کہ جس چیز کو وہ حق سمجھتے تھے، سب سے پہلے اس پر خود عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے اور اس کے بعد لوگوں کو اس کی ترغیب اور اس کا شوق دلاتے تھے۔ جس طرح وہ دوسروں کو اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی تلقین کرتے تھے اسی طرح وہ انفاق فی سبیل اللہ کی جیتی جاگتی تصویر تھے اور حتی المقدور اس میں پیش پیش رہتے تھے۔

[1] سورۃ السجدۃ، آیۃ:16۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک چشم دید واقعہ یہ ہے کہ 1985ء میں جب میں نے پاکستان کا دوسرا سفر کیا تھا، اس موقع پر ایک خطبہ جمعہ کے دوران آپ نے مسجد چینیا نوالی میں غالباً ائیر کنڈیشنز لگانے کے لیے اپیل کی تھی کہ موسمِ گرما میں مصلین کو شدید گرمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جب ائیر کنڈیشنز لگ جائیں گے تو مصلین کو آرام ہوگا۔ آپ نے اس کا اعلان ممبر پر کیا اور کہا کہ مسجد میں چھ ائیر کنڈیشنز کی ضرورت ہے، میں اہل خیر حضرات سے درخواست کروں گا کہ وہ اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور سب سے پہلے میں اعلان کرتا ہوں کہ ایک ایئر کنڈیشنر میری طرف سے ہوگا۔ جب نماز ختم ہوئی تو اس کے بعد پانچ اشخاص یکے بعد دیگرے کھڑے ہوئے اور سب کہنے لگے کہ ایک میری طرف سے ہوگا، ایک میری طرف سے ہوگا اور اس طرح مسجد کے ائیر کنڈیشنز کا مسئلہ فوراً حل ہوگیا۔

یوں تو علامہ رحمہ اللہ غریبوں، مسکینوں، یتیموں، بیواؤں کی مدد پوشیدہ اور اعلانیہ کرتے ہی رہتے تھے۔ طلباء پر بھی بہت شفقت فرماتے تھے اور وقتاً فوقتاً اپنی جیب خاص سے ان کی مدد بھی کرتے تھے۔ مساجد و مدارس کی تعمیر میں دل کھول کر خرچ کرتے تھے لیکن ان کی زندگی کا سب سے نادر اور محیر العقول واقعہ یہ ہے کہ علامہ رحمہ اللہ نے اپنے پاس سے ایک خطیر رقم خرچ کرکے اردو زبان میں کام کرنے والا ایک کمپیوٹر خرید کر کتاب وسنت اور مسلک حق کی ترویج واشاعت کے لیے وقف کردیا۔ یہ کمپیوٹر اتنا بڑا ہے جس میں دو کروڑ الفاظ بیک وقت جمع ہوسکتے ہیں۔ اس کمپیوٹر کی قیمت آج سے پندرہ سال پہلے بیس لاکھ پاکستانی روپے تھی لیکن آپ نے لوجہ اللہ جماعت کی خدمت کے لیے بے دریغ خرچ کیا۔ جزاہ اللہ أحسن الجزاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اولئك آبائی فجئنی بمثلهم

اذا جمعتنا یا جریرُ المجامعُ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مجسم پیکرِ غیرت

علم حقیقی کے اجزائے ترکیبی، خودداری، عزت نفس اور غیرت ہیں۔ فروتنی منکسر المزاجی اور سادگی علم کی اعلیٰ صفات ہیں اور ان تمام صفات کا مظہر اوامرِ الٰہیہ کا امتثال اور منہیات سے کامل اجتناب ہے۔ اسی طرح ریا، خوشامد، خوف اور لالچ علم کے حق میں سم قاتل ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کی زندگی میں ریا، خوشامد، خوف، مصلحت اور لالچ کوئی بھی چیز نہیں پائی جاتی تھی۔ حالانکہ علامہ رحمہ اللہ کے تعلقات اور روابط صرف عوام سے نہ تھے بلکہ خواص سے بھی بھرپور تھے اور خواص میں بھی سب سے اعلیٰ طبقات سے خوب خوب رسم وراہ اور شناسائی تھی، لیکن خوشامد اور تملق کو اپنے دامن سے قریب ہی نہ ہونے دیا۔ اگرچہ بسا اوقات نقصان اور خسارہ بھی اُٹھانا پڑا لیکن کسی شخص کی خوشامد اور تملق ان کی ذات سے عمر بھر دور ہی رہی۔

جبکہ آج ہمارے اکثر علماء کا یہ وطیرہ اور اُوڑھنا بچھونا بنا ہوا ہے۔ نیز روٹی، کپڑا اور مکان نے ان کو اس قدر جکڑ رکھا ہے کہ حق جانتے اور سمجھتے ہوئے بھی اس کے لیے ان کی زبان وا نہیں ہوتی ہے۔ لیکن علامہ رحمہ اللہ کی غیرتِ ایمانی نے کبھی بھی شاہوں کی خوشامد کو گوارا نہ کیا اور ہمیشہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باتیں کرتے رہے اور عمر بھر شہنشاہوں کے دلوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتے رہے لیکن کبھی اپنی خودداری، غیرت اور عزت نفس پر آنچ نہ آنے دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس غیرتِ ایمانی کے متعلق خود علامہ رحمہ اللہ کا بیان پڑھیے اور سر دھنیے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"میں نے اپنی پوری زندگی کبھی کسی کی خوشامد نہیں کی اگرچہ مجھے اپنی اس عادت کی وجہ سے بارہا نقصان بھی پہنچا مگر میری غیرت نے خوشامد کی ذلت کے مقابلہ میں نقصان کو قبول کیا اور اس پر مجھے کبھی پشیمانی نہیں ہوئی۔ یہاں پاکستان کی حکومت نے میری کتاب "بریلویت" کو بلا جواز ہی ضبط کر رکھا ہے لیکن اگر حکومت کو اس بات کا انتظار ہے کہ اپنی کتاب کو آزاد کرانے کے لیے **احسان الٰہی ظہیر** درخواست پیش کرے تو اس کی یہ خواہش اس کی حسرت ہی بنی رہے گی۔

سعودی عرب میں میری کتاب "الشیعة والسنة" پر پانچ سال تک پابندی عائد رہی ہے۔ میں اگر چاہتا تو مملکت سعودیہ کے فرمانروا شاہ فہد کو صرف ایک خط لکھ کر اپنی کتاب کو آزاد کروا سکتا تھا، میرے ان سے گہرے ذاتی مراسم بھی تھے۔ مگر میری غیرت نے گوارا نہ کیا کہ اُنھیں اس بارے میں ایک خط بھی تحریر کروں۔

"بریلویت" پر اگر پاکستان میں پابندی ہے، یا "الشیعة والسنة" کو اگر حکومت سعودیہ نے ناپسند کیا تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ یہ دونوں کتابیں دوسرے اسلامی ممالک میں لاکھوں کی تعداد میں طبع اور تقسیم ہو رہی ہیں۔ حکومتیں کتابوں پر پابندی عائد کر سکتی ہیں مگر ان کی مقبولیت پر پابندی عائد کرنا حکومتوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ کتابوں کے متعدد ایڈیشن شائع ہو رہے ہیں اور بدستور ہوتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف ایک انڈونیشیا میں ہی "الشیعة والسنة" کے پانچ ایڈیشن طبع اور تقسیم کے مرحلہ سے گزر چکے ہیں۔" ❶

حیرت ہوتی ہے جناب صاحب مضمون کی معلومات پر کہ عالمگیر شہرت رکھنے والی کتابیں اور شہرۂ آفاق مصنف ان کی نظر سے کیوں کر اُوجھل رہا۔

حیراں ہوں، دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں

(غالبؔ)

❶ ترجمان الحدیث، ص:70۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمہ گیر تعلقات

اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کی ذات میں جو بے پناہ توانائیاں، قابلیتیں اور صلاحیتیں ودیعت کر دی گئی تھیں ان کی بنا پر بہت جلد اور بہت کم عمری میں ہی علامہ رحمہ اللہ کی عظمت وسطوت کا ڈنکا صرف ملک گیر نہیں بلکہ عالمگیر پیمانہ پر بجنے لگا۔ آپ کی خطابت اور علمی قابلیت کی شہرت برصغیر ہند و پاک کی حدود سے نکل کر نہ جانے کہاں کہاں تک پہنچی۔ دنیا میں کونسا ملک ہے جہاں پر آپ کی کتابیں نہ پہنچی ہوں۔ اور روئے زمین کا کونسا خطہ ہے جہاں پر اسلامی کانفرنس منعقد ہوئی ہو اور آپ کو اس میں شرکت کی دعوت نہ دی گئی ہو۔

علامہ رحمہ اللہ کی عمر مستعار ابھی صرف چوبیس پچیس سال تھی کہ پاکستان کے چوٹی کے سیاستدانوں سے آپ کے روابط بے حد قوی ہو چکے تھے اور آپ ہر مقام پر اپنی ٹھوس گفتگو اور مثبت اندازِ فکر کی بنیاد پر لوگوں کے دل و دماغ پر اتنا جلد اثر انداز ہوتے تھے کہ میدانِ سیاست کے بڑے بڑے گھاگ اور سیاست کے نامور کھلاڑی جب بھی کسی بھی مسئلہ پر گفتگو کرتے تو بے حد مرعوب نظر آتے تھے اور ساری گفتگو میں آپ لوگوں پر حاوی رہتے تھے۔ دینی جماعتوں کے قائدین کا حال تو یہ تھا کہ کسی اختلافی مسئلہ پر آپ سے آنکھیں ملاتے ہوئے گھبراتے تھے۔ پاکستان کے صدر اور وزیر اعظم کا حال تو یہ تھا کہ جداگانہ نقطۂ نظر رکھنے کے باوجود ایک دیرینہ دوست کی طرح ملتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

1967ء سے 1987ء تک پاکستان کا کوئی صدر اور وزیر اعظم ایسا نہ تھا جس سے آپ کی ملاقاتیں بارہا نہ ہوچکی ہوں اور ملاقات کا انداز بھی شاہانہ نہیں بلکہ دوستانہ اور یارانہ ہوتا تھا۔ وزیر اعظم جونیجو تو آپ کے گھر تک آئے اور پاکستان کے پیچیدہ حالات اور درپیش مسائل پر گھنٹوں تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ اسی طرح اسلامی ممالک کے سربراہوں میں نمایاں طور پر مملکت سعودی عرب کے سربراہان شاہ فیصل، شاہ خالد اور شاہ فہد رحمۃ اللہ علیہم سے آپ کے تعلقات بہت گہرے اور قوی تھے۔ اسی طرح عراق کے صدر صدام حسین رحمہ اللہ آپ کے بے حد معتقد اور چاہنے والوں میں تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب بم دھماکہ ہوا اور آپ اس میں شدید زخمی ہوئے تو پاکستان کے ظالم حکام ابھی خصوصی علاج کے لیے امریکہ بھیجنے پر غور کر رہے تھے کہ مملکت سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فہد اور عراق کے صدر صدام حسین رحمہما اللہ نے نہایت اعلیٰ پیمانہ پر علاج کے لیے خصوصی پیشکشیں بھیجیں، لیکن آپ نے اس سرزمین کا انتخاب کیا جہاں کی خاک آپ کی آنکھوں کا سرمہ تھی اور جہاں کا ذرہ ذرہ آپ کو عزیز تھا۔ آپ نے سعودی عرب جانا ترجیح دیا اور منظور فرمایا۔ پھر سرزمین حرمین کی محبت آپ کو اپنی طرف کشاں کشاں لے چلی اور پھر اس طرح آپ کی وہ دعا قبول ہوئی جو آپ نے مدینہ یونیورسٹی سے فراغت کے بعد واپسی پر آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر کی تھی۔

علامہ رحمہ اللہ کی کہانی خود علامہ کی زبانی:

"آسمان پر چاروں طرف شفق پھیلی ہوئی تھی اور بادِ نسیم اُحد وسلع کو چومتی ہوئی بھولے ہوئے فرقت کے گیت گا رہی تھی۔ میں نے رومال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکال کر آنسو خشک کیے اور بڑی محبت سے اس میں ہزاروں تمنائیں پوشیدہ تھیں۔ "جبل اُحد" کو دیکھا، وہی جبل اُحد جس پر ایک دفعہ سرورِ عالم ﷺ اور آپ کے ساتھی ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم چڑھے ہوئے تھے اور اس نے لرزنا شروع کر دیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا "اُحد! تمہیں معلوم نہیں کہ تم پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید کھڑے ہیں" اور جس کے متعلق آپ ﷺ فرمایا کرتے: اُحد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اُحد سے محبت کرتے ہیں۔ وہی اُحد جس کو میں ہر صبح اُٹھ کر بڑے پیار سے دیکھا کرتا تھا کیونکہ میرے آقا ﷺ کو اس سے محبت تھی۔ آج اس اُحد کو میں الوداع کہہ رہا تھا۔ قدرتی طور پر یونیورسٹی ہاسٹل میں مجھے جو کمرہ ملا تھا، اُس کا دروازہ بالکل اُحد کی سمت کھلتا تھا۔ دروازے سے نکلتے ہوئے سب سے پہلے جس پر نظر پڑتی تھی وہ "اُحد" پہاڑ ہوتا۔ میں نے آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا دیئے ــــــــ یا اللہ! میری یہ جدائی عارضی جدائی ہو۔ یا اللہ! میں اُحد سے اس لیے محبت کرتا ہوں کہ یہ میرے مولا سے محبت کرتا تھا۔ مجھے مدینے کا ذرّہ ذرّہ عزیز ہے کیونکہ ان پر انسانیت کے سب سے بڑے محسن کے نقشِ قدم ثبت ہیں۔" [1]

یہی محبت اور یہی عقیدت تھی کہ آپ نے شاہ فہد رحمہ اللہ کی پیشکش کو قبول فرمایا۔

ان مذکورہ سربراہوں کے علاوہ متحدہ عرب امارات میں شارقہ کے حاکم ڈاکٹر شیخ سلطان القاسمی اور انڈونیشیا کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر محمد ناصر سے بھی

---

[1] سفر حجاز، ص:81، 82۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گہرے روابط اور تعلقات تھے۔ڈاکٹر محمد ناصر نے تو آپ کی کتاب "الشیعة والسنة" پر بے بہا مقدمہ بھی تحریر کیا۔اسی طرح کوریا کے صدر سے بھی آپ کے اچھے مراسم تھے۔نیز ایران،عراق جنگ کے دوران یقیناً آپ کے تعلقات تقریباً خلیج کے تمام سربراہوں سے رہے ہونگے اور یہی وجہ ہے کہ آپ نے ان لوگوں کو "انقلابِ ایران" کے خطرات سے اچھی طرح آگاہ کیا تھا لیکن مجھے ان سربراہوں کے نام کا علم نہ ہو سکا ہے۔اس لیے میں نے صرف انہی سربراہوں کا نام ذکر کیا ہے جن تک میرے علم کی رسائی ہوسکی ہے،حالانکہ علامہ رحمہ اللہ کے تعلقات کی ہمہ گیری اور وسعت اس کے ماوراء تھی۔ دنیائے اسلام کے اِن شہنشاہوں سے تعلقات اور روابط ہونے کے باوجود اُن کے درباروں اور ایوانوں کی چوکیداری نہیں کی۔ بلکہ عمر بھر شہنشاہوں کے گریبانوں سے کھیلتے رہے۔گویا کہ آپ کی زندگی شاعرِ مشرق کے الفاظ میں یہ تھی:

انجمن میں بھی میسّر رہی خلوت اس کو
شمعِ محفل کی طرح سب سے جدا، سب کا رفیق

(اقبال)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک اعزاز ایک اکرام

سطور بالا میں اس بات کا ذکر ہو چکا ہے کہ **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کے تعلقات ہمہ گیر اور عالمگیر تھے۔ ہر شخص ان کو اپنی آنکھوں میں جگہ دیتا تھا۔ ان کی محبوبیت اور مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ جہاں جہاں گئے وہاں وہاں لوگ عقیدت و محبت میں پروانہ وار ساتھ رہتے تھے۔

میرے اس عنوان سے کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ علامہ رحمہ اللہ کو کوئی نوبل پرائز یا فیصل ایوارڈ ملا تھا، بلکہ اس دنیا میں علامہ رحمہ اللہ کو رب العالمین کی طرف سے جو عظیم اعزاز اور اکرام ملا وہ یہ تھا کہ جب علامہ رحمہ اللہ کی وفات سعودی عرب کی راجدھانی ریاض میں ہوئی تو یہ خبر سنتے ہی سعودی عرب کی تمام یونیورسٹیاں اور اہم تجارتی مراکز بند ہو گئے۔ اور سعودی عرب کی تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ کسی شخص کی نماز جنازہ میں شرکت کے لیے مملکت سعودیہ عربیہ کی طرف سے "ریاض" سے "مدینہ" تک کے لیے خصوصی پروازیں چلائی گئی ہوں اور لوگ جوق در جوق اس میں شرکت کے لیے حاضر ہوئے ہوں۔

آنکھوں دیکھا حال بیان کرنے والوں نے بتایا ہے کہ جب علامہ رحمہ اللہ کی میت مدینہ ایئرپورٹ پر پہنچی

ع پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

(جہاندار)

تو جس ذوق و شوق سے لوگ زندہ علامہ کا استقبال کرتے تھے، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے کئی گنا زیادہ لوگ اُن کے جنازہ کو کندھا لگانے کے لیے بیتاب تھے اور اُن کے مشتاقین میں مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر عبداللہ صالح العبید حفظہ اللہ رنجیدہ دل اور پُرنم آنکھوں کے ساتھ پیش پیش تھے۔ آخری دیدار کرنے والوں کا اشتیاق اِس قدر بڑھ چکا تھا اور لوگوں کا اس قدر ازدحام تھا کہ علامہ رحمہ اللہ کا جنازہ دیکھنے کے بعد لوگوں کو قرآن وسنت کے عظیم ترجمان امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا یہ قول "قولوا لأهل البدع بيننا وبينكم يوم الجنائز" ❶ رہ رہ کر یاد آرہا تھا۔

"مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کھچا کھچ بھری ہوئی تھی لیکن آج یونیورسٹی کے پچاس سے زائد مشرق ومغرب، شمال وجنوب سے تعلق رکھنے والے مختلف ممالک کے طلباء، علماء اور شیوخ بھی حاضر ہوئے تھے۔ جنازہ پڑھتے وقت اتنا ازدحام تھا کہ صفیں سیٹ کرنی بھی ممکن نہ تھیں۔ جنازہ کی حاضری کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جنھوں نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ جنازہ کی ادائیگی کے بعد ہم میت کو لے کر جنت البقیع کی طرف چلے تو اتنا رش اور اتنی بھیڑ کہ ہمارے لیے چلنا مشکل ہوگیا۔ دُور دُور تک انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔" ❷

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کے ساتھ رب السمٰوات والارض کا یہ خاص فضل وکرم تھا۔

---

❶ تهذيب التهذيب 114/1۔

❷ علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ ص: 126,125۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴾ ❶

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں
(رشکی)

❶ سورة الجمعة، آية:4۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تہمتیں

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:((اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ)) [1]

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان

(اقبال)

صالح تنقید،صالح معاشرہ کی پہچان ہے۔تنقید برائے اصلاح زندہ قوموں کی علامت ہے۔اچھی تنقید سے قومیں پھلتی پھولتی اور پروان چڑھتی ہیں اور عدمِ تنقید وعدمِ احتساب سے قوموں میں برائیاں پنپتی ہیں۔معاشرے میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور قوموں کی تعمیر وترقی کا سارا عمل منجمد ہو کر رہ جاتا ہے۔اسی طرح تنقید برائے تنقید یا تنقید برائے تنقیص روبہ زوال قوموں کی نشانی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اچھی تنقید اور صالح احتساب پر جس قدر اسلام میں زور دیا گیا ہے دنیا کے کسی مذہب میں اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔صالح تنقید واحتساب ہی کا نام اسلام کی بلیغ اور جامع ومانع اصطلاح میں "امر بالمعروف ونہی عن المنکر" اور "تواصی بالحق وتواصی بالصبر" ہے۔

برصغیر ہندو پاک میں کچھ ایسے اشخاص وافراد پائے جاتے ہیں جنھوں نے دوسروں پر بے جا تنقید کرنا اپنا محبوب مشغلہ بنا رکھا ہے،دوسروں پر الزامات و

---

[1] متفق علیہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتہامات لگا کر خوشی محسوس کرتے ہیں، دوسروں پر کیچڑ اُچھالنا اور ان کے پوشیدہ عیبوں کو تلاش کرنا، پھر اُن کو برسرِ بازار نیلام کرنا اپنا عظیم الشان کارنامہ گردانتے ہیں۔ یہ اُن کے نفوس کا خبث ہے کہ اس کے بغیر اُن کو چین نہیں مل سکتا ہے۔ ایسے لوگوں کے ظرف کے متعلق کس قسم کی رائے قائم کی جائے جبکہ بزعم خویش وہ تقویٰ وطہارت کے دعویدار بھی ہوں۔ داعی اسلام اور مبلغ دین حنیف جیسے مقدس ناموں سے یاد بھی کیے جاتے ہوں، حالانکہ ایسے ہی لوگوں نے منبر ومحراب اور مساجد ومدارس کے تقدس کو پامال کر رکھا ہے۔ جن کے پاس نہ دعوت وتبلیغ کا اسلوب ہے نہ گفتگو کا انداز، نہ جن کے علم میں گہرائی ہے نہ فکر میں بلندی، نہ جن کو اپنی زبانوں کی طہارت کا خیال ہے نہ اپنے دماغوں کی کجی کا احساس، نہ اللہ کا خوف ہے نہ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات اور فرمودات کا پاس ولحاظ۔ دوسروں پر اُن کی زبانیں اتنی تیزی سے چلتی ہیں جتنی تیزی سے گردنِ کفر وشرک پر تلواریں نہیں چل سکتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہم اُن کو دنیا پرست علماء ہی کہہ سکتے ہیں۔

ایسے ہی لوگوں کے متعلق امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ نے لکھا تھا:

"سانپ اور بچھو ایک سوراخ میں جمع ہو جائیں گے، لیکن علمائے دنیا پرست کبھی ایک جا اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ کتوں کا مجمع ویسے تو خاموش رہتا ہے لیکن اِدھر قصائی نے ہڈی پھینکی اور اُدھر ان کے پنجے تیز اور دانت زہر آلود ہو گئے۔ یہی حال اِن سگانِ دنیا کا ہے۔ ساری باتوں میں متفق ہو جا سکتے ہیں لیکن دنیا کی ہڈی جہاں سڑ رہی ہو وہاں پہنچ کر اپنے پنجوں اور دانتوں پر قابو نہیں رکھ سکتے۔ اِن کا سرمایۂ نازِ علم حق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے جو تفرقہ مٹاتا اور اتباعِ سُبل متفرقہ کی جگہ ایک ہی صراطِ مستقیم پر چلاتا ہے بلکہ یکسر علمِ جدل و خلاف ہے۔ نفس پرستی اس کی کثافت کو خمیر دیتی اور دنیا طلبی کی آگ اس کی ناپاکی کے بخارات کو اور زیادہ تیز کرتی رہتی ہے۔ فساق و فجار خرافات میں بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کی تندرستی کا جامِ صحت پیتے ہیں اور چور اور ڈاکو مل جل کر رہزنی کرتے ہیں مگر یہ گروہ اللہ کی مسجد اور زہد و عبادت کے صومعہ و خانقاہ میں بیٹھ کر بھی متحد و یک دل نہیں ہوسکتا اور ہمیشہ ایک دوسرے کو درندوں کی طرح چیرتا پھاڑتا اور پنجہ مارتا رہتا ہے۔ میکدوں میں محبت کے ترانے اور پیار اور الفت کی باتیں سننے میں آجاتی ہیں مگر عین محراب مسجد کے نیچے پیشوائی و امامت کے لیے ان میں سے ہر ہاتھ دوسرے کی گردن پر بڑھتا اور خونخواری کی ہر آنکھ دوسرے بھائی کے خون پر لگی ہوتی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے احبار یہود سے فرمایا تھا "تم نے داؤد کے گھر کو ڈاکوؤں کا بھٹ بنا دیا ہے۔" ڈاکوؤں کے بھٹ کا حال تو نہیں معلوم لیکن ہم نے مسجدوں کے صحن میں بھیڑیوں کو ایک دوسرے پر غراتے اور خون آشام دانت مارتے دیکھا ہے۔" [1]

میں نے یہ طویل تمہید اس لیے باندھی ہے کہ برصغیر ہند و پاک کے بعض دنیا پرست اور شکم پرور علماء نے **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لوگوں کے سامنے ایسی ایسی توہین آمیز اور دل آزار باتیں کی ہیں کہ اگر دنیا میں خلافت اسلامیہ کا وجود ہوتا اور اسلامی عدالتیں قائم ہوتیں تو ان کے خلاف

[1] تذکرہ، ص: 104، 105۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمات دائر کیے جاتے اور عدمِ ثبوت پر ان کے اُوپر کوڑے برسائے جاتے۔

کتنے ایسے ہیں جنھوں نے علامہ رحمہ اللہ کی امانت و دیانت پر ڈاکے ڈالے ہیں۔

کتنے ایسے ہیں جنھوں نے اُن کی علمیت کی نفی کرنے کی ناروا کوششیں کی ہیں۔

کچھ ایسے ہیں جو علامہ رحمہ اللہ پر یہ الزام لگاتے رہے ہیں کہ علامہ رحمہ اللہ کتابیں دوسروں سے لکھواتے رہے ہیں۔ علامہ پر علمی تنقیدیں تو کر نہیں سکتے کہ خود علم سے عاری اور خالی ہیں، اور کچھ ایسے بھی دریدہ دہن ہیں جنھوں نے برملا یہ کہا کہ "علامہ نے اس صدی میں دین کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔" واللہ علی ما نقول شہید۔ کچھ ایسے بھی خبث باطن رکھنے والے لوگ پائے گئے ہیں جن کا کہنا یہ ہے کہ علامہ رحمہ اللہ نے شہرت، عزت اور دولت شرپسندی سے حاصل کی تھی۔ العیاذ باللہ

ع تمہیں کہو کہ یہ اندازِ گفتگو کیا ہے؟

(غالبؔ)

میں ان تمام حضرات کے متعلق قرآن کے بلیغ الفاظ میں صرف اتنا ہی عرض کرسکتا ہوں:

﴿كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا﴾ [1]

"(یہ تہمت) بڑی بُری بات ہے، جو ان کے منہ سے نکل رہی ہے وہ نرا جھوٹ بک رہے ہیں۔"

علامہ رحمہ اللہ کا سب سے بڑا جرم یہ تھا کہ باطل پرست ان کے سامنے دم مارنے کی سکت نہیں رکھتے تھے اور وہ خرمنِ باطل پر بجلی کی طرح گرتے تھے۔

---

[1] سورۃ الکہف، آیۃ:5۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُن کا سب سے بڑا گناہ یہی ہے کہ اُنھوں نے باطل فرقوں کا ناطقہ بند کر دیا تھا۔
یہی اُن کا جرم ہے کہ اُنھوں نے دین کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا؟

شرم تم کو مگر نہیں آتی

(غالبؔ)

کتابیں وہ خود نہیں لکھتے تھے بلکہ دوسروں سے لکھواتے تھے؟ میں کہتا ہوں کہ تم بھی ویسی کتابیں لکھوا کر دنیا کے سامنے پیش کر دو۔

اللہ کے رسول، نبی رحمت ﷺ نے سچ فرمایا تھا: ((إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ)) ❶

(بے حیا باش ہر چہ خواہی کن)

"جب شرم و حیا اُٹھ جائے پھر جو دل چاہے کرو، جو جی چاہے کہو۔"

اور ان ناقدین میں ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو علامہ رحمہ اللہ پر اخوانیت کی تہمت اور الزام لگاتا ہے مگر اس بات کی وضاحت نہیں کرتا ہے بلکہ وہ یہ کہتا ہے کہ علامہ رحمہ اللہ کا بیان و زبان اس کی پہلی سیڑھی تھی یا اس کی راہ ہموار کرتی تھی، یا حکام کے خلاف جو اُن کی تنقیدیں اور تقریریں تھیں وہ اخوانیت کی پہلی سیڑھی ہے یعنی "صاف چھپتے بھی نہیں، سامنے آتے بھی نہیں" ویسے تو اس کا جواب "شہادت گہ الفت" عنوان کے تحت آچکا ہے لیکن یہاں اس بات کی وضاحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اخوانیت و خارجیت یا خروج کسی حاکم وقت کے خلاف بغاوت پر آمادہ کرنے کا نام ہے، جبکہ علامہ رحمہ اللہ کا دامن اس بات سے پاک رہا ہے اُنھوں نے کبھی بھی عوام یا خواص کو نہ اخوانیت کی دعوت دی اور نہ

❶ صحیح بخاری۔ حدیث:6120، ابو داؤد۔ حدیث:4797، ابن ماجۃ۔ حدیث:4183۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی اس بات پر آمادہ کیا اور نہ ہی اس کوشش کی کہ حاکم وقت کے خلاف خروج کریں، ان کا تختہ پلٹ دیں، ان کی گدی چھین لیں، ان کو فاسق اور کافر قرار دیں۔ ہاں اتنا ضرور کہا اور حکام کو نصیحت کی کہ وہ جس منصب پر فائز ہیں اس کا درست استعمال کریں اور عوام کے حق میں کریں، کسی دوسری باہری حکومت کی چاپلوسی اور حاشیہ برداری نہ کریں۔

چوں کہ وہ میدان سیاست میں بھی تھے اور سیاست کے تمام داؤں پیچ سے خوب واقف تھے اور اُس کی زلفوں کو سنوارنے کا ہنر بھی رکھتے تھے، اس لیے کہنے کا جو اسلوب تھا اس سے تو اختلاف کیا جا سکتا ہے، مگر یہ کہنا کہ وہ اخوانیت کی پہلی سیڑھی پر تھے بالکل غلط ہے یا اُن کی تقریروں اور تنقیدوں سے اس کے لیے راہ ہموار ہوتی تھی سو فیصد غلط ہے۔ ایک جمہوری ملک میں پریس کو اور ہر ایک فرد کو اپنی بات کہنے کا جو حق دیا جاتا ہے اس کو وہ برسرعام اور برسرممبر استعمال کرتے تھے اور یہ اُن کا حق تھا۔

کیا حکومتوں کو نصیحتیں کرنا اخوانیت ہے؟ خارجیت ہے؟ نہیں، کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ سعید بن مسیب، طاؤس یمانی، مالک بن دینار، عبدالعزیز کنانی، سفیان ثوری، ابو حازم، مالک بن انس، احمد بن حنبل، ابن تیمیہ اور العز بن عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہم کی بے باکیاں اور حق گوئیاں اور حاکم وقت کے لیے ابن باز رحمہ اللہ کی نصیحتیں اخوانیت تھیں؟ یا اس کا پرتو تھیں؟ یا پھر اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ" اور "أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ" کی سچی تصویریں اور آوازیں تھیں۔

کیا امام مالک رحمہ اللہ کے دونوں بازو اس لیے شل ہو گئے تھے اور اُن کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدینہ کی گلیوں میں اس لیے گھمایا گیا تھا کہ اُنھوں نے اخوانیت کی دعوت دی تھی۔ اور کیا امام احمد بن حنبل ﷫ پر اس لیے کوڑے برسائے گئے تھے کہ اُنھوں نے حاکم وقت کے خلاف اخوانیت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے خروج کا اعلان کر دیا تھا اور اس کو جائز قرار دیا؟ اور امام ابن تیمیہ ﷫ کو جیل کی سزا کیوں دی گئی؟ اور موت آنے کے بعد ہی جیل سے نکالے گئے۔

کیا یہ سب ائمۂ وقت اور ترجمان کتاب وسنت اخوانی تھے؟ بتاؤ تو سہی کیا کسی کے پاس ان سوالوں کا جواب ہے؟ ہر ایک تنقید کو اور ہر ایک سوال کرنے والے کو اخوانیت اور خارجیت سے جوڑ دینا نہ دانشمندی ہے اور نہ ہی دین فہمی۔ حالات وظروف پر نظر رکھنا اور اسلامی اصولوں کے مطابق اس پر گفتگو کرنا، اس کا تجزیہ کرنا، اس پر نقد کرنا یہی دانشمندی ہے، یہی دینداری ہے اور یہی تفقہ فی الدین ہے۔ اگر ایسی بات نہ ہوتی تو پھر علامہ ﷫ کی تعریف اور تزکیہ میں کبار علماء کی زبانیں کیوں کر کھلتیں؟، پھر وہ خاموش رہتے۔

- شیخ ابن باز۔
- شیخ عبداللہ بن عبدالرحمن الجبرین۔
- شیخ عبدالمحسن بن حمد العباد۔
- شیخ ابوبکر الجزائری۔
- شیخ محمد بن عبداللہ السبیل (امام حرم مکی)۔
- شیخ عطیہ سالم۔
- شیخ صالح بن محمد اللحیدان۔
- شیخ عبدالرحمن البراک۔
- شیخ عبداللہ الغنیمان۔
- ڈاکٹر وصی اللہ محمد عباس۔
- شیخ ربیع المدخلی۔
- شیخ عبدالعزیز القاری۔
- ڈاکٹر محمد لقمان السلفی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- شیخ محمد بن ناصر العبودی۔
- ڈاکٹر علی بن محمد ناصر الفقیہی۔
- ڈاکٹر علی بن محمد الیحیی۔
- شیخ محمد المنتصر الکتانی۔
- ڈاکٹر مرزوق بن ہیاس الزہرانی۔
- شیخ احمد عبدالحمید عباس۔
- شیخ عبدالحمید عبدالجبار رحمانی۔
- شیخ محمد بن ابراہیم الشیبانی۔
- ڈاکٹر صالح بن حمید (امام کعبہ)۔
- شاہ فیصل بن عبدالعزیز (حاکم مملکت سعودی عرب)۔
- ڈاکٹر شیخ سلطان بن محمد القاسمی (حاکم شارجہ)۔
- شیخ عبدالعزیز تمیمی۔
- استاذ الاساتذہ شیخ عبدالغفار حسن رحمانی وغیرہ وغیرہ۔

میں نے اِن میں سے بعض علماء اور دانشوروں کا ذکر "مشاہیر کی نظر میں" کے عنوان کے تحت کیا ہے، ان کے علاوہ اور بھی دانشور اور علماء ہیں جو **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کی زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی مدح اور توصیف میں رطب اللسان رہے ہیں اور بعض نے مرثیے بھی لکھے ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر عبدالرحمن العشماوی، ڈاکٹر مصطفی نعمان البدری اور شیخ عبدالعزیز بن محمد عتیق وغیرہ نے دل کھول کر مرثیے لکھے۔

کیا یہ سب اصحاب علم وفضل یہ جانتے ہوئے کہ علامہ رحمہ اللہ خارجیت کی پہلی سیڑھی پر تھے، اس کے باوجود ان کی تعریف کے پل باندھتے رہے؟ اور آنکھوں پر بٹھاتے رہے؟

امام وقت ومجدد اُمت علامہ ابن باز رحمہ اللہ کا یہ کہنا "قد جاء من باکستان قوة الاسلام وحرکته" کیا **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کے حق میں کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معمولی خراج تحسین تھا؟ یا اس سے بڑھ کر کوئی انعام واکرام اور ایوارڈ دینا ممکن ہی نہیں ہے۔ میرے نزدیک یہ انعام نوبل پرائز اور فیصل ایوارڈ سے بھی زیادہ قیمتی اور عظیم ہے جو ایک امام وقت اور مجدد اُمت کی زبان سے علامہ رحمہ اللہ کو ملا تھا۔ اور یہ اس لیے ملا تھا کہ وہ منہج سلف صالحین کے پیروکار تھے، اور اہلسنت والجماعت کے اصولوں پر کاربند تھے، اور اسی کی دعوت دیتے تھے، اور بالآخر اسی راہ میں اپنی جان، جان آفریں کے سپرد کر دی۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا
(غالبؔ)

حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ علامہ رحمہ اللہ پر اخوانیت اور خارجیت کا الزام لگاتے ہیں اور لگاتے رہے ہیں، اکبر الہ آبادی نے ان کے متعلق بہت پہلے کہہ دیا تھا:

رقیبوں نے رپٹ لکھائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں
(اکبر الہ آبادی)

درحقیقت یہ کہنے والے وہ لوگ ہیں کہ علامہ رحمہ اللہ کے سامنے جن کا چراغ نہ جل سکا۔ وہ جو اپنی ہزار بلندیوں کے باوجود علامہ رحمہ اللہ کے سامنے بونے اور پست قد نظر آتے تھے، جن کو اپنی گرمیٔ گفتار پر بڑا ناز تھا، لیکن علامہ رحمہ اللہ کے سامنے صم بکم اور گونگے نظر آتے تھے۔ علامہ رحمہ اللہ کے سامنے بڑے بڑوں کا پتہ پانی ہو جاتا تھا۔ ان کی محفل میں بڑے بڑے لیڈر اور بڑے بڑے پروفیسر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اپنی بغلیں جھانکتے رہ جاتے تھے۔ حتی کہ بادشاہِ وقت کی گردن نیچی اور آنکھیں جھکی رہتی تھیں۔ یہ سب کیوں تھا؟ اس لیے تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے علامہ رحمہ اللہ کو انتہائی باوقار، بارعب اور وجیہہ شخصیت عطا فرمائی تھی اور یہی سبب ہے کہ لوگ عمر بھر ان سے حسد کرتے رہے۔ غیر تو غیر اپنے بھی تہمتیں تراشتے رہے، طرح طرح کے الزام لگاتے رہے۔ آج بھی ان کی روح کہتی ہوگی میرا دفاع نہ کیا جائے کیونکہ ؎

کس روز تہمتیں نہ تراشا کیے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کیے
(غالبؔ)

علامہ رحمہ اللہ کے ناقدین میں کچھ ایسے لوگ بھی شامل ہیں جو بڑوں پر تنقید کرکے اپنی بلندی کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اس سے ان کے ذہنوں کی پستی، دماغوں کی کجی اور زبانوں کی نجاست کا پتہ چلتا ہے۔ لوگ محبت کی بجائے نفرت کرنے لگتے ہیں، ان سے قربت کی بجائے ان سے دور رہنے میں عافیت محسوس کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے پاس قوتِ تحریر ہے نہ قوتِ تقریر، تصنیف وتالیف کا سلیقہ ہے نہ بات کرنے کا ڈھنگ اور طریقہ۔ اور ان کی دینی خدمات کا حال یہ ہے کہ قوم میں نہ ان کا کوئی وقار ہے نہ مقام اور اگر کچھ ہے بھی تو صرف پٹرول کی دین ہے۔ ؎

ہوا ہے شہ کا مصاحب پھرے ہے اُتراتا
وگرنہ شہر میں غالبؔ کی آبرو کیا ہے؟
(غالبؔ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور علامہ رحمہ اللہ پر ایسے لوگ اعتراض کرتے ہیں جنھوں نے حصولِ دین کو تمام تر حصولِ معاش کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ جن کی زندگی ریا و نمود سے پُر ہے اور اپنی تمام تعلیمی صلاحیتیں معاش کے حصول پر صرف کر دی ہیں۔ جن کی زندگی میں جدوجہد نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے۔ اسلام کی برتری و سربلندی کی خاطر جن کے پاؤں میں کانٹے تک نہیں چبھے ہیں۔ جنھوں نے مسلک کی ترویج و اشاعت کے لیے کوئی قدم ہی نہیں اُٹھایا اور اگر کبھی اُٹھے بھی تو مادی فوائد و منافع پیش پیش رہے۔ جبکہ اس کے برعکس علامہ رحمہ اللہ کے پیش نظر ہمیشہ قوم و ملّت اور ملک کی خدمات رہی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ علامہ رحمہ اللہ جوں ہی مدینہ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہوئے تو یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر اور سابق مفتی اعظم سعودی عرب شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ نے مدینہ یونیورسٹی میں تدریسی خدمات کے لیے پیشکش کی، مگر دین اسلام اور قوم و ملک کے جذبۂ خدمت سے سرشار وہ شخص ایک لمحہ کے لیے بھی اتنی عظیم پیشکش کو قبول نہیں کرتا ہے، بلکہ قرآن کریم کی اس آیت: ﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ﴾ (1) کو نظیر بنا کر خوبصورت انداز میں انکار کر دیتا ہے اور وطنِ عزیز پاکستان واپس آ کر دین حنیف کے لیے تن من دھن کی بازی لگا دیتا ہے۔ دن کا آرام اور رات کی نیندیں اس پر حرام

(1) "سو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کی ہر بڑی جماعت میں سے ایک چھوٹی جماعت جایا کرے تا کہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں اور تا کہ یہ لوگ اپنی قوم کو جب کہ وہ ان کے پاس آئیں، ڈرائیں تا کہ وہ ڈر جائیں۔" (1)

(1) سورۃ التوبۃ، آیۃ:122۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتی ہیں، فرقِ باطلہ کے تعاقب میں دُور دراز کا سفر کرتا ہے اور ہر سٹیج، ہر مقام اور ہر جگہ اسلام کی بھرپور وکالت کرتا رہتا ہے غرض کہ اس کی زندگی کا صرف ایک ہی مقصد دین کی سربلندی، دین کی سرفرازی تھا۔

جماعت اہل حدیث کے مشہور اہل قلم مولانا محمد اسلم سیف رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''تحریک اہل حدیث'' میں علامہ رحمہ اللہ کی زندگی پر بڑا فاضلانہ تبصرہ فرمایا ہے جی چاہتا ہے اُس کے بعض اقتباسات نقل کرتا چلوں تاکہ قارئین مستفید ہوسکیں۔

مولانا سیف (1) علامہ رحمہ اللہ کے متعلق یوں رطب اللسان ہیں:

''**علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ یگانہ روزگار اور عبقری زماں تھے۔ اُن میں حافظہ اور ذہانت بلا کی تھی۔ جب تک گجرانوالہ میں پڑھتے رہے آپ کے والد گرامی حاجی ظہور الٰہی (2) نے دو وقت کھانے اور ناشتہ کا بندوبست اپنی گرہ سے کیا۔ مزید تکمیل کے لیے مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ لیا، وہاں چار سال جید اساتذہ سے تکمیل علم کی منزلیں طے کیں۔ بحمد للہ پوری یونیورسٹی میں جہاں بائیس ملکوں کے طلباء زیر تعلیم

(1) مولانا محمد اسلم سیف فیروز پوری رحمہ اللہ نے 15 اکتوبر 1996ء کو وفات پائی۔

(2) محترم حاجی شیخ ظہور الٰہی صاحب جون 1995ء، محرم الحرام 1416ھ ریاض میں، جہاں وہ اپنے صاحبزادۂ گرامی قدر ڈاکٹر فضل الٰہی حفظہ اللہ، پروفیسر ریاض یونیورسٹی کے پاس مقیم تھے، فوت ہو گئے اور اُنہیں اپنے بیٹے علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کے پہلو میں البقیع (مدینہ منورہ) میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ (1) ناشر

(1) ماہنامہ محدث: شمارہ: 362 ستمبر 2013ء شوال 1434ھ۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تھے، وہاں اُن کی ذہانت وفطانت، وسعتِ معلومات، جرأت اور حاضر جوابی کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔ پوری یونیورسٹی میں اُن کا طوطی بولتا تھا۔ ایک قلمی رسالہ کے ایڈیٹر بھی رہے۔ آخری سال میں فراغت سے پہلے چانسلر سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کے حسبِ ارشاد قادیانیت پر لیکچر دیئے اور پھر اُنھیں کتابی شکل میں مرتب کر لیا اور فراغت سے پہلے پہلے مدینہ کے ایک مکتبہ نے اسے شائع کر دیا۔

علامہ صاحب نے پاکستان آکر عظیم الشان علمی اور دینی کارنامے سرانجام دیئے۔ شیعیت ہمہ اقسام، بابیت، بہائیت، قادیانیت، تصوّف، اسماعیلیت اور بریلویت پر شاندار کتابیں لکھیں۔ یہ کتابیں لاکھوں کی تعداد میں شائع ہو کر نہ صرف عالم اسلام، نہ صرف عالم عرب بلکہ دنیا بھر میں پھیل چکی ہیں۔ علامہ صاحب کا سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ اُنھوں نے براہ راست عربی میں لکھا ہے۔ علامہ صاحب کی بہت سی کتابوں کے اردو، فارسی، انگریزی اور دیگر متعارف عالمی زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔ وہ سالہا سال ''الاعتصام''، ''ترجمان الحدیث'' اور ''اہلحدیث'' کے ایڈیٹر رہے۔ مسجد چینیاں والی لاہور سے خطابت کا آغاز کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے پورے ملک پر چھا گئے۔ عرب، عالم اسلام، یورپ اور امریکہ میں براہ راست پہنچ کر اہل حدیث کا مشن پہنچایا۔ جنوب ایشیا کے متعدد ممالک میں تبلیغ اسلام کے لیے تشریف لے گئے۔ وہ بیک وقت ادیب، خطیب، مدرس، مترجم، مؤلف، مصنف، مبلغ، سیاستدان اور کاروباری انسان تھے۔ دیانت وامانت، خلوص وللّٰہیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کے ماتھے کا جھومر تھے۔ فاضل عربی، فاضل فارسی، فاضل اردو اور فاضل پنجابی یعنی السنہ شرقیہ کے عظیم سکالر تھے۔ چھ مضامین میں ایم۔اے کر چکے تھے۔ مختلف یونیورسٹیوں اور ایجوکیشن بورڈوں کی دس ڈگریاں ان کے پاس تھیں۔ وہ واقعی علامہ کہلانے کے سزاوار تھے۔

علامہ صاحب رحمہ اللہ سیاسیات میں قدم زن ہوئے تو انہی صلاحیتوں، جرأت و بے باکی کی وجہ سے ملک کے مرکزی سیاستدانوں میں شمار ہونے لگے۔ بھٹو کی فسطائیت سے خوب ٹکر لی اور پوری بہادری سے ان کے مقابل ڈٹے رہے۔ امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ کے بعد برصغیر میں بے باک اور جرأت مند علامہ جیسا کوئی نہیں دیکھا گیا۔ جنرل ضیاءالحق کے حامی بھی رہے اور شدید مخالف بھی۔ حمایت اس لیے کی کہ یہ شخص اسلام کا نفاذ کر سکے، مخالفت اس لیے کی کہ ضیاءالحق اپنے دس سالہ اقتدار میں اسلام کا نفاذ نہ کر سکا۔ نہ ہی جمہوریت نافذ کر سکا اور نہ ہی فحاشی اور عریانی کو بند کر سکا۔ علامہ صاحب کا موقف تھا کہ

"اسلام پہ چلنا سیکھو یا اسلام کا نام نہ لو"

اور جنرل ضیاءالحق کی مخالفت بھی اتنی جرأت اور بے باکی سے کی کہ دنیا دنگ رہ گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس دور کی کیسٹیں جب ہم سنتے ہیں تو سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

جماعت میں تنظیم و کارکردگی کے اعتبار سے خاصا ضعف و اضمحلال آ گیا، شورائیت اور جمہوریت مفقود ہو گئی، شوریٰ کے اجلاسوں کا انعقاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بند کر دیا گیا۔ کچھ لوگ جماعت کے لیے ناگزیر قرار پائے۔ علامہ صاحب جیسا شورائیت اور جمہوریت کا علمبردار ایسی صورتحال سے کب نباہ کر سکتا تھا۔ اسی بنا پر جماعت دو دھڑوں میں بٹ گئی، لیکن علامہ مرحوم کی مضبوط، مستعد، تیز اور جواں سال قیادت نے حالات کا رخ بدل کر رکھ دیا۔ تھوڑے عرصہ میں نوجوان مقررین، مدرسین اور شیوخ حدیث وعلمائے کرام علامہ صاحب کے ساتھ شامل ہوتے چلے گئے اور عام پڑھے لکھے نوجوان "یوتھ فورس" میں داخل ہو کر ایک مضبوط تنظیم کا باعث بنے۔ دیکھتے ہی دیکھتے علامہ صاحب جماعت کے در و بسط پر چھا گئے۔ مضبوط اور جوان سال قیادت نے مولانا عبداللہ، مولانا محمد اسحاق چیمہ کی سرپرستی میں حالات کا رخ بدل کر رکھ دیا۔ سیاسیات سے بندش اُٹھ جانے کے بعد علامہ صاحب نے پنجاب، سرحد اور سندھ کے سترہ اٹھارہ شہروں میں اتنی مضبوط اور زور دار سیاسی کانفرنسیں منعقد کیں کہ سیاسی جماعتوں کے دیدے پھٹے کے پھٹے رہ گئے۔ علامہ صاحب کا یہ کتنا بڑا کمال اور جماعتی عظمت کا کتنا بڑا ثبوت تھا کہ مجلس شوریٰ کے کہنے پر سیاسی جماعتوں اور ان کے قائدین کی رفاقت ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جماعت کے پلیٹ فارم سے ملک کی سیاسیات اور جمہوریت کی بحالی میں ایک بھرپور کردار ادا کیا۔ قادیانیوں، شیعوں اور بریلویوں سے بھی جنگ جاری رہی۔ جماعت کے تن مردہ کو بھی زندہ کرنے میں دن رات ایک کیے رکھا۔ ملکی سیاسیات میں بھی بھرپور قائدانہ کردار ادا کیا۔ ذاتی کاروبار میں خاصی محنت اور ہمت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی، غیر ملکی دورے بھی جاری رکھے، کتابوں کی تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ یوں معلوم ہوتا ہے جو کام پچاس ساٹھ برس میں ہونا تھا اللہ تعالیٰ نے ان سے چند برسوں میں لے لیا۔ ہائے وہ شعلہ مستعجل ثابت ہوئے۔

میو ہسپتال میں علاج معالجے کے بعد شاہ فہد کی فرمائش پر علامہ صاحب ریاض ملٹری ہسپتال پہنچا دیئے گئے، لیکن قضا و قدر کو کچھ اور ہی منظور تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے متوالے، توحید کے دیوانے اور سنت کے پروانے کو دیارِ حبیب ﷺ میں بلوا لیا اور 30 مارچ 1987ء کو ان کے جسدِ خاکی سے روح پرواز کر گئی۔ ریاض کی شاہی مسجد میں ان کے مشفق استاذ سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ نے رُو رُو کر نماز جنازہ پڑھائی۔ ریاض میں یہ تاریخی جنازوں میں سے ایک تاریخی جنازہ تھا۔ دوسرا جنازہ مسجد نبوی ﷺ کے امام نے لاکھوں کے مجمع میں بڑی آہ و زاری اور رقتِ قلبی سے پڑھایا اور صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین، تبع تابعین، محدثین، مفسرین، مجاہدین اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کے قبرستان جنت البقیع میں دفن ہوئے۔" [1]

مولانا محمد اسلم سیف فیروز پوری رحمہ اللہ کے اس مخلصانہ، عالمانہ اور فاضلانہ تبصرے کے بعد اب کچھ اور کہنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

اللہ کرے غالبؔ کا یہ شعر علامہ کے ناقدین اور اس مضمون کے سلسلے میں غلط ثابت ہو۔

[1] تحریک اہل حدیث. ص:445 تا 450۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا رب نہ وہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے میری بات
دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور
(غالبؔ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ

انسان کی تخلیق کا مقصدِ حقیقی رب العالمین کی عبادت اور اس کی پرستش کرنا ہے۔

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ ❶

"میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔"

لیکن عبادت ان محدود معنوں میں نہیں ہے جو بسا اوقات ہمارے ذہن و دماغ میں فوری طور پر آتے ہیں بلکہ عبادت شعبۂ حیات کے ہر ہر گوشے کو محیط ہے۔ تعلیم و تعلم کا میدان ہو یا ممبر و محراب کا، سیاست و حکمرانی کا میدان ہو یا فوجداری و سپاہ گری کا، صنعت و حرفت کا میدان ہو یا سیر و سیاحت کا، خرید و فروخت اور تجارت کا میدان ہو یا ملازمت کا، خواہ آپ دنیا میں کسی بھی شعبہ سے تعلق رکھتے ہوں اگر آپ کی زندگی کا ہر ہر لمحہ اللہ کی مرضی کے مطابق گزر رہا ہے اور اللہ کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں پر آپ چل رہے ہیں تو وہ اللہ کی عبادت ہی میں داخل ہے۔ اگر آپ کو ہر وقت یہ خیال ہے کہ آپ کا مراقب، آپ کا محاسب اور آپ کا نگرانِ اعلیٰ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذاتِ بلند و برتر ہے تو خواہ آپ کسی بھی شعبہ سے وابستہ ہوں آپ کی ہر سانس اس کی عبادت میں شمار ہوگی۔

---

❶ سورۃ الذاریات، آیۃ:56۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سابقہ صفحات میں علامہ رحمہ اللہ کی سیاست کے تعلق سے مختلف مقام پر مختلف باتیں ہو چکی ہیں۔ علامہ رحمہ اللہ پاکستان میں ایک عظیم مدبر اور سیاستدان کی حیثیت سے بھی معروف و مشہور تھے۔ اس لیے بعض دینی حلقوں میں یہ بے چینی پائی جاتی رہی ہے اور ان کا کہنا یہ ہے کہ علامہ رحمہ اللہ کے پاس سابق صدرِ پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق کی مخالفت کا کوئی جواز نہ تھا۔ چونکہ علامہ رحمہ اللہ ضیاء سیاست کے سب سے بڑے ناقد اور نکتہ چیں تھے اور ضیاء صاحب اپنی ظاہر داری کی وجہ سے عوام میں بے حد محبوب اور مقبول تھے۔ دوسری دینی تنظیموں اور جماعتوں کو چھوڑ دیجئے خود جماعت اہلحدیث میں ایسے سادہ لوح علماء اور اشخاص پائے جاتے تھے اور پائے جاتے ہیں جن کی معلومات سیاست میں صفر ہیں لیکن وہ لوگ علامہ رحمہ اللہ کی ذات پر اس شد و مد سے اعتراض کرتے ہیں گویا کہ وہ سیاست کے سب سے بڑے کھلاڑی اور اس کے واقف کار ہوں۔

علامہ رحمہ اللہ کی ذات پر اس اعتراض کی اصل وجہ یہ ہے کہ جنرل ضیاء الحق ذاتی طور پر اچھے اور شریف انسان تھے۔ دیندار اور دین پسند تھے اس لیے ان حضرات کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ علامہ رحمہ اللہ کی مخالفت صدرِ پاکستان کے خلاف بے وجہ تھی اس کی کوئی اصل نہ تھی۔

ہم سب سے پہلے اس کے متعلق خود علامہ رحمہ اللہ کا ایک بیان نقل کرتے ہیں تاکہ مسئلہ کی وضاحت ہو سکے۔ علامہ رحمہ اللہ کا بیان ہے:

"جنرل ضیاء الحق سے اختلافات کے بعد ایک دفعہ ان سے میری ملاقات کعبۃ اللہ کے اندر ہوگئی۔ صدر نے میری مخالفت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا: علامہ صاحب! کم از کم میں اسلام کا نام تو لیتا ہوں جبکہ مجھ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے پاکستان کے سربراہانِ مملکت اسلام کا نام لینے سے بھی گریز کرتے تھے۔آپ میرے اس قدر مخالف کیوں ہیں؟ میں نے جنرل صاحب سے کہا: میرا آپ سے یہی تو اختلاف ہے کہ آپ اسلام کا نام لیتے ہیں۔آپ اسلام کا نام لینا چھوڑ دیں میں آپ کی مخالفت ترک کردوں گا۔اُنھوں نے حیران ہو کر کہا: یہ کیا بات ہوئی؟ میں نے جواباً عرض کیا: جناب یہی تو بات ہے کہ آپ اسلام کا نام لے کر لوگوں کو اسلام سے برگشتہ کر رہے ہیں۔اگر آپ اسلام کا نام استعمال نہ کریں تو آپ کی ذاتی شرافت اور اچھے اخلاق کے باعث آپ کی مخالفت سے باز رہا جا سکتا ہے۔میرا نقطۂ نظر یہ ہے کہ شراب کو شراب کی بوتل میں پیش کیا جائے تو اس کی طرف وہی بدبخت متوجہ ہوگا جو خود کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بغاوت پر آمادہ کر چکا ہو۔لیکن اگر آپ شراب کو شراب کی بوتل کی بجائے "کوکا کولا" کی بوتل میں بند کر دیں تو اس کو کئی ایسے افراد بھی پی لیں گے جو معصوم اور بے گناہ ہوں گے۔" [1]

اس میں شک نہیں ہے کہ جنرل ضیاء الحق رحمہ اللہ اچھے انسان تھے۔یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اسلام نافذ بھی کرنا چاہتے رہے ہوں لیکن ان کے حواری موالی اور حاشیہ بردار لوگوں کو یہ گوارا نہ ہوا ہو۔پھر امریکہ کی طرف سے بھی دباؤ بڑھا ہو کہ تم حکومت کرتے رہو اور اسلام کا نام لیتے رہو، اسلام نافذ کیا کرنا ہے؟ چونکہ یہ بات بین الاقوامی مبصرین کے نزدیک مسلم اور متفق علیہ ہے کہ دنیا میں

---

[1] علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید۔ص:94,93۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دو ملک کے فوجی امریکہ کے اشارۂ ابرو کے بغیر حرکت نہیں کرتے ہیں اور ان میں جب بھی حرکت ہوگی تو سب سے پہلے امریکہ سے آشرباد لیتے ہیں۔ ایک ملک ملّت اسلامیہ کا مرد بیمار "ترکی" ہے اور دوسرا ملک "پاکستان" ہے اور جب یہ بات دو اور دو چار کی طرح عیاں ہے تو پھر **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ جیسا جہاندیدہ اور بین الاقوامی سیاست کا ماہر انسان اس بات کو نہ جانتا رہا ہو، بعید از قیاس ہے۔

جنرل ضیاء الحق رحمہ اللہ اسلام کے نفاذ میں مخلص تھے یا نہیں؟ ضیاء صاحب نے اپنے گیارہ سالہ دورِ اقتدار میں اسلام کو نقصان پہنچایا یا فائدہ؟ ان کے دورِ اقتدار میں پاکستان کی سیاست کن چیزوں کے گرد گھومتی رہی؟ اور گیارہ سال کے اندر عملاً اُنھوں نے پاکستان کو کیا دیا؟ یہ ساری باتیں میرے موضوع سے خارج ہیں۔

مولانا وحید الدین خاں عالم اسلام کی مشہور شخصیت ہیں اور معروف اہل قلم ہیں۔ یوں تو ان کے بعض افکار، خیالات اور نظریات سے اختلاف کیا جا سکتا ہے اور عملاً میں نے اپنی کتاب "اقوامِ متحدہ ایک بین الاقوامی یہودی سازش" میں کیا بھی ہے لیکن بسا اوقات ان کے تبصرے اور واقعات سے نتائج کا اخذ کرنا بڑے معنی خیز ہوا کرتے ہیں۔ اُنھوں نے اپنی کتاب "سفرنامہ" میں سابق صدرِ پاکستان جنرل ضیاء الحق پر بڑے اچھے انداز اور جچے تلے الفاظ میں تبصرہ فرمایا ہے۔ بات بڑی تلخ ہے مگر مبنی بر حقیقت اور بصیرت افروز ہے۔ جی چاہتا ہے کہ اس کو نقل کرتا چلوں تاکہ وہ لوگ جو غلط فہمیوں کے شکار ہیں اور **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ پر بیجا اعتراض کرتے ہیں اپنی غلط فہمی دور کر سکیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حقیقت ان کے سامنے آشکار ہو جائے۔

مولانا وحید الدین خاں رحمہ اللہ (متوفی 21 اپریل 2021ء) اپنا ایک واقعہ نقل کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں:

”ایک مجلس میں، میں نے دیکھا کہ ایک صاحب روس کو برا کہہ رہے ہیں اور دوسرے صاحب امریکہ کو۔ میں نے کہا کہ روس اور امریکہ میں داخلی حالات کے اعتبار سے ضرور فرق ہے مگر جہاں تک خارجہ پالیسی کا تعلق ہے، دونوں کے درمیان کوئی بنیادی فرق نہیں۔ دونوں میں سے کسی کی بھی خارجہ پالیسی اصول کی بنیاد پر قائم نہیں۔ وہ تمام تر استحصال کی بنیاد پر چلائی جا رہی ہے۔

مثلاً افغانستان اور فلسطین کے معاملہ کو تقابلی طور پر دیکھیے افغانستان میں روس مقامی کمیونسٹ عناصر کا حامی ہے اور امریکہ مقامی مسلم مجاہدین کا۔ اس کے برعکس فلسطین میں امریکہ اسرائیل کا حامی اور سرپرست بنا ہوا ہے اور روس فلسطینی تنظیم کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ گویا افغانستان میں روس امریکی کردار ادا کر رہا ہے اور فلسطین میں امریکہ روسی کردار ادا کرنے میں مشغول ہے۔

اس اعتبار سے جنرل ضیاء الحق اور ڈاکٹر نجیب اللہ دونوں کا کیس باعتبار نوعیت تقریباً یکساں ہے۔ ضیاء الحق امریکہ نواز پالیسی پر کاربند تھے اس لیے وہ امریکہ کے مطلوب شخص بن گئے۔ اس کے برعکس نجیب اللہ روس نواز پالیسی پر عامل ہیں اس لیے وہ روس کے مطلوب شخص بنے ہوئے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی نفسیات بھی بڑی عجیب ہے۔ امریکہ ظالم اسرائیل کی حمایت کر کے مسلم دنیا کے لیے سب سے بڑا مسئلہ پیدا کیے ہوئے ہے۔ ضیاء الحق اسی امریکہ کے حامی بن جاتے ہیں اس کے باوجود ضیاء الحق کو یہ خوش قسمتی حاصل ہوتی ہے کہ مسلمانوں کے اکابر اُن کو مجاہد اسلام کا ٹائٹل عطا کریں۔ دوسری طرف نجیب اللہ اشتراکی روس کے حامی بنتے ہیں تو ان کے حصے میں یہ بدقسمتی آتی ہے کہ اکابرِ ملّت ان کو غدار کے لقب سے نوازتے ہیں۔" ❶

☆ کیا یہ سارے حقائق **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کے سامنے نہ تھے؟

☆ کیا پاکستان کے حکمرانوں کے در پردہ واقعات سے وہ واقف نہ تھے؟

☆ کیا پاکستان کے بادہ مست جرنیلوں کی حقیقت سے وہ بے خبر تھے؟

☆ اور کیا صدر کے وزیروں اور مشیروں کے راز ہائے سربستہ سے وہ آشنا نہ تھے؟

یقیناً تھے۔ پھر آخر کس طرح وہ خاموش بیٹھ سکتے تھے؟ ان کا کہنا تھا "یا میری زبان کاٹ دو یا پھر مجھے حق بات کہنے دو۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ منہ میں زبان ہو اور حق بات نہ کہوں۔"

نالے بلبل کے سنوں اور ہمہ تن گوش رہوں
ہمنوا! میں بھی کوئی گل ہوں کہ خاموش رہوں

(اقبال)

---

❶ سفرنامہ غیر ملکی اسفارج. جلد 1 ص:506,505۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرا سفرِ پاکستان

طالبِ علمی کے زمانے سے ہی پاکستان دیکھنے کا شوق دامن گیر تھا۔ جامعہ سلفیہ بنارس سے جب تعلیم کی تکمیل ہوگئی تو تلاشِ معاش کی غرض سے دارالسلطنت دہلی آنا ہوا۔ ابتداً جامع اعظم بلیماران میں تدریسی خدمات انجام دینا شروع کیا۔ تقریباً چھ ماہ تک تدریس کا سلسلہ جاری رہا۔ اس دوران دین کے ٹھیکیداروں اور اقتدار کے رسیا حضرات کے بارے میں بڑے تلخ تجربات حاصل ہوئے۔ شاعرِ مشرق سر محمد اقبال نے انہی کے متعلق کہا تھا:

اُٹھا میں مدرسہ و خانقاہ سے غمناک
نہ زندگی ، نہ محبت ، نہ معرفت ، نہ نگاہ

(اقبال)

اسی اثناء میں مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کی طرف سے بھی کام کرنے کی پیشکش ہوئی اور چند دوسرے مشہور اداروں میں بھی خدمت کرنے کے لیے کہا گیا لیکن میں نے ان تمام حضرات سے یہ کہتے ہوئے معذرت کر دی کہ

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

(غالبؔ)

آخر اپنی راہ خود تلاش کرنا پڑی اور ایک مشہور فرم میں عربی مترجم کی حیثیت سے ملازم ہوگیا۔ معاش کی طرف سے جب کچھ بے فکری ہوئی تو پاکستان جانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور وہاں کے حالات وظروف دیکھنے کے لیے پھر شوق دامن گیر ہوا۔ لیکن پاکستان کے ویزے کا حصول ناممکن نظر آتا تھا اس لیے کہ ویزے کے لیے یہ شرط پہلے بھی تھی اور آج بھی ہے کہ پاکستان میں رہنے والے کسی بھی رشتہ دار کا خط بطور ثبوت پیش کیا جائے اور میرا کوئی بھی رشتہ دار پاکستان میں نہ تھا۔

جب بھی پاسپورٹ اور ویزے کی بات سامنے آتی ہے تو بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ یہ بھی من جملہ ان سازشوں میں سے ایک ہے جس سے اُمت اسلامیہ میں اپنائیت ویگانگت کا تصور ہی ختم ہوجاتا ہے۔ دراصل جب عظیم الشان خلافت عثمانیہ کا زوال ہوا اور خلافت عثمانیہ ٹکڑوں ٹکڑوں میں بٹ گئی تو یہودیوں کی نئی سازش کامیاب ہوتی ہوئی نظر آئی تاکہ ملّت اسلامیہ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہی نہ ہوسکے۔

چنانچہ خلافت عثمانیہ کو جب مختلف سلطنتوں میں بانٹ دیا گیا تو ان کے درمیان نقطۂ اتصال والتقاء کو یک لخت ختم کردیا گیا اور یہ شرط لگائی گئی کہ ایک ملک سے دوسرے ملک آنے کے لیے ویزا اور پاسپورٹ لازم ہے۔ اس سے آپس میں بغض وعناد کا آغاز بھی ہوا اور اختلافات کو مزید ہوا بھی ملی۔ اس کی تاریخ بھی بڑی دردناک ہے یہاں تفصیل کا موقع نہیں۔

ہم میں سے ہر شخص جانتا ہے کہ یہود دنیا بھر سے ہجرت کرکے فلسطین میں آباد ہورہے ہیں اور ان کی آبادکاری کے لیے حکومت اسرائیل کے پاس الگ ایک شعبہ ہے اور اس کا بجٹ بھی ہے۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ دنیا بھر میں مسلم اقلیات کو ہجرت کرنے اور کسی دوسرے اسلامی ملک میں آباد ہونے کی اجازت دی جاسکتی ہے؟ جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔ میں تفصیل میں جانا نہیں چاہتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ع حذر کرو مرے دل سے کہ اس میں آگ دبی ہے

(غالب)

بہر حال مجھے میرے ایک حنفی دوست نے یہ مخلصانہ مشورہ دیا کہ میں ان کے ہمراہ تبلیغی جماعت کے سالانہ اجتماع رائیونڈ (لاہور سے کچھ فاصلے پر ہے) میں شرکت کے لیے تیار ہو جاؤں۔ اُنھوں نے مجھ سے کہا کہ اس طرح آپ کے ویزے کا مسئلہ حل ہو جائے گا اور آپ کو آپ کا مقصود بھی مل جائے گا۔ میں بخوشی ورغبت تیار ہو گیا۔ چند ہی دنوں میں ہمارا ویزہ مل گیا اور ہم دونوں ساتھ ساتھ بذریعہ ٹرین لاہور کے لیے روانہ ہو گئے۔ دل خوشیوں سے اُچھل رہا تھا کہ ایک مسلم ملک دیکھنے کا موقع مل رہا ہے اور ہندوستان سے باہر کی نئی دنیا دیکھیں گے۔ دل میں یہی خواہش اور آرزو لیے ہم جانب منزل رواں دواں رہے۔ دوسرے دن جب ہم صبح امرتسر اسٹیشن پر اُترے تو ماضی کی بھولی بسری باتیں یاد آنے لگیں۔ صوبہ پنجاب جو کبھی دہلی کی طرح مسلک حق کا مرکز ہوا کرتا تھا اور جہاں سے بڑے بڑے علماء حق اور عبا قرۂ زماں اُٹھے تھے کھنڈر کی شکل میں نظر آ رہا تھا۔ یادوں کا ایک تسلسل چل پڑا۔ نمونۂ سلف سید عبداللہ غزنوی، مولانا عبدالجبار غزنوی، محدث کبیر حافظ عبدالمنان وزیر آبادی، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہم اور سینکڑوں علماء حق کی یادوں سے دل تڑپ کر رہ گیا۔

ع تڑپاتی ہے اب تک گرمیٔ محفل کی یاد

(اقبال)

چند لمحوں کے لیے میں ماضی کے ریگستان میں بھٹکتا رہا۔ دل چاہتا تھا کہ امرتسر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہر گھوم پھر کر جی بھر کے دیکھا جائے جو کبھی اسلام کی نشر و اشاعت کا مرکز تھا اور جہاں سے باطل تحریکوں کے جملہ اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا جاتا تھا۔ جہاں پر مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ ان کے بچے کو شہید کیا گیا اور ان کا عظیم الشان کتب خانہ جلا کر خاکستر کر دیا گیا تھا۔ دل بار بار اصرار کر رہا تھا کہ:

ٹھہر بھی جا در ساقی پہ دو گھڑی کے لیے
تمام عمر پڑی ہے روا روی کے لیے

مگر جس قافلے کے ہمراہ میں سفر کر رہا تھا اُس کو نہیں معلوم کہ میرے دل کی دنیا میں کیا ہلچل مچی ہوئی ہے۔ میرے ساتھی نے کہا کہ تیار ہو جاؤ ہم لوگ بذریعۂ ٹیکسی واہگہ باڈر کے لیے روانہ ہو رہے ہیں۔ چند گھنٹوں کے بعد جب کسٹم وغیرہ سے فارغ ہو گئے تو پاکستان کی حدود میں قدم رکھا۔ پاکستانی بھائیوں سے مل کر خوشی ہوئی۔ جب کوئی پاکستانی ہم لوگوں سے ملتا تو خوشی سے بغلگیر ہوتا۔

لاہور سے ہم رائیونڈ گئے۔ وہاں تبلیغی جماعت کے بہت بڑے اجتماع میں شرکت کی۔ اجتماع کیا ایک بھیڑ ایک میلہ تھا۔ اس کی داستان اس قابل نہیں کہ قید تحریر میں لائی جائے۔ ہم دونوں ہی ایک رات گزار کر دوسرے دن پھر لاہور واپس آ گئے۔ لاہور میں میرے دوست کا قیام جامعہ اشرفیہ میں تھا، ایک رات تو جیسے تیسے میں نے بھی ان کے ساتھ گزار دی پھر ان سے اجازت لے کر دوسرے دن میں اپنے جماعتی بھائیوں کی تلاش میں تنہا نکل پڑا۔ جامعہ اشرفیہ سے تنہا میں انارکلی آیا۔ اردو بازار دیکھا تو میری حیرت کی انتہا نہ تھی، میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ برصغیر میں اردو کتابوں کی اتنی بڑی مارکیٹ کہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی نہیں ہوگی۔

جب میں اردو بازار دیکھنے میں مصروف تھا اتفاق سے چند طلباء مجھے نظر آئے جو اپنی مخصوص وضع میں تھے اور لباس سے غیر جماعتی لگ رہے تھے۔ میں نے بڑھ کر اُن کو سلام کیا، اُنھوں نے سلام کا جواب دیا اور خوشی میں مسکرانے لگے۔ میں نے عرض کیا کہ میں ہندوستان سے آیا ہوں اور "**مولانا احسان الٰہی ظہیر**" سے ملنا چاہتا ہوں آپ لوگ ان کے بارے میں کچھ جانکاری رکھتے ہیں؟ میری ملاقات اُن سے کب، کیسے اور کہاں ہو سکتی ہے؟ ان سب نے بے ساختہ ہم آواز ہو کر کہا____ **علامہ احسان الٰہی ظہیر**؟ میں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ انھوں نے مجھ سے کہا بھلا **علامہ احسان الٰہی ظہیر** کو کون نہیں جانتا ہے؟ لاہور کی گلی کوچوں سے پوچھو گے تو ان کا پتہ مل جائے گا۔ آپ رنگ محل چلے جائیں وہاں ایک چینیاں والی مسجد ہے، رنگ محل کی ایک ایک اینٹ اور ایک ایک پتھر علامہ کا پتہ بتائیں گے۔ میں سمجھ گیا کہ ان طلباء کے جواب میں طنز ہے لیکن مجھے میرا گوہرِ مقصود مل رہا تھا اس لیے میں مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ جی ہاں، جی ہاں کرتا رہا۔ بالآخر ان سے دوبارہ سلام کیا اور اپنی منزل کی طرف چل پڑا۔ مجھے یقین ہو چکا تھا کہ یہ طنزیہ جواب بریلوی مکتب فکر کے طلبہ کا ہی ہو سکتا ہے۔

انارکلی سے میں رنگ محل آیا اور تلاش کرتے ہوئے مسجد چینیا نوالی تک پہنچ گیا۔ جب مسجد کے گیٹ پر پہنچا تو نمازِ عصر ختم ہو چکی تھی۔ لوگ اپنے گھروں اور اپنی دکانوں کی طرف جا رہے تھے۔ اجنبیت بھی عجیب چیز ہے میں ہر ایک کا منہ تکتا رہ گیا اور سوچتا رہا کہ آخر کس سے علامہ کے بارے میں پوچھوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہر حال ایک شریف النفس انسان سے یہ سوال کر ہی ڈالا کہ کیا یہ چینیاں والی مسجد ہے جہاں **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رہتے ہیں؟ وہ میرے سوال کا جواب دینے کے بجائے مجھ سے سوال کر بیٹھا آپ کو کس سے ملنا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ **علامہ احسان الٰہی ظہیر** سے۔ اُس نے کہا آپ میرے ساتھ تشریف لائیے۔ میں اُن کے ساتھ ساتھ چل پڑا۔ وہ مجھے اپنی زیورات کی دکان میں لے گئے۔ چائے اور بسکٹ کا آرڈر دیا اور اس کے بعد میری روداد سفر پوچھا۔ میں نے مختصراً سب کچھ عرض کر دیا اور اُس کے بعد اُنھوں نے مجھے بتایا کہ علامہ صاحب صرف خطبۂ جمعہ کے لیے تشریف لاتے ہیں اور پھر نہیں۔ اگر آپ کو ابھی ملاقات کرنے کی خواہش ہے تو فون پر رابطہ قائم کرنا ہوگا۔ میں نے کہا کہ ان کا فون نمبر کس طرح حاصل کیا جائے؟ اُنھوں نے جھٹ سے ٹیلی فون ریسیور اُٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے لگے۔ فوراً میرے دل میں خیال آیا کہ یہ شخص یقیناً علامہ کے قریبی دوستوں یا مداحوں میں سے ہے اور یہ خیال آتے ہی میرا دل خوشی سے بلیوں اُچھلنے لگا۔ وہ شخص کچھ دیر تک خود ہی گفتگو کرتا رہا اور پھر میرے متعلق بتایا کہ ایک شخص ہندوستان سے آئے ہوئے ہیں اور ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ علامہ نے ان سے کہا کہ فون پر بات کروا دیجیے۔ میں نے فون پر علامہ صاحب سے علیک سلیک کیا۔ یہ **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ سے بذریعہ فون میری پہلی بات چیت تھی۔ اُنھوں نے اپنی ہزار مصروفیات کے باوجود فوراً بے تکلف مجھے اپنے گھر بلایا اور میں بعد نمازِ مغرب اُن کے دولت کدہ شادمان کالونی پہنچ گیا۔ ملاقات سے قبل ہی گھر اور گاڑیوں کو دیکھ کر اندازہ ہوگیا کہ علامہ خاندانی طور پر رئیس ہیں۔ میں نے بیل مارا اندر سے خادم آیا۔ قبل اس کے کہ وہ مجھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے کچھ پوچھتا میں نے کہا کیا علامہ صاحب موجود ہیں؟ اُس نے جواب میں کہا جی ہاں۔ پھر مجھ سے پوچھا آپ کون ہیں؟ میں نے اپنا نام بتایا تو اُس نے فوراً کہا کہ آپ اندر تشریف لے آیئے۔ خادم مجھے علامہ صاحب کی لائبریری میں لے گیا۔ علامہ صاحب پر نظر پڑی، پہچان گیا کہ یہی علامہ ہو سکتے ہیں۔ دیکھا کہ وہ اپنے سیکریٹری کو کچھ املا کروا رہے تھے۔ اُنھوں نے مجھ سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ بس چند منٹ اور پھر چند سطریں املا کروانے کے بعد اس کو بند کر دیا اور پھر پوری توجہ کے ساتھ مجھ سے مخاطب ہوئے۔ میرے بارے میں، جماعت اہل حدیث ہند کے بارے میں اور ہندوستان کے حالات کے بارے میں بہت سارے سوالات کیے۔ میں حتی المقدور ہر سوال کا جواب دیتا رہا۔ اُن کا ایک سوال تھا کہ آپ نے مجھے کیسے جانا؟ کیسے پہچانا؟ میں نے جواباً عرض کیا "آفتاب آمد دلیل آفتاب" ____ مجلّہ "الاعتصام" اور ماہنامہ "ترجمان الحدیث" کے ذریعہ آپ سے بہت پہلے سے واقف ہوں اور مدتوں سے ملنے کی خواہش اور آرزو تھی جواب پوری ہو رہی ہے۔ وہ میرے اس جواب پر صرف مسکراتے رہے اور کچھ نہ کہا۔

یہ **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ سے میری پہلی ملاقات تھی۔ (یہ نومبر 1983ء کی بات ہے) دیکھا تو قد خاصہ لمبا، بدن بھاری بھرکم، چہرے پر ہلکی ہلکی سی داڑھی تھی لیکن رعب و دبدبہ اور ہیبت کا کیا پوچھنا؟ اجنبی پہلی بار دیکھتے ہی مرعوب ہو جائے۔ ظاہراً **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ ایسے ہی تھے لیکن اندر سے میں نے ان کو ریشم کی طرح نرم پایا بلکہ وہ علامہ اقبال رحمہ اللہ کے اس شعر کی ہوبہو تصویر تھے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن
(اقبال)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک خوشگوار شام

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کے ساتھ گفتگو کا سلسلہ ابھی جاری ہی تھا کہ اہل حدیث یوتھ فورس کے صدر جناب محمد خاں نجیب رحمہ اللہ بھی آ گئے۔ بھائی نجیب کو جب یاد کرتا ہوں تو آنکھیں نم ہو جاتی ہیں۔ بھائی نجیب رحمہ اللہ ابھی بھرپور جوانی کی بہاریں بھی نہ دیکھ پائے تھے، طالب علمی کا زمانہ تھا پنجاب یونیورسٹی سے اسلامیات میں ایم۔ اے کر رہے تھے۔ بے حد خلیق اور ملنسار تھے۔ میری ان سے پہلی ملاقات ہی دوستی میں تبدیل ہو گئی۔ علامہ کے خاص شاگرد، وفا شعار اور جانثار ساتھی بھی تھے۔ پاکستان میں ان کی صدارت نے "اہل حدیث یوتھ فورس" کو ثریا سے ہمکنار کر دیا تھا۔ راہِ حق میں علامہ کے اشارے پر سب کچھ قربان کر دینے کے لیے تیار رہتے اور اس کو اپنی زندگی کی سب سے بڑی متاع بے بہا تصور کرتے تھے۔ اندرونِ پاکستان سفر و حضر میں علامہ کے ساتھ رہتے تھے اور اپنی زندگی کی آخری سانس تک اپنی اس وفاداری کا اس طرح ثبوت دیا کہ جس بم دھماکہ میں **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ زخمی ہوئے اور بعد میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے اسی بم دھماکہ میں محمد خاں نجیب رحمہ اللہ نے جامِ شہادت نوش کیا اور بزبانِ حال کہا:

جو تجھ بن نہ جینے کو کہتے تھے ہم
سو اس عہد کو اب وفا کر چلے
(میرؔ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ شام کتنی خوشگوار تھی جس شام میری گفتگو عالم اسلام کی ممتاز شخصیت، نامور مصنف، بے باک خطیب اور عظیم صحافی سے ہو رہی تھی۔ مجھے خوشی تھی کہ صرف پاکستان کے ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کے عظیم ترین انسان سے ملنے اور اُن سے گفتگو کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ رات کا کھانا اُن کے ساتھ کھایا۔ کھانا کھانے کے بعد مجھ سے کہنے لگے کہ یہ میرا مہمان خانہ ہے اگر یہاں ٹھہرنا چاہتے ہیں تو آرام کریں۔ مدرسہ و مسجد چینیاں والی جانا چاہتے ہیں تو جناب نجیب خاں آپ کو اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ میں نے مدرسہ میں قیام کو ترجیح دیا تاکہ نجیب رحمہ اللہ کے ساتھ بھی دل کھول کر باتیں کر سکوں۔ علامہ صاحب نے محمد خاں نجیب رحمہ اللہ کو مخاطب کر کے کہا: یہ میرے مہمانِ خصوصی ہیں ان کو کسی بھی طرح کی تکلیف نہیں ہونی چاہیے اور جہاں جہاں میرے پروگرام ہوں وہاں وہاں ان کو ساتھ لے کر آنا۔ میں نے علامہ صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور میرا دل ان کی عظمت کا گرویدہ ہو گیا اور یہ سوچنے لگا کہ واقعی **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ اپنے دور کے عظیم انسان ہیں۔ اپنی ہزار مصروفیتوں کے باوجود مجھ جیسے چھوٹے انسان اور طالب علم پر اس قدر مہربان ــــــ پھر بڑوں کے ساتھ ان کا سلوک کیسا ہوگا؟

میں جناب محمد خاں نجیب رحمہ اللہ کے ساتھ مدرسہ محمدیہ چینیاں والی میں آ گیا۔ رات گئے دیر تک نجیب خاں رحمہ اللہ سے مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی۔ میرا قیام پاکستان میں صرف دو ہفتے کے لیے تھا جن میں تین دن میرے گزر چکے تھے اور ابھی پروگرام کئی ایک تھے جس میں فیصل آباد، گوجرانولہ اور کراچی کا سفر بھی داخل تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد دوسرے دن حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ سے ملنے شیش محل روڈ گیا۔ ان دنوں وہ تقریباً صاحبِ فراش تھے۔ آپ سراپا تواضع وشرافت تھے۔ آپ کی سادگی، رہن سہن اور لباس وغیرہ دیکھنے کے بعد سلف صالحین کی یاد تازہ ہوگئی۔ آپ کا اخلاص، عمل وکردار کی پاکیزگی اور قلب ونظر کی وسعت دیکھنے کے بعد دل آپ کا اسیر ہوکر رہ گیا۔ وہیں پر آپ کے خاص تربیت یافتہ شاگرد حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ سے بھی ملاقات ہوئی۔ دوپہر کا کھانا مولانا رحمہ اللہ کے ساتھ کھایا اور اس کے بعد از راہِ عنایت وشفقت مجھ جیسے طالب علم کو "منتقی الاخبار من احادیث سیّد الاخیار" مترجم "تنقیح الرواہ"، "التعلیقات السلفیة" اور چند دوسری کتابوں پر اپنے قلم سے لکھ کر ہدیہ فرمایا۔ نیز اپنا ہفتہ وار مجلہ "الاعتصام" اعزازی طور پر میرے نام جاری کر دیا جو یقیناً میرے لیے باعث فخر تھا۔

مولانا بھوجیانی رحمہ اللہ کی شخصیت اس قدر متنوع، جامع اور ہمہ جہت تھی کہ اس کا احاطہ چند سطور میں ناممکن ہے۔

مولانا عبدالحمید رحمانی رحمہ اللہ کے الفاظ میں:

"علم ومطالعہ، تحقیق وتدقیق، تصنیف وتالیف، ترجمہ وانشاء، تدریس وتعلیم، خطابت، صحافت اور سیاست میں سے کوئی ایسا شعبہ نہیں جسے آپ نے خدمتِ کتاب وسنت کے لیے استعمال نہ کیا ہو۔ اپنے پختہ عقیدہ وفکر، وسیع قلب ونظر، پاکیزہ عمل وکردار، بہترین معاملہ وسلوک، حسنِ تربیت ومردم گری، تواضع وشرافت، جود وسخا، آدمیت اور مروّت کی وجہ سے آپ نے سوسائٹی پر اتنے گہرے تعمیری اور اصلاحی اثرات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھوڑے ہیں جن کا احاطہ مشکل ہے۔" ❶

اگر میں یہ کہوں کہ مولانا رحمہ اللہ اپنی ذات سے ایک انجمن تھے، ایک ادارہ تھے، ایک مشن اور ایک تحریک تھے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ مولانا رحمہ اللہ سے اجازت لے کر دفتر "الاعتصام" گیا۔ جملہ سٹاف سے ملاقات ہوئی اور تعارف ہوا۔ اس کے بعد "دارالدعوۃ السّلفیہ" اور آپ کی لائبریری کا مشاہدہ کیا تو سراپا حیرت واستعجاب بن کر رہ گیا اور پھر سوچتا ہی رہا کہ آپ نے اپنی زندگی کا بیشتر سرمایہ کتابوں کی خریداری میں صرف کیا ہوگا اور کتنی محنت ومشقت اور دل سوزی سے ان کو تلاش کرکے اکٹھا کیا ہوگا۔ اتنا قیمتی مکتبہ اور کتابوں کا اتنا بڑا ذخیرہ صرف ایک شخص کی ذاتی کوششوں کا نتیجہ! میں سراپا حیرت تھا۔

"مولانا بھوجیانی علم نواز، علم پرور اور تحقیقی ذوق رکھنے والی شخصیت تھی۔ ان کی زندگی تقریباً عسر میں گزری لیکن بھوکے رہ کر بھی اعلیٰ درجے کی کتابیں خریدتے رہے۔" ❷

مولانا رحمہ اللہ سے دوبارہ ملاقات کیا، دعائیں اور نصیحتیں لے کر مسجد چینیاں والی واپس آ گیا۔

شام کا کھانا محمد خاں نجیب رحمہ اللہ کے ساتھ کھایا۔ پھر اگلے دن کے بارے میں وہ مجھ سے پوچھنے لگے، میں نے کہا کہ ان شاء اللہ کل مشہور زمانہ ادارہ "ثقافت اسلامیہ" جانے کا ارادہ ہے تاکہ فلسفیٔ وقت، متکلّم اسلام اور مفکرِ ملّت وجماعت حضرت مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کرسکوں۔

---

❶ التوعیہ۔ دسمبر 1987ء۔

❷ تحریک اہل حدیث۔ ص:426۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسب پروگرام دوسرے دن میں ادارہ "ثقافت اسلامیہ" پہنچ گیا۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ مولانا اپنے آفس میں موجود ہیں۔ میں اُن کے آفس تک پہنچا، اندر جانے کی اجازت لی اور السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور مولانا رحمہ اللہ سے مصافحہ کیا اور سامنے کھڑا ہوگیا۔ مولانا رحمہ اللہ نے سامنے کی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور میں باادب بیٹھ گیا۔ مولانا نے احوال دریافت کیا۔ ہندوستان سے آنے پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ جب میں نے اپنا آبائی وطن بتایا تو ان کو مزید خوشی ہوئی۔ ندوۃ العلماء لکھنؤ کے بارے میں پوچھ تاچھ کرنے لگے۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ (1) ناظم ندوۃ العلماء کی خیریت اور ان کی صحت کے بارے میں پوچھا۔ بالخصوص یو۔ پی میں مسلمانوں کے علمی، معاشی، تمدنی اور معاشرتی مسائل کے متعلق سوالات کرتے رہے اور میں اپنی ناقص معلومات اور حسب استطاعت ہر سوال کا جواب دیتا رہا اور میں محسوس کرتا رہا کہ وہ شورش کاشمیری رحمہ اللہ کی زبان میں کہہ رہے ہیں:

کیا اب بھی علی گڑھ کا موسم صرصر کے تھپیڑے سہتا ہے؟
کیا اب بھی رشید احمد کا قلم افسانۂ محزوں کہتا ہے؟
کیا اب بھی مسلمانوں کا لہو یو۔ پی کی زمیں پر بہتا ہے؟

(شورش)

دورانِ گفتگو مولانا کے علم ومطالعہ کی گہرائی کا اندازہ ہوا۔ خوش پوشاکی، گفتگو میں متانت وتوازن، اخلاق کی بلندی، مطالعہ کی وسعت، علم کی گیرائی و

....

(1) مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ نے 31 دسمبر 1999ء بمطابق 30 رمضان 1420ھ کو رائے بریلی بھارت میں وفات پائی۔ ناشر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گہرائی، شرافت و مروت اور کم سخنی آپ کی نمایاں خوبیاں تھیں۔ سچ پوچھئے تو ان کو علم و مطالعہ میں ڈھلا ہوا انسان پایا اور ان کی ہر گفتگو خیر الکلام ما قَلَّ و دَلَّ کی آئینہ دار تھی۔

مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ کی علمی عظمت اور قوم و ملت کے سلسلے میں ان کی خدماتِ جلیلہ کا اعتراف کرتے ہوئے مولانا عبدالحمید رحمانی رحمہ اللہ اپنے مقالہ "مفکرِ ملت" میں یوں رقمطراز ہیں:

> "مولانا محمد حنیف ندوی رحمہ اللہ کی شخصیت درحقیقت اس بات کا ثبوت تھی کہ تحریک اہل حدیث نے جس طرح ماضی کے ہر دور میں اسلام اور اس کے دونوں مصادر کتاب و سنت کے خلاف اُٹھنے والے ہر طرح کے فتنوں سے نمٹنے کا فرض انجام دیا ہے اسی طرح حال اور مستقبل کے چیلنجوں کا جواب بھی وہ پوری جرأت اور دیدہ وری کے ساتھ دے سکتی ہے اور یہ تحریک دشوار سے دشوار مرحلہ پر بھی اپنی ذمہ داریوں اور فرائض سے غافل نہیں ہو سکتی۔ اس کے افراد پر عارضی طور پر جمود تو طاری ہو سکتا ہے لیکن یہ تحریک نہ تو مر سکتی ہے نہ مٹ سکتی ہے نہ خاموش ہو سکتی ہے نہ وقت کے فتنوں کو برداشت کر سکتی ہے۔ اس کے اندر رب العالمین نے اپنے دین کی تجدید اور اپنے بندوں کی اصلاح کے لیے ایسی صلاحیتیں ودیعت کر رکھی ہیں جو ہر دور میں اسے حق کی حمایت اور باطل سے نبرد آزما ہونے کے لیے غذا فراہم کرتی رہیں گی۔ افراد اہل حدیث کے خلاف جو حضرات یہ طنز کرتے ہیں کہ یہ مردہ فتنوں سے لڑتے ہیں زندہ فتنوں سے نہیں ان کے سامنے ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑی جرأت کے ساتھ جن شخصیتوں کا نام پیش کر سکتے ہیں مولانا محمد حنیف ندوی کی شخصیت ان میں برصغیر کی سطح پر ممتاز اور نمایاں مقام کی حامل رہی ہے۔" ❶

مولانا ندوی رحمہ اللہ کے ساتھ تقریباً گھنٹہ دو گھنٹہ صحبت رہی اور علمی ماحول میں گفتگو ہوتی رہی۔ مولانا رحمہ اللہ کے ساتھ چائے پینے کا شرف حاصل ہوا۔ مولانا نے ازراہِ عنایت اپنی چند تالیفات "افکار ابن تیمیہ"، "عقلیات ابن تیمیہ"، "افکار ابن خلدون" اور دوسری کتابیں بطور ہدیہ مرحمت فرمائیں۔ چلتے ہوئے میں نے مولانا سے دعاؤں کی درخواست کی اور کہا کہ اپنے قیمتی مشوروں اور نصیحتوں سے بھی نوازیں۔ مولانا نے بہت اچھے مشورے دیئے اور بے حد قیمتی نصیحتیں کیں۔ یوں تو اُن کی ہر نصیحت پرُ مغز اور معنی خیز تھی لیکن ایک نصیحت جو میری زندگی پر سب سے زیادہ اثر انداز رہی ہے اور جس کو میں نے گرہ دے رکھا ہے ان کی یہ بات "بیٹا ہمیشہ طالب علم بن کر رہنا" تھی۔

مولانا رحمہ اللہ کی اردو زبان بہت صاف ستھری تھی۔ گفتگو کا انداز بے حد پیارا اور نرالا تھا۔ زبان میں انتہائی شیرینی اور حلاوت تھی۔ پنجابی ہونے کے باوجود صحتِ الفاظ کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ جب گفتگو فرماتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ پنجاب کے نہیں دہلی اور لکھنؤ کے رہنے والے ہیں۔ علمی رعب وجلال کے ساتھ ساتھ بے حد نفیس انسان تھے۔ مولانا کے ساتھ محوِ گفتگو تھا کہ اسی دوران مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ آ گئے اُن سے ایک سرسری ملاقات اور تعارف ہوا۔ اُنھوں نے بھی اپنی ایک کتاب ہدیہ فرمائی اور کسی خاص پروگرام کے تحت کہیں

❶ التوعیہ. نومبر 1987ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چلے گئے۔ افسوس ان سے کوئی تفصیلی گفتگو نہ ہوسکی اور پھر دوبارہ ملاقات بھی نہ ہوسکی۔ ①

ع دل کی دل ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی

(درد)

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی اور مولانا محمد حنیف ندوی رحمہما اللہ کی جامع شخصیات پر مولانا عبدالحمید رحمانی حفظہ اللہ کے مقالات بے حد قیمتی اور معلوماتی ہیں۔ ان میں اس قدر تنوع اور جامعیت ہے کہ ان سے بہتر مقالہ لکھنا ناممکن تو نہیں البتہ مشکل ضرور ہے۔ رحمانی حفظہ اللہ کی ذات برصغیر کی سطح پر جماعت اہل حدیث میں گنی چنی چند شخصیات میں سے ایک ہے۔② میرے ناقص علم کے مطابق تاریخ اہلحدیث پر جس قدر مدلل اور مفصل معلومات ان کو حاصل ہیں شاید ویسی معلومات کسی کے پاس ہوں۔ جماعت اہلحدیث ہند کی طرف سے بالعموم اور نوجوانانِ اہل حدیث ہند کی طرف سے بالخصوص ان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ تاریخ اہل حدیث کے متعلق وہ اپنی معلومات کو قلمبند کرتے رہیں تاکہ نوجوانوں کو اس سے حوصلہ ملے اور آنے والی نسل اپنی تاریخ سے واقف ہو۔

① شہنشاہ قلم قرطاس مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ نے بروز منگل 22 دسمبر 2015ء بمطابق 30 رمضان 1420ھ کی صبح کو عالم اسلام کو داغ مفارقت دے کر داعی اجل کو لبیک کہی اور اپنے آبائی گاؤں منصور پور ٹیسیاں جڑانوالہ میں مدفون ہوئے۔

② عبقری زماں علامہ عبدالحمید رحمانی رحمہ اللہ نے 73 برس کی عمر میں 20 اگست 2013ء بمطابق 11 شوال 1434ھ کو نئی دہلی میں فجر کے بعد وفات پائی۔ آپ کے جسد خاکی کو جامعہ نگر قبرستان میں دفن کیا گیا۔ ناشر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اللہ سے دعا کروں گا کہ اللہ ان کو توفیق دے کہ وہ اپنی معلومات صفحۂ قرطاس کے حوالے کر سکیں۔ اللہ ان کی عمر لمبی کرے کہ جماعت اہل حدیث ہند کا بے حد قیمتی علمی سرمایہ ہیں۔ ①

ایسی چنگاری بھی یا رب اپنی خاکستر میں تھی

(اقبال)

① افسوس میری یہ آرزو پوری نہ ہو سکی اور وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شوخیٔ نقشِ پا کی

قیامِ لاہور کے دوران ہی ایک جلسہ میں شرکت کا موقع ملا۔ میں اپنے دوست جناب محمد خاں نجیب رحمہ اللہ کے ساتھ جلسہ گاہ پہنچا۔ وہاں پر "اہل حدیث یوتھ فورس" کے نوجوان پہلے سے موجود تھے۔ اسٹیج پر نظر دوڑائی تو پاکستان کے چوٹی کے سیاستدان اور علماء جلوہ افروز نظر آئے۔ اس وقت صرف دو کے نام حافظہ میں محفوظ ہیں ایک مشہور زمانہ سیاستدان نوابزادہ نصراللہ خاں اور دوسرے بریلوی مکتب فکر کے قائد مولانا احمد شاہ نورانی تھے۔ ہم لوگوں کے پہنچنے کے دس منٹ کے بعد معلوم ہوا کہ **علامہ احسان الٰہی ظہیر** تشریف لا رہے ہیں۔ "اہلحدیث یوتھ فورس" کے نوجوان اُن کے استقبال میں کھڑے ہو گئے اور اتنے زُور دار نعرۂ تکبیر "اللہ اکبر" اور "**علامہ احسان الٰہی ظہیر** زندہ باد" کے نعرے لگائے کہ میں حیران و ششدر رہ گیا اور وہیں بیٹھے بیٹھے جماعت اہل حدیث ہند اور جماعت اہل حدیث پاکستان کا موازنہ کرنے لگا تو میری حیرانی کی انتہا نہ رہی۔ علامہ رحمہ اللہ کی یہ تقریر سیاسی تھی۔ آمریت اور مارشل لاء کے خلاف اس قدر مدلل اور پُراز معلومات تھی کہ مجھے اندیشہ لاحق ہوا کہ اگر مارشل لاء کے ناخداؤں کے خلاف علامہ کی اسی طرح تقریریں ہوتی رہیں تو پاکستان جو طالع آزماؤں کا سب سے مضبوط قلعہ ہے علامہ کا ان کی سازشوں سے محفوظ رہنا ممکن نہیں ہے۔ اس موقع پر جب علامہ کی تقریر براہِ راست سنی تو یقین ہو گیا کہ واقعی عصرِ حاضر میں علامہ برصغیر کے سب سے بڑے خطیب ہیں۔ علامہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب جب اسٹیج پر پہنچے تو سارے لوگ کھڑے ہو گئے۔ اس اسٹیج پر اپنے وقت کے گھاگ اور چوٹی کے سیاستدان بیٹھے ہوئے تھے مگر اس وقت کا عالم یہ تھا کہ

وہ آئے بزم میں اتنا تو میرؔ نے دیکھا
اور اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی
(میرؔ)

اس جلسہ سے مجھے پاکستان میں جماعت اہل حدیث کی قوت کا اندازہ ہوا اور خوشی ہوئی کہ پورے پاکستان میں اہل حق کا بول بالا ہے۔ ان کا باطل فرقوں پر رعب و دبدبہ اور ہیبت ہے اور اہل باطل کی نگاہوں میں ویسے ہی کانٹے کی طرح کھٹکتے ہیں جس طرح زمانۂ ماضی میں باطل پرستوں کی نظروں میں اہل حق کھٹکتے تھے۔ جلسہ کے اختتام پر محمد خاں نجیب کے ساتھ علامہ صاحب سے ملاقات کی تو فی الفور پوچھا آپ کہاں تھے؟ میں نے عرض کیا کہ جلسہ گاہ میں موجود تھا۔ پھر پاکستان کے مشاہیر سے ملاقاتیں اور ان سے میرا تعارف کروایا۔ اسٹیج پر پاکستان کے چوٹی کے سیاستدان نوابزادہ نصر اللہ خاں اور مولانا احمد شاہ نورانی سے ملاقات کروائی اور تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ یہ میرے دوست ہیں جو ہندوستان سے آئے ہیں اور میرے مہمان خصوصی ہیں۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ کی اس ادنیٰ طالب علم پر یہ ذرّہ نوازی تھی بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ ان کے کریمانہ اخلاق کی بلندی تھی کہ جہاں جہاں گئے اور جس جس سے میری ملاقات کروائی ان سے تعارفاً یہی کہتے رہے۔ اس واقعہ پر 38 برس گزر چکے ہیں لیکن محسوس ہوتا ہے کہ وہ پورے خوش وخروش کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دریاؤں کے بہاؤ کی طرح تقریر کر رہے ہیں اور ہم ہمہ تن گوش ہیں۔ نعرۂ تکبیر "اللہ اکبر" اور "**علامہ احسان الٰہی ظہیر** زندہ باد" کے الفاظ آج بھی کانوں میں گونج رہے ہیں۔ گویا

ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے
کہے دیتی ہے شوخی نقشِ پا کی
(میر تسکینؔ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قلندروں کا طریق

ایک دن شام ڈھلے ایک مسجد کے افتتاح کی تقریب میں ہم اور محمد خاں نجیب رحمہ اللہ پہنچے اس مسجد کا افتتاح **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کی امامت سے ہونا تھا۔ مغرب کی نماز ہم سب نے علامہ رحمہ اللہ کی امامت میں ادا کی اس کے بعد علامہ رحمہ اللہ کی تقریر ہوئی۔ وہ تقریر اس قدر پُرمغز اور توحید سے لبریز تھی کہ میں نے اپنی اب تک کی زندگی میں ویسی تقریر توحید کے موضوع پر نہیں سنی ہے۔ اس میں اللہ کی وحدانیت کا اقرار، رسالت ﷺ کی تصدیق، آخرت پر ایمان، شرک وبدعات کی تردید، اللہ پر بھروسہ وتوکل اور اعتماد، اپنی کمزوری و عاجزی اور ضعف کا اعتراف، اپنے دماغوں کی کجی، زبانوں کی نجاست اور جسموں کی پلیدگی کا بھرپور اظہار تھا۔

اس تقریر کے چند اقتباس ملاحظہ ہوں:

"میں اس مقام پر آ کے انتہائی خوش ہوا ہوں کہ اللہ تیرا شکر ہے کہ اس بستی میں تو نے اپنی توحید کا ایک پودا لگایا ہے اور مجھے کسی دوست نے کہا کہ یہ پودا کمزور ہے۔ میں نے کہا اس کی کمزوری کا تم کیوں فکر کرتے ہو؟ جس کے نام پر تم نے لگایا ہے وہ خود طاقتور بنا دے گا۔ اگر یتیم مکہ کو اس نے زمین کی پستیوں سے اُٹھایا عرش کی بلندیوں سے ہمکنار کیا تو اپنی توحید کی آواز کو اس کائنات کے چپہ چپہ پر وہ نہیں پھیلائے گا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ اُس کا کام ہے تمہارا کام آواز دینا ہے۔ آواز پہنچانا تمہارا کام نہیں آواز پہنچانا عرش والے کا کام ہے۔

﴿وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ﴾ [1]

ابراہیم آواز تم دو دلوں میں کھینچ میں پیدا کروں گا۔ تمہارا کام لوگوں تک پہنچانا نہیں تمہارا کام لوگوں کو منوانا نہیں۔ منوانا بھی میرا کام پہنچانا بھی میرا کام ہے۔ اور میں دعا کرتا ہوں اور آپ سب لوگ میرے ساتھ دعا کریں۔

اللہ! یہ گھر تیرے نام پر بنا ہے۔

اللہ! اِس میں اور کسی کا نام شامل نہیں۔

اللہ! یہاں پڑوس میں پورن کا کنواں بھی موجود ہے۔

اللہ! یہاں علی پور بھی موجود ہے۔

اللہ! ہم نے پورن کے کنویں کی طرف رخ کیا نہ علی پور کی طرف رخ کیا۔

اللہ! ہم نے رخ کیا ہے تو تیرے قبلہ وکعبہ کی طرف رخ کیا ہے۔

اللہ! اس کی لاج تو نے رکھنی ہے۔

اللہ! اس کی آبرو تو نے رکھنی ہے۔

اللہ! ہمارا کام لگانا تھا سینچنا تیرا کام ہے۔ ہم تو مٹی میں ملاتے ہیں تو مٹی سے اُگاتا ہے۔ ہم تو مٹا دیتے ہیں۔ ہم بیج ڈالتے ہیں اور

---

[1] سورة الحج، آية: 27۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مٹی میں ملا کر خاک در خاک کر دیتے ہیں اور تو خاک میں ملے ہوئے کو اُٹھاتا ہے۔ اس کی انگوری بناتا ہے پھر اس کو تناور بناتا ہے۔ پھر اس کو سایہ دار بناتا ہے اور پھر تیری نظرِ کرم اگر درخت پر پڑ جائے تو اس کو تُو پھل دار بناتا ہے۔ اور پھر اُس سے لوگ فائدہ اُٹھاتے ہیں اور لوگ اس سے اپنی پیاس بجھاتے ہیں اپنی بھوک مٹاتے ہیں۔

اللہ! یہ تیرا کام ہے۔ پودا اِن لوگوں نے لگایا اللہ! درخت بنانا تیرا کام ہے۔

اللہ! اس گھر کو اُنھوں نے بنایا آباد کرنا تیرا کام ہے۔

اللہ! تو اپنے بندوں کو توفیق عطا فرما کہ تیرے حق کی آواز کو کہیں تیرے حق کی آواز کو قبول کریں۔

اللہ! تیرے نبی ﷺ نے کہا تھا کہ بندوں کے دل رحمان کی انگلیوں میں ہیں۔

اللہ! ہم عاجز، کمزور ہیں۔

اللہ! ہم ناتواں سہی۔

اللہ! ہم بے کس و بے بس ہیں۔

اللہ! ہمارے پاس نہ کوئی اقتدار ہے۔

اللہ! نہ ہمارے پاس کوئی اختیار ہے۔

اللہ! نہ ہمارے پاس کوئی قوت ہے۔

اللہ! نہ ہمارے پاس کوئی طاقت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ! تیرا شکر ہے کہ صرف وہ آواز موجود ہے جو تیرے نبی ﷺ نے مکے اور مدینے کے بازاروں میں بلند کی تھی۔

اللہ! ہم اتنے اہل نہیں ہیں کہ تیری آواز کو بلند کر سکیں۔

اللہ! ہمیں اپنی زبانوں کی نجاست کا علم ہے۔

اللہ! ہمیں اپنے دماغوں کی کجی کا اعتراف ہے۔

اللہ! ہمیں اپنے جسموں کی پلیدگی کا خیال ہے۔

اللہ! ہمیں اس بات کا پورا اندازہ ہے کہ جس طرح تیرے اہل حق کو ہونا چاہیے ہم اس طرح کے نہیں ہیں۔

اللہ! سب کچھ ہیں لیکن یہ بھی تو تیری کرم نوازی ہے کہ اپنے سارے گناہوں کے باوجود تیرے دروازے کو چھوڑ کر کبھی دوسرا دروازہ نہیں دیکھا ہے۔

اللہ! اسی توحید کی برکت سے اس علاقے کو اپنی توحید کے چشموں سے سیراب فرما دے۔

اللہ! اپنی توحید کے نور سے جگمگا دے۔

اللہ! کتاب وسنت کے نور اور روشنی سے پوری کائنات کو منور فرما دے۔

اللہ! اس مسجد کو مینارۂ نور بنا دے۔

اللہ! اگر اس کے بنانے والوں میں، اس کی تولیت کرنے والوں کی نیتوں میں کوئی کجی ہے تو اس کو درست فرما دے۔

اللہ! اس کو تو خالصۃً اپنی رضا کے لیے، اپنی مرضات کے لیے، اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجہ کے لیے کر لے۔

اللہ! تو اس کو قبول فرما لے۔

اللہ! جو لوگ اس مسجد کو اپنے جسموں کے ساتھ، اپنے مالوں کے ساتھ اپنی حاضری کے ساتھ آباد کریں تو اُن کے گھروں کو آباد فرما دے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔" ❶

علامہ رحمہ اللہ کی تقریر کے بعد عشاء کی اذان ہوئی اور اس کے بعد نماز ادا کی گئی اور پھر ہم لوگ علامہ رحمہ اللہ کی گاڑی میں سوار ہو کر لاہور شہر کے لیے روانہ ہو گئے۔ علامہ صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ آج رات کا کھانا "نعمت کدہ" لاہور میں کھایا جائے گا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ جیسا حکم فرمائیں۔ "نعمت کدہ" کے پکوان کی تھوڑی تعریف کی اور پھر تقریباً آدھ گھنٹے کے بعد ڈرائیور نے گاڑی "نعمت کدہ" کے دروازے پر لا کر کھڑی کر دی۔ لیکن اتفاق سے اس دن اللہ جانے کیوں "نعمت کدہ" بند تھا۔ مجبوراً علامہ صاحب ہم لوگوں کو لے کر اسی جیسے دوسرے ریسٹورنٹ میں لے گئے اور انواع و اقسام کے کھانوں کا آرڈر دیا۔ اور پھر بڑے ہی اچھے اور خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔ قیامِ لاہور کے دوران میں نے بارہا محسوس کیا کہ مہمانوں کے ساتھ آپ کا حسنِ سلوک، ضیافت اور مہمان نوازی حدیث رسول ﷺ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ)) ❷ کی تفسیر ہوتی تھی۔ اس رات کھانا کھانے کے بعد علامہ صاحب اپنے

---

❶ خطبات. ص:430تا432۔

❷ فتح الباری کتاب الآدب. باب رقم:85، حدیث رقم:6135۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھر تشریف لے گئے اور میں جناب محمد خاں نجیب رحمہ اللہ کے ساتھ مسجد چینیاں والی واپس آ گیا۔

اب میرے پاس وقت بہت کم بچا تھا۔ رات میں پروگرام کو ترتیب دیا اور دوسرے دن گوجرانوالہ اور فیصل آباد کے لیے روانہ ہو گیا۔ ان دونوں تاریخی اور صنعتی شہروں کو دیکھا۔ جامعہ محمدیہ گجرانوالہ اور جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے متعلق اپنے تاثرات و مشاہدات کو قید تحریر میں لانا طوالت کا باعث ہوگا۔ وہاں سے واپسی پر دو دن کے لیے کراچی چلا گیا۔ وہاں بھی جماعتی اخوان سے ملاقاتیں ہوئیں۔ دارالحدیث رحمانیہ اور جماعت کے دوسرے اداروں کو بھی دیکھا۔ قاری عبدالخالق رحمانی اور پروفیسر محمد یامین محمدی جیسے اعاظم جماعت کے ساتھ بڑی اچھی علمی صحبتیں رہیں۔ ان کی تفصیلات کو بھی طوالت کے خوف سے ترک کر رہا ہوں۔

کراچی سے واپسی پر پھر **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ سے ملاقات ہوئی۔ ان کے مرکز کی جگہ بھی دیکھی، لوگوں سے ملاقاتیں بھی کیں اور سفر واپسی سے ایک دن پہلے شام کا کھانا علامہ رحمہ اللہ کے ساتھ کھایا۔ کھانا کھانے کے بعد علامہ صاحب مجھے دو سو روپے پاکستانی نکال کر دینے لگے اور فرمایا کہ والدین، بھائی بہنوں کے لیے مٹھائیاں ہماری طرف سے۔ میں نے انکار کیا اور کہا کہ آپ مجھے شرمسار نہ کریں لیکن ان کا اصرار میرے انکار پر غالب ہی رہا۔

ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ میں نے اسی موقع پر کہا میں نے سنا ہے کہ آپ کی کتابوں پر حکومت پاکستان نے پابندی عائد کر رکھی ہے۔ علامہ صاحب مسکرائے اور فرمایا میں نے بھی سنا ہے کہ ضیاء الحق صاحب نے میری کتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"البریلویه" پر پابندی لگا رکھی ہے لیکن میں نے اپنی کتابوں پر کوئی پابندی نہیں لگائی ہے۔ میری جملہ کتابیں بازاروں میں ویسے ہی بکتی اور ملتی ہیں جیسے پہلے ملتی تھیں۔آپ اردو بازار میں فلاں شخص کے پاس چلے جائیں میں ان کو فون کر دیتا ہوں، آپ کو جس قدر کتابیں مطلوب ہیں مل جائیگی۔ علامہ صاحب نے فون پر ان کو میرا نام بتا دیا۔ دوسرے دن صبح میں نے ان کو فون کر کے اطلاع دی کہ میں آنے والا ہوں۔ سفر سے پہلے میں اردو بازار گیا۔ علامہ صاحب کی جملہ کتابیں حاصل کیں اور چند دوسری کتابیں بازار سے خریدیں اور قیام گاہ پر واپس آ گیا۔ سامان کو ترتیب دیا اور اپنے وطن مالوف وعزیز ہندوستان واپس آنے کے لیے پابرکاب ہوگیا۔ یہ میرے سفر پاکستان کا اختتام تھا لیکن علامہ رحمہ اللہ کے متعلق اپنی تحریرات اور ملاقات کی داستان کو ختم کرنے سے پہلے جی چاہتا ہے کہ ان کی کرم فرمائی اور ذرہ نوازی کا ذکرِ جمیل ایک بار اور کروں۔

میں نے پاکستان کا سفر دو بار کیا اور دونوں بار علامہ رحمہ اللہ کے یہاں مہمانی کا شرف حاصل ہوا۔ پہلے ہی سفر میں علامہ صاحب نے مجھے پاکستان کی شہریت، لاہور میں سکونت اور اچھی ملازمت کی پیشکش کی تھی اور فرمایا کہ ساری ذمہ داری میری ہوگی آپ کو کسی بھی قسم کی کوئی پریشانی نہ ہوگی۔ اس ادنیٰ خادم پر علامہ رحمہ اللہ کی یہ خاص عنایت تھی اور میرے لیے ترقی کے مواقع بھی بہت زیادہ تھے۔ مادی اعتبار سے میں خوش حال ہو جاتا، پنجاب یونیورسٹی سے تعلیم کا سلسلہ بھی جڑ جاتا۔ ان تمام روشن پہلوؤں کے باوجود میں نے ہندوستان میں قیام کو ترجیح دیا۔ اس لیے کہ دنیاوی اغراض کی خاطر والدین، عزیز واقارب، بھائی بہن اور دوسرے رشتے داروں کو چھوڑ دینا میرے ضمیر کے خلاف تھا۔ میں نے علامہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ غور وفکر کے بعد آپ کو جواب دوں گا۔ درحقیقت یہ میرا خوبصورت انداز میں انکار تھا جس کو علامہ صاحب فوری طور پر بھانپ گئے اور مسکرانے لگے۔ دہلی واپسی پر جب میں نے اپنے دوستوں کو اس پیشکش کی خبر دی تو مجھ سے میرے کئی دوستوں نے کہا کہ علامہ کی پیشکش کو تمہیں قبول کر لینا تھا لیکن دوستوں کے ان پُرخلوص مشوروں کے باوجود میرا دل آمادہ نہ ہوا۔ اور آج بھی میرا دل میرے اس فیصلہ پر مطمئن ہے اگرچہ ہندوستان کی سیاسی اتھل پتھل اور یہاں کی اکثریت کے جو عزائم اقلیت کے سلسلے میں ہیں ان کے پیش نظر میرے دوستوں کا فیصلہ بھی درست اور بجا تھا لیکن میں تھا کہ میرا فیصلہ اپنی جگہ پر اٹل رہا۔

ہزار خوف ہو، لیکن زباں ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق

(اقبال)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

کی

نشأۃ ثانیہ

تقسیم ہند کے نتیجہ میں جماعت اہل حدیث پاکستان کے اندر جو جمود پیدا ہو گیا تھا، جماعت کا درد رکھنے والے اعیان وقائدین مولانا داؤد غزنوی، حافظ محمد گوندلوی، مولانا محمد اسماعیل سلفی گوجرانوالہ، مولانا حافظ عبداللہ روپڑی، مولانا محی الدین احمد قصوری، علامہ میر سیالکوٹی، مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی، مفکر ملت مولانا محمد حنیف ندوی، شیخ محمد اشرف سندھو، مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہم اللہ اور دیگر علماء کرام نے اس جمود وتعطل کو توڑا۔ جماعت کے کاز کو آگے بڑھایا۔ پورے پاکستان میں جماعت کے افکار ونظریات کو پھیلایا اور عام کیا۔ ان کے ذریعے ہی دینی مدارس وجامعات کا قیام عمل میں آیا۔ جماعت اہل حدیث کی نایاب کتابیں جو تقریباً مفقود ہو رہی تھیں زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آئیں۔ اپنی بساط وطاقت بھر سیاسی جماعتوں پر بھی اپنے اچھے اور تادیر اثرات ونقوش چھوڑے۔ مگر عمومی طور پر جماعت کو پاکستان میں وہ مقام نہ مل سکا جو اس کو ملنا چاہیے تھا اور ابھی تک جماعت کے افراد پر جو راحت طلبی اور گراں خوابی طاری تھی نیز اللہ کے راستے میں قربانی وفدائیت کا جذبہ تقریباً ختم ہو رہا تھا اور ہماری نوجوان نسل دوسری جماعتوں کے سحر سامری سے جو مسحور ہو چکی تھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا مکمل توڑ نہیں ہو سکا تھا۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ جب مدینہ یونیورسٹی سے اپنی تعلیم مکمل کر کے پاکستان واپس آئے تو آتے ہی جماعت اہل حدیث کے افراد کو حرکت وعمل کی دعوت دی۔ دوسری جماعتوں اور تحریکوں کے غلط عقائد ونظریات سے کھلم کھلا آگاہی بخشی اور دوسری جماعتوں سے اپنے نوجوانوں کو کھینچ کھینچ کر نکالا اور کاروان جماعت اہلحدیث میں لا کر شامل کیا۔ جماعت کے طلباء اور نوجوانوں کو نیا جذبہ اور نیا ولولہ عطا کیا۔ "اہل حدیث یوتھ فورس" کی بنیاد رکھ کر پورے پاکستان میں ہنگامہ مچا دیا۔ دیگر جماعتوں کے نوجوانوں کے مقابلہ میں جماعت اہل حدیث کے نوجوانوں کو بہترین سیرت اور بہترین کردار کا حامل بنا کر پیش کیا۔ اللہ کے راستے میں آنے والی پریشانیوں اور تکالیف کو برداشت کرنے اور انھیں جھیلنے کی عادت ڈالی۔ نوجوانوں کو ہر میدان میں خود کفیل بننے کی تلقین کی۔ اُن میں خودداری اور غیرتِ اسلامی کی خُو ڈالی اور اِن کے سامنے وسیع ترصحیح میدانِ عمل کا لائحہ عمل لا کر پیش کر دیا۔

"آپ صاحب بصیرت، روشن ضمیر، متبحر عالم، راسخ الاعتقاد محقق، شعلہ بیان مقرر، سحر بیاں خطیب، نامور سیاسی قائد، عظیم مفکر، ممتاز دانشور اور عالمی شہرت کے حامل منجھے ہوئے مصنف تھے۔ اللہ پاک نے انھیں گوناں گوں اُوصاف سے متصف فرمایا، ان کی تمام علمی قابلیتیں، ذہنی صلاحیتیں، زبان وبیان اور قلم وقرطاس کی تمام قوتیں، جمعیت اہل حدیث پاکستان کے فروغ واستحکام، کتاب وسنت کی بالادستی، مسلک کی سربلندی، جمہوری اقدار کے فروغ، ملکی استحکام، شرپسند عناصر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استیصال اور اسلامی دینی قدروں کے احیاء واستحکام کے لیے وقف تھیں۔ وہ تمام طاغوتی طاقتوں کے لیے برہنہ شمشیر تھے۔ ان کی ایمان افروز ولولہ انگیز اور روح پرور تقریروں کی نہ صرف ملک بلکہ بیرونی ممالک میں بھی دھاک بیٹھ چکی تھی۔

حقیقت ہے کہ ان کے اُٹھ جانے سے بہت سی مجلسیں اور بہت سی جگہیں خالی ہوگئی ہیں۔ وہ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ وہ جماعت کے قلب وروح کی حیثیت رکھتے تھے۔ اُنھوں نے جماعت کی نشأۃ ثانیہ میں جو کردار ادا کیا ہے اور جماعت کو جس نئے اسلوب، نئی فکر، نئی سوچ اور نئے ولولوں سے نوازا ہماری جماعت کی سو سالہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اُنھوں نے اپنی ہمہ گیر شخصیت سے جماعت کو بڑے مختصر عرصہ میں اس مقام پر لا کھڑا کیا کہ نئے آنے والوں کے لیے اس معیار کو برقرار رکھنا بھی مشکل نظر آتا ہے۔ جماعت پر ایک وہ دور تھا جب ہمارے لوگ دوسری جماعتوں کے مرہونِ منت ہوا کرتے تھے اب بڑی بڑی جماعتوں کے قائدین جماعت اہلحدیث پاکستان کی رفاقت وتعاون کے طلبگار ہیں۔" ❶

جماعت اہل حدیث پاکستان کے تعلق سے **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کی عظیم الشان خدمات کو عظیم خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہاں پوری یوں لکھتے ہیں:

"علامہ رحمہ اللہ کی اس خوبی اور خدمت سے کون انکار کرسکتا ہے کہ

---

❶ ممتاز ڈائجسٹ شہید اسلام نمبر۔ ص:167۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُنھوں نے اہل حدیث جماعت میں حرکت و عمل کی روح پھونک دی تھی۔ جمود کو توڑا تھا اور ایک تحریک پیدا کر دی تھی۔ ایک محدود مذہبی جماعت اور مختصر دینی مکتبہ فکر کو ملک کی ایک بڑی سیاسی قوت بنا دیا تھا۔ اہل حدیث بزرگوں نے تحریک آزادی میں بیش بہا خدمات انجام دی تھیں اور ایثار و قربانی کی سنت سلف کو تازہ کرتے رہے تھے لیکن گزشتہ ایک صدی میں ان کا اپنا کوئی پلیٹ فارم نہ تھا۔ ان کی خدمات کے ایک بڑے حصے کو علی گڑھ تحریک نے اپنا لیا تھا ان کی بیش قیمت خدمات جمعیت علماء ہند کے پلیٹ فارم سے انجام پائی تھیں۔ مسلم لیگ کا دامن ان کی زریں خدمات کے نقش و نگار سے مزین ہوا تھا۔ مجلس احرار کے آوازۂ حق کو اُن کی صدائے حریت نے قوت بخشی تھی۔ ندوۃ العلماء کی تعلیمی خدمات میں اُن کا حصہ قابلِ قدر تھا اور دارالمصنفین کی تحریک کو ان کے وجودِ علمی سے توانائی حاصل ہوئی تھی۔ دیوبند اور علی گڑھ کی تحریکات سے قبل تحریک اِصلاح و جہاد اور 1857ء کی دعوتِ انقلاب اور آزادی میں ان بزرگوں کی خدمات کا پیمانہ دوسروں سے زیادہ بلند و ارجمند رہا۔ لیکن ان کی خدماتِ ایثار ملی اور خدماتِ قومی کا کوئی ایک پلیٹ فارم اور کسی ایک عنوان سے کوئی خاص دفتر نہ تھا۔ اور بدقسمتی سے چونکہ ابھی تک کوئی ایسی تاریخ بھی مرتب نہ ہو سکی اس لیے ان کی عظیم الشان ملّی اور دینی خدمات سے واقفیت عام نہ ہو سکی۔

علامہ شہید کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ عملی صلاحیتیں بخشی تھیں۔ وہ سراپا عمل شخصیت اور بہترین منتظم بھی تھے۔ ان کے اندر تحریکوں کو چلانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور انتشار میں اجتماع کی شان پیدا کرنے کی بہترین خوبی موجود تھی۔ اُنھوں نے "اہل حدیث یوتھ فورس" قائم کر کے ایک کارنامہ انجام دیا تھا اور اس کے قیام سے ملّی خدمت گزاروں کا ایک قافلہ تیار کر دیا تھا۔ "یوتھ فورس" نے اپنے جوش اور جذبۂ عمل وخدمت سے بوڑھوں اور بزرگوں میں بھی ایک سرگرمی پیدا کر دی تھی۔ اہل حدیث کے نظم واجتماع کے لیے "یوتھ فورس" ایک فعال تحریک بھی ہے۔ وہ اسلام کے خدمت گزاروں کی ایک تنظیم ہے۔ اس کے کارکن اسلام کی سربلندی اور احیائے کتاب وسنت اور قیامِ ملت کی ہر دعوت اور تحریک کے معاون ومددگار اور بلاتفریق سب کے خادم ہیں۔ وہ اسلام کی غیرت کی علامت ہیں۔ اطاعت امیر اور خدمت اسلام ان کی سرشت ہے۔ اس کے بانی مبانی **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اب اگرچہ وہ ہمارے درمیان نہیں لیکن خدمت اسلام ومسلمین کی یہ تحریک جاری رہے گی۔" [1]

پورے پاکستان میں "اہل حدیث یوتھ فورس" بے حد سرگرم عمل ہوگئی تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے دوسری جماعتوں کے نوجوانوں کے لیے مشعلِ راہ اور نشانِ منزل بن گئی۔ **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ نوجوانوں کے لیے دعا کرتے تو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اِن اشعار کو ضرور پڑھتے تھے۔

جوانوں کو مری آہِ سحر دے
پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پر دے

---

[1] ترجمان الحدیث. ص:105,104، ایضاً ممتاز ڈائجسٹ شہید اسلام نمبر. ص:219,218۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدا یا! آرزو میری یہی ہے
مرا نور بصیرت عام کر دے

(اقبال)

پاکستان میں آپ کی ذات دشمنانِ اسلام کے لیے سدِ سکندری بنی رہی۔ شجرِ اسلام کی آبیاری آپ نے اپنی تقریر و تحریر ہی سے نہیں کی بلکہ اس کو اپنے خونِ جگر سے سینچا بھی۔ آپ کی شہادت پاکستان ہی میں نہیں بلکہ پورے عالم اسلام میں اہل حق کے لیے درسِ عبرت و موعظت ہے۔ البتہ آپ پورے فخر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں:

میں نے شاہوں کی رعونت کا اُڑایا ہے مذاق
میں نے تاریخ کے چہرے کو ضیا بخشی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشاہیر کی نظر میں

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ اپنی شعلہ بیان خطابت، وزن دار تحقیقی تصنیفات وتالیفات اور دنیا بھر میں ہونے والی بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت کے باعث عالمی اور بین الاقوامی شہرت کے مالک تھے۔ اسی عالمی شہرت کے پیش نظر آپ کی زندگی میں بھی لوگوں نے آپ کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا اور آپ کی شہادت کے بعد دنیا بھر میں مشاہیر اور اصحابِ فکر ونظر اپنے دکھ درد اور رنج والم کا اظہار مختلف انداز اور مختلف پیرائے میں کرتے رہے۔ ان تمام کا استقصاء ممکن نہیں اس لیے چند مشاہیر اور اصحابِ فکر ونظر کے خیالات ونظریات کو قلمبند کرنے پر اکتفا کروں گا۔

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ
سابق مفتی اعظم سعودی عرب کی نظر میں

صدق وصفا اور اخلاص وایثار کا پیکر، تواضع وخاکساری کا نمونہ، تقوی وتدین، زہد وورع، امانت ودیانت اور تزکیہ نفس وتصفیۂ باطن نیز علم وعمل میں منفرد شخصیت کے مالک صرف سابق مفتی اعظم سعودی عرب ہی نہیں بلکہ مفتی اعظم عالم اسلام ایک عظیم مصلح ایک عظیم محدث ایک عظیم مفکر سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ نے جس شرحِ صدر اور وسعت قلب ونظر کے ساتھ **علامہ احسان الٰہی**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظہیر رحمہ اللہ کی تعریف کی ہے ان کے وہ الفاظ سنہری حروف اور آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ انتقال سے چند ماہ قبل **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ سعودی عرب کے دورے پر تھے، سعودی عرب کی راجدھانی ریاض پہنچنے کے بعد سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کو فون کیا تا کہ ان سے ملاقات کا وقت لے سکیں۔ اس موقع پر کسی کے استفسار پر شیخ بن باز رحمہ اللہ نے فرمایا:

"قد جاء من باكستان قوة الاسلام وحركته"

- سچ ہے "قدرِ گوہر شاہ داند یا بداند جوہری" عصر حاضر میں **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کا کیا مقام تھا؟
- دین کے سلسلے میں ان کی کیا خدمات تھیں؟
- ان کے اساتذہ اور ان کے اکابر ان سے کیا امیدیں وابستہ کیے ہوئے تھے؟
- بڑوں کی نگاہوں میں ان کی تالیفات و تصنیفات کی کیا قدر و قیمت تھی؟
- فرقِ باطلہ پر ان کا کس قدر رعب و دبدبہ تھا؟
- اور فرقِ ضالہ و مضلہ ان سے کس قدر لرزہ براندام تھے؟
- سیاست میں آنکھیں کھولنے والے، اس کے سایہ تلے بڑھنے اور پروان چڑھنے والے، میدانِ سیاست کے بڑے بڑے گھاگ کس طرح علامہ سے گھبرائے رہتے تھے؟

ان تمام چیزوں کے سلسلے میں اگر علامہ کے تعارف میں کوئی بات کہی جا سکتی ہے تو شیخ بن باز رحمہ اللہ کے ان چند جچے تلے کلمات سے بہتر تعبیر ممکن نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیدا کہاں ہیں ایسے پراگندہ طبع لوگ
افسوس تم کو میرؔ سے صحبت نہیں رہی
(میرؔ)

فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز عتیق حفظہ اللہ
ڈائریکٹر مکتب الدعوۃ لاہور کی نظر میں

”وہ جماعت کی تلوار تھے جو ٹوٹ گئی اور جماعت کی زبان تھے جو کٹ گئی اور جماعت کی ڈھال تھے جو جماعت سے چھن گئی۔“ ❶

امام کعبہ ڈاکٹر صالح بن حمید حفظہ اللہ
استاذ جامعہ ام القری مکہ مکرمہ کے تاثرات

”حضرت **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ عربی میں اپنے الگ حکیمانہ اسلوبِ تحریر کے مؤجد تھے۔ اُنھوں نے کسی کا اسلوب نہیں اپنایا۔ ان کی تحریر میں عجیب قسم کا بانکپن تھا زبان پر کمالِ قدرت، اظہارِ خیال پر مکمل قابو، انداز میں خود اعتمادی، اسلوب میں شگفتگی اور پیرائے اظہار میں تازگی تھی۔ عجمی ہونے کے باوجود ان کے لہجہ سے عربیت ٹپکتی تھی۔ اُنھوں نے فرق پر جتنی کتابیں لکھی ہیں ان کے حوالوں پر مکمل اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ جو کچھ انھوں نے لکھا ہے ان ہی کی کتابوں

❶ التوعیہ. اپریل 1987ء۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے حوالوں سے لکھا ہے اور حوالے نہایت دیانت داری سے پیش کیے ہیں۔

مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کی عربی تحریر پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ سے علامہ رحمہ اللہ کی عربی تحریر میں زیادہ چاشنی ہے۔ جس طرح ان کی خطابت میں آبشار کا بہاؤ اور پہاڑوں کا جلال تھا اسی طرح ان کی تحریر میں جلال بھی ہے اور جمال بھی۔

اور مولانا مودودی رحمہ اللہ کی شخصیت پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مولانا مودودی رحمہ اللہ نے خاصی عمر پائی، وہ ایک جماعت کے بانی تھے۔ ان کی کتابوں کے عربی میں ترجمے ہوئے ہیں اس کے برعکس علامہ رحمہ اللہ نے بہت تھوڑی عمر پائی ہے اور براہ راست عربی میں کتابیں لکھی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے تھوڑی عمر میں بہت زیادہ کام کیا ہے۔" ❶

فضیلۃ الشیخ عطیہ محمد سالم رحمہ اللہ ①

جج عدالت مدینہ منورہ، مدرس وقت مسجد نبوی کی نظر میں

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کی کتاب "البریلویۃ" پڑھنے کے بعد

① آپ نے 6 ربیع الثانی 1420ھ مطابق 19 جولائی 1999ء کو مدینہ منورہ میں وفات پائی اور آپ کو البقیع (مدینہ منورہ) میں سپرد خاک کردیا گیا۔ ناشر

❶ ترجمان الحدیث۔ ص:151۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ عطیہ محمد سالم رحمہ اللہ کا تبصرہ کچھ یوں ہے:

"اگر اس کتاب کے مصنف کی علمی دیانت پوری دنیا میں مسلّم نہ ہوتی تو ہمیں یقین نہ آتا کہ اس قسم کا گروہ پاکستان میں موجود ہے۔ اس کتاب کے مصنف کی اس موضوع پر خدمات و مساعی قابل تحسین ہیں۔ جس انداز سے علمی تحقیق اور پُر زور انداز کے ساتھ اُنھوں نے اس موضوع پر قلم اُٹھایا ہے اسی کی بنا پر ان کی تصنیف تعلیمی درسگاہوں اور تحقیقی مراکز میں حوالے اور سند کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔" ❶

شاہ فیصل رحمہ اللہ

سابق فرمانروا سعودی عرب کی نظر میں

شاہ فیصل رحمہ اللہ نے جب آپ کی کتاب "القاديانية دراسات و تحليل" پڑھی تو یوگنڈا میں اپنے سفیر کو لکھا:

"قادیانیت کے مقابلے اور اس کی تردید اور تکذیب کے لیے جس قدر مفید ہتھیار اس کتاب کی شکل میں میسر آیا ہے اس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔"

اسی طرح جب یوگنڈا میں سعودی عرب کے سفیر نے شاہ فیصل شہید رحمہ اللہ کو خط لکھا اور اس میں ذکر کیا کہ کتاب "القاديانية" بہت مفید ثابت ہوئی ہے، بہت سارے قادیانی قادیانیت سے تائب ہو چکے ہیں اور اس کتاب کی طلب

❶ البريلوية. ص:17۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت زیادہ بڑھ چکی ہے تو شاہ فیصل رحمہ اللہ نے **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کو ایک خط لکھا اور اس کے ساتھ ہی ایک لاکھ کا ڈرافٹ بھی روانہ کیا۔ اس خط کا مضمون کچھ اس طرح تھا:

"مجھ کو خوشی ہے کہ تم ہمارے ادارے میں پڑھے ہوئے قابل قدر طلبہ میں سے ہو، تمہیں وہبی صلاحیت ملی ہے۔ تم نے جو کتاب "القادیانیه" لکھی ہے اس کے بارے میں یوگنڈا کے سفیر نے مجھ کو لکھا ہے کہ اس کتاب کو پڑھ کو سینکڑوں قادیانی قادیانیت سے تائب ہو کر پکے محمدی بن گئے اور اس کتاب کے سینکڑوں نسخوں کی مزید طلب کی ہے۔ اس کے لیے ایک لاکھ کا ڈرافٹ روانہ ہے تم اس سے ساٹھ ہزار نسخے طبع کرا کے ہمارے پاس بھیج دو ہم اس کو یوگنڈا روانہ کر دیں گے۔" [1]

میں حیران ہوں اور سوچتا ہوں کہ کیا لکھوں اور کیا نہ لکھوں کہ آخر مضمون نگار کے مقالہ میں ایک مشہور زمانہ اور دنیا بھر میں بکنے اور تقسیم ہونے والی کتاب جگہ کیوں نہ پا سکی؟

کبھی شکایت رنجِ گراں نشیں کیجیے
کہیں حکایت صبر گریز پا کہیے

(غالبؔ)

---

[1] ترجمان الحدیث۔ ص:143۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر شیخ سلطان بن محمد القاسمی حفظہ اللہ

حاکم شارجہ متحدہ عرب امارات

”علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کی شہادت سے عالم اسلام ایک ممتاز عالم دین سے محروم ہو گیا ہے۔“

شیخ طارق العیسی حفظہ اللہ (الکویت)

”علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ عالم اسلام کی ایک عظیم متاع تھے۔ ان کے اُٹھ جانے سے بہت سی مسندیں خالی ہو گئی ہیں۔“

مجلۃ ”جریدۃ الدعوۃ“ (ریاض سعودی عرب)

کے ایڈیٹر کی نظر میں

”علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ باطل مذاہب کے عقائد سے واقفیت رکھنے والے اپنے دور کے سب سے بڑے ماہر تھے۔“

شیخ عبدالعزیز تمیمی حفظہ اللہ (مملکت سعودیہ عربیہ)

”علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کے بعد اب ان کے پرچم کو کون اُٹھائے گا؟“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر عبدالباری صاحب

صدر جمعیت اہلحدیث بنگلہ دیش

"علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کی شہادت سے عالم اسلام ایک دلیر مجاہد، نامور سکالر، مسلک کے فدائی اور جرأت مند قائد سے محروم ہوگیا ہے۔"

پروفیسر صبغت اللہ

(لیڈر افغان نیشنل لبریشن فرنٹ)

"علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ ایسے دینی اسکالر اور بے مثال خطیب کی شہادت صرف پاکستان کا ہی کا نہیں بلکہ افغان مجاہدین کے لیے بھی ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔"

ڈاکٹر محمد لقمان سلفی رحمہ اللہ (1)

مدیر قسم الترجمہ دار الافتاء ریاض سعودی عرب، موسس ورئیس جامعہ ابن تیمیہ بہار (الہند)

"قلما تجود السماء بأمثاله"

(1) ڈاکٹر محمد لقمان سلفی رحمہ اللہ کا انتقال 10 رجب 1441ھ مطابق 5 مارچ 2020ء کو سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں ہوا اور آپ کو مکہ مکرمہ میں سپرد خاک کردیا گیا۔ ناشر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

(میرؔ)

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ جیسے انسان صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ علامہ باطل کے ایوانوں اور کاشانوں پر بجلیوں کی طرح کوندتے اور بادلوں کی طرح گرجتے اور برستے تھے۔ اسلام اور اسلامی عقیدے کو جس نے بھی ترچھی نظر سے دیکھنے کی کوشش کی اس کے لیے ننگی تلوار تھے اور جس نے بھی یہ گمان کیا کہ اسلام ناقص یا غیر کامل ہے یا اسلام ہر زمانے کے لیے اپنے اندر صلاحیت نہیں رکھتا ہے یا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ زندگی میں کسی تیسری چیز کی بھی ضرورت ہے تو اس کے حق میں شہاب ثاقب تھے۔

علامہ نے اپنا ماہنامہ ''ترجمان الحدیث'' جاری کیا جو ان کے افکار و آراء کا ترجمان اور اسلامی نظریات، سلفی عقائد و خیالات اور روحانی اقدار کا پیامبر تھا۔ علامہ اپنی آخری سانس تک اس کے ذریعہ لوگوں کو صحیح اسلام کی طرف بلاتے رہے حق کا دفاع کرتے رہے۔ فرقِ باطلہ اور اہل زیغ و ضلال کی پورے شد و مد سے تردید کرتے رہے۔

علامہ جیسا شعلہ نوا خطیب پاکستان کی تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے اور علامہ کی اس شان و عظمت کا اعتراف دوست و دشمن یکساں طور پر کرتے ہیں۔

علامہ حافظ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ ہزاروں احادیث نبویہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی حافظ تھے۔ اسی طرح ان کو عربی، فارسی اور اُردو کے بے شمار اشعار ازبر تھے۔ جب وہ تقریر کرنے کے لیے ممبر یا اسٹیج پر کھڑے ہوتے تو گھنٹوں تقریر کرتے رہتے اور کسی بھی قسم کی اکتاہٹ محسوس نہیں کرتے تھے اور سننے والوں کا عالم یہ ہوتا "كان الطيور على رؤسهم" سامعین نہ تو علامہ کی تقریر سننے سے اکتاتے نہ ہی کسی قسم کی حرکت کرتے بلکہ مزید سننے کے مشتاق نظر آتے تھے۔ علامہ ایک منبر سے دوسرے منبر، ایک اسٹیج سے دوسرے اسٹیج اور ایک کانفرنس سے دوسری کانفرنس میں شرکت پورے جوش وخروش کے ساتھ کرتے رہتے تھے۔

علامہ عصرِ حاضر میں اسلام کی وکالت کرنے والے سب سے بڑے اسکالر تھے اور اسلام کی وکالت میں کبھی بھی کوئی لالچ کوئی خوف اور بزدلی آڑے نہ آسکی۔

علامہ جب تک زندہ رہے پوری شان وشوکت، دبدبہ اور وقار کے ساتھ زندہ رہے اور موت بھی آئی تو ایسی قابلِ رشک کہ ہر شخص ویسی موت کی تمنا ہی کرتا رہے۔

اے علامہ احسان!

اے بطلِ جلیل!

اے ملت اسلامیہ کے عظیم مجاہد!

اے شیرِ اسلام!

اے شیرِ پاکستان!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہادری تجھ پر فخر کرتی ہے، شجاعت تجھ پر نازاں ہے، تو کامیاب و کامران رہا۔

((حسبنا الله لا الٰه الاّ هو عليه توكلنا ومن يتوكل على الله فهو حسبه))

جناب احسن اهدل

ڈائریکٹر رابطہ عالم اسلامی لندن کی نظر میں

"**علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ سے جب بھی میری ملاقات ہوئی میں اُن کے خیالات، غلبۂ اسلام کے لیے تڑپ اور باطل عقائد کے انسداد کے لیے بے چینی سے بے حد متاثر ہوا۔"

مولانا عبدالحمید رحمانی رحمہ اللہ

صدر مرکز ابوالکلام آزاد نئی دہلی کی نظر میں

"خواہ سیاسی گفتگو ہو یا اعتقادی اور فکری، ہر اسٹیج اور پلیٹ فارم پر صرف جماعت اہل حدیث میں نہیں بلکہ میرے علم کی حد تک دوسری جماعتوں میں بھی ان کا کوئی مثیل نہیں تھا۔"

پروفیسر محمد یامین محمدی رحمہ اللہ کی نظر میں

"انتقال کے وقت مرحوم کی عمر 46 سال 6 ماہ تھی۔ اس طرح عالم اسلام کا ایک نامور عالم دین، ایک شعلہ نوا مقرر و خطیب، ایک بے باک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحافی، بے مثال محقق تقریباً 15 عربی و اُردو، انگریزی کتابوں کا مصنف ومؤلف، ایک عبقری سیاستدان، ایک محب وطن پاکستانی، ایک صاحب طرز ادیب، دنیا کی پانچ زبانوں کا ماہر، اسلام کا بے لوث خادم، جمعیت اہل حدیث کا سرپرست، قائد ورہنما، نوجوانوں میں اسلام کی روح کو بیدار کرنے والا، اپنے عالم شباب ہی میں شہادت کے منصب پر فائز ہوگیا۔" ❶

پروفیسر عبداللہ کلیم صاحب کی نظر میں

"علامہ مرحوم مستقل مزاجی، بلند حوصلگی، انتھک کوشش، غیر معمولی ذہانت، محنت، لگن اور جذبہ سے سرشار ہوکر کاروانِ جمعیت کو لے کر منزلِ مقصود کی طرف گامزن ہوئے۔ کامیابی نے قدم بوسی کا شرف حاصل کیا۔ جمعیت ملک میں ایک قوت بن کر اُبھری، ملکی سیاست میں ایک فعال اور موثر طاقت بن کر چمکی اور ملکی وملی فضاؤں میں تہلکہ مچا دیا۔ جمعیت کی تحریک اور فعالیت میں علامہ مرحوم نے اہم کردار ادا کیا۔ مرحوم نے اپنی دعوت کو ہر خاص وعام تک پہنچانے کے لیے جلسوں اور پروگراموں کا جال بچھا دیا اور ملک میں طوفانی دورے کیے۔ اپنی دعوت کا دائرہ وسیع کر کے پاکستان کی سرزمین سے نکل کر چین، جاپان، عراق، شام، سعودی عرب اور دیگر عرب ممالک کی فضاؤں میں اور افریقہ کے صحراؤں میں توحید وسنت، اتحاد واتفاق اور اپنی

❶ ترجمان الحدیث۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوچ وفکر کا ڈنکا بجا دیا۔“ ❶

معروف صاحب قلم حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ کی نظر میں

علم وعمل کا وہ ایسا پیکر تھے جس میں سیمابی روح بھری ہوئی تھی۔ آرام سے بیٹھنا تو وہ جانتے ہی نہ تھے۔ ہر وقت مشین کی طرح متحرک اور اپنوں اور بیگانوں سب سے اپنے اپنے انداز سے نبرد آزما اور چومکھی لڑنے میں مصروف۔ اللہ تعالیٰ نے ذہنی وعلمی صلاحیتوں اور اقدام وعوامل کی توانائیوں سے خوب خوب نوازا تھا اور بیک وقت منفی ومثبت چیزوں بلکہ تضادات کا ایسا عجیب وغریب امتزاج ان کی ذات میں پایا جاتا تھا کہ حیرانی ہوتی تھی.... سچ ہے

ولیس من الله بمستنکر
أن یجمع العالم فی واحدِ

- افسوس جوانی کے عالم میں ہی علم وعمل کا یہ آفتاب غروب ہوگیا۔
- وہ زبان خاموش ہوگئی جو اہل باطل کے لیے صورِ اسرافیل کی حیثیت رکھتی تھی۔
- وہ دل ساکن ہوگیا جو اسلام اور مسلک کے لیے دھڑکتا تھا۔
- وہ سینہ سرد پڑ گیا جو جذبات اور تمناؤں سے معمور تھا۔
- وہ آنکھیں بند ہوگئیں جو مسلمانوں کے غم میں اشکبار رہتی تھیں۔

---

❶ ترجمان الحدیث. ص:165۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

○ وہ قلم ٹوٹ گیا جس سے وہ اپنے داغ ہائے جگر صفحات قرطاس پر منتقل کرتے تھے اور وہ دست و بازو شل ہو گئے جو شب و روز شمشیر زنی و نبرد آزمائی میں مصروف تھے۔

بلاشبہ **علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ کی موت شخص واحد کی موت نہیں ایک عہد کا خاتمہ ہے۔ ایک مسیحا نفس کا ماتم ہے، تاجدار اقلیم خطابت کا نوحہ ہے اور شہر یار علم و ادب کا مرثیہ ہے۔

مولانا عبدالغفار حسن رحمانی صاحب رحمہ اللہ

سابق استاذ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ

عزیزی حافظ مرحوم اور چند احباب مسجد نبوی ﷺ میں جمع تھے۔ ایک مسئلہ چھڑ گیا جس کے بارے میں عزیزی حافظ مرحوم کا موقف میری رائے سے مختلف تھا۔ بات بڑھ گئی اور گفتگو میں کچھ تیزی آ گئی۔ اس موقعہ پر عزیز مرحوم جوش میں آ گئے اور ان کا اندازِ گفتگو نامناسب صورت اختیار کر گیا۔ اس واقعہ کے بعد راقم الحروف افسردہ حالت میں گھر پہنچا کیا دیکھتا ہوں کہ تھوڑی دیر بعد عزیزی حافظ مرحوم مع اپنی اہلیہ محترمہ کے میرے مکان پر پہنچ گئے۔ ان کی اہلیہ والدہ صہیب سلمہ کے پاس پہنچ گئیں اور میں نے حافظ صاحب مرحوم کو اپنی بیٹھک میں بٹھایا۔ عزیزی حافظ صاحب مرحوم نے بڑی ندامت کے ساتھ اپنے رویہ پر معذرت کی اور معافی مانگی۔ واقعی یہی مردِ مؤمن کی شان ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اس سے غلطی ہو جاتی ہے لیکن وہ اس پر اصرار نہیں کرتا جیسا کہ حدیث میں ہے:

((كُلُّ بَنِيْ آدَمَ خَطَّاءٌ وَ خَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَابُوْنَ①)) ❶

حافظ احسان الٰہی ظہیر کا ایک احسان

غالباً 1966ء میں اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ میں ذاکر حسین صاحب صدر جمہوریہ ہند تشریف لائے۔ اس موقع پر رئیس الجامعہ سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز نے مجھے استقبالیہ دعوت عربی میں لکھنے اور ان کا ترجمہ کرنے کا حکم دیا۔ اس موقع پر مرحوم نے مجھ سے آکر کہا آپ یہ کام نہ کریں سیاسی لحاظ سے یہ اقدام مناسب نہیں ہے۔ اس پر میں نے رئیس الجامعہ سے معذرت کر دی۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر اس موقع پر یعنی صدر جمہوریہ ہند کی آمد پر استقبالیہ کلمات پیش کرتا تو سیاسی لحاظ سے ایک بڑی غلطی ہوتی۔ میں عزیز حافظ مرحوم کا ممنون ہوں کہ انھوں نے بروقت مجھے اس کام سے روک دیا۔ ❷

① ”تمام انسان خطا کار ہیں اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو خوب توبہ کرنے والے ہیں۔“ ناشر

❶ صحیح الجامع الصغیر. حدیث رقم:4515۔

❷ ممتاز ڈائجسٹ شہدائے اسلام نمبر. ص:122۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جناب پروفیسر غلام نبی عارف صاحب
کی نظر میں

"**علامہ احسان الٰہی ظہیر** رحمہ اللہ نے جس راہ کو اختیار کیا وہ اصحابِ عزائم وہمم کی راہ تھی۔ اس نے دعوت وعزیمت کی پرخار وادی میں قدم رکھنے سے پہلے اپنے خاکی وجود کو علومِ ظاہرہ وباطنہ، قدیمہ، جدیدہ سے لیس کیا پھر وہ اس میدانِ عزیمت میں اُترے۔ اردو وعربی ادب پر عبور، زبان میں روانی، خیالات میں تسلسل، جذبات میں بہاؤ، آواز میں تمکنت، لہجہ میں اعتماد ووقار یہ وہ اعلیٰ صفات تھیں جن کی بنا پر وہ عوام وخواص کے دلوں کی دھڑکنوں کے ترجمان بن جاتے تھے۔ درسگاہوں میں محافل تعلیم وتدریس کا غلغلہ تو ہے مشائخ ومحدثین احادیث رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا گروہ بھی مصروفِ کار رہے مگر علامہ ظہیر نے جس دروازے کو کھولا وہ مدتوں سے بند پڑا تھا۔ وہ نیند کے متوالوں کو جگانے والا تھا اور چلنے والوں کو دوڑانے والا تھا۔ اس نے مشکل راہ کا انتخاب کیا اور شاید یہ اس کی طبع مشکل پسند کا تقاضا تھا مگر اس نے اس انتخاب واختیار کے بعد کبھی آبلہ پائی کا شکوہ نہ کیا۔ وہ احوال وظروف کو اپنے زیر تسلط کرنے کی قدرت وصلاحیت بارگاہِ الٰہی سے وافر مقدار میں لے کر آیا تھا۔ اس کی عظمت کی یہ بہت بڑی دلیل ہے کہ اس کی زندگی میں بھی اس کے بہت سے حریف ورقیب پیدا ہو گئے تھے مگر لیلائے مراد سے ہمکنار ہونے کا شرف اسی کا حصہ ٹھہرا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ تحریک اہل حدیث کے دورِ جدید کا بانی تھا۔ جس نے اس تحریک کو سیاستدانوں، ادیبوں، شاعروں، صحافیوں، وکیلوں، ڈاکٹروں، عالموں فاضلوں غرضیکہ زندگی کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والوں سے متعارف کرایا۔ اس نے اپنی شخصیت کے جادو سے ہر ایک کو تحریک کی صداقت سے آگاہ کیا۔ وہ ایک ایسے لشکر کا پُرعزم وہمت سپہ سالار تھا جس کی پیش قدمی کو روکنا کسی کے بس میں نہ تھا۔ وہ اپنے سفر کو جاری رکھنا چاہتا تھا اس لیے اس کی رفتار میں ٹھہراؤ نہ تھا۔ اس کی منزل دور تھی اس لیے وہ مسلسل حرکت اور پیہم عمل تھا۔ وہ اپنی راہوں کا خود موجد تھا اور خود ہی اپنی راہ کو متعین کرنے والا تھا۔ اس نے کبھی کسی کے نقش پا کی تلاش نہ کی۔ بہت لوگوں نے اس کے ساتھ سفر کا آغاز کیا مگر وہ راہ کی مشکلات سے گھبرا کر بیٹھ گئے اور وہ دیوانہ مصروفِ سفر رہا منزل کو پانے والا ایک ہی ٹھہرا اور صرف وہی فاتح اقلیمِ دعوت وعزیمت تھا۔" ❶

ملے گا منزلِ مقصود کا اسی کو سراغ
اندھیری شب میں ہے چیتے کی آنکھ جس کا چراغ

(اقبال)

---

❶ ترجمان الحدیث۔ ص:131 تا 134۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اظہارِ حقیقت

علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کے علمی، ادبی، سیاسی، سماجی، صحافتی، مذہبی، دینی، دعوتی، تبلیغی، رفاہی، ملی اور ملکی خدمات کا دائرہ بہت وسیع اور عالمگیر تھا۔ مجھ جیسے کم مایہ طالبعلم کے بس کی بات نہ تھی کہ ان کی متنوع اور پہلودار شخصیت کا جائزہ لیتا۔ لیکن میں اس کو توفیق الٰہی سے ہی تعبیر کرسکتا ہوں کہ اس نے مجھ عاجز، ناتواں اور کم علم کو اس بات کی توفیق عطا فرمائی کہ میں نے علامہ رحمہ اللہ کی بلند قامت اور جلوۂ صدرنگ شخصیت پر قلم اُٹھایا اور اپنی بساط اور طاقت بھر ان کی ہمہ جہت اور عالمگیر شخصیت کا جائزہ لیا ہے۔ میں اپنی اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوں اس کا فیصلہ میرے قارئین پر ہے اور میں ان کے مخلص مشوروں کا منتظر بھی ہوں۔ وہ میری غلطیوں کی نشاندہی کریں گے تو مجھ پر کرم فرمائی ہوگی اور میں ان کا ممنون و مشکور ہوں گا۔

البتہ جب میرے بعض احباب نے میرا مسودہ دیکھا تو کہنے لگے کہ آپ نے عقیدت اور محبت میں غلو اور توغل سے کام لیا ہے۔ مدحت گری میں بہت آگے نکل گئے ہیں جبکہ میں سمجھتا ہوں کہ علامہ رحمہ اللہ کی پہلودار شخصیت کا کما حقہ حق ادا نہیں کرسکا ہوں اور میرے قلم نے ان کی شخصیت کے خاکوں میں رنگ بھرنے میں بخالت سے کام لیا ہے۔ میرے قلم میں اتنی توانائی نہیں ہے جتنی ان کی شخصیت توانا تھی۔

ع مائیں جنتی ہیں ایسے بچے خال خال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ رحمہ اللہ کے سوانح لکھتے وقت مجھے بارہا یہ دھوکہ ہوا کہ میں کہیں امام دارالہجرۃ مالک بن انس رحمہ اللہ، قرآن و حدیث کے عظیم ترجمان امام احمد بن حنبل، شیخ الاسلام ابن تیمیہ، شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ اور برصغیر کے مجاہد اعظم شاہ اسماعیل شہید رحمہ اللہ کے سوانح تو نہیں لکھ رہا ہوں۔

میں نے جس قدر بھی لکھا ہے ان کی عظیم اور تاریخ ساز شخصیت کے شایانِ شان کچھ بھی نہیں ہے۔ میں نے تو عقیدت و محبت کے چند پھول نچھاور کیے ہیں جبکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ علامہ کی زندگی کے ہر گوشے، تصنیف و تالیف، خطابت، صحافت، سیاست اور دعوت و عزیمت غرض کہ زندگی کے ہر پہلو پر ریسرچ کیا جائے اور طلباء ان کی زندگی پر ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں حاصل کر لیں۔

علامہ رحمہ اللہ ایک وضع دار انسان تھے ان میں سیرت و اخلاق کی بے شمار خوبیاں تھیں۔ وہ برصغیر کی تاریخ علم و ادب کا مخزن تھے۔ میدانِ خطابت کے آخری شہنشاہ تھے۔ کتاب اللہ کے فدائی، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی اور حق گوئی کا نشان تھے۔ کتاب و سنت اور مسلک حق کی دعوت و تبلیغ، نشر و اشاعت، دنیا بھر میں حق کی آواز پہنچانے کے لیے افریقہ، ایشیا، جنوب مشرق ایشیا، یورپ اور جنوبی و شمالی امریکہ کے بے شمار دورے کرتے رہے اور ہر اسٹیج پر کتاب و سنت اور مسلک حق کے ترجمان تھے۔ اخلاص و محبت اور ایثار و قربانی کی علامت تھے۔ میدان سیاست میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتے تھے۔ وہ عالم اسلام کا مشترک علمی سرمایہ تھے۔ خاص کر عالمی سطح پر مسلک اہل حدیث اور جماعت اہل حدیث کے تعارف کا سبب تھے۔

علامہ رحمہ اللہ کی جدائی نے مجھ پر کس قدر غم کا پہاڑ توڑا ہے اس کا اندازہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے ان دوستوں کو نہیں جو مجھے غلو پسندی کا الزام دیتے ہیں۔ علامہ رحمہ اللہ کی جدائی میں میرے دل سے کس قدر آہیں اُٹھی ہیں، میری آنکھوں نے کس قدر آنسو بہائے ہیں، صرف اس ذات بلند و برتر کو معلوم ہے جو "علیم بذات الصدور" ہے۔

جن احباب پر میری تحریریں گراں گزری ہیں اور جو مجھے غلو پسند انسان گردانتے ہیں میں اپنے ایسے احباب کی خدمت میں باادب اتنا ہی عرض کرسکتا ہوں۔

کچھ ایسا کوہِ غم ٹوٹا ہے اپنے ناتواں دل پر
نکلتی ہے زباں سے بات بھی آہ و فغاں ہوکر

(سیفؔ)

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصادر (کتب حوالہ)

① الاحادیث الصحیحه .... (الألبانی) المکتب الاسلامی بیروت 1979ء۔

② فتح الباري .... (ابن حجر) دار ابی حیان القاهره 1996ء۔

③ صحیح الجامع الصغیر .... (الألبانی) المکتب الاسلامی بیروت۔

④ تهذیب التهذیب .... (ابن حجر) دار الفکر بیروت۔

⑤ فقد جاء أشراطها .... (محمود عطیه) رمادی للنشر سعودی عرب (طبع اوّل)۔

⑥ الخطة السرية لآيات الشيعة فی ایران ...... (در عبدالرحیم بلوچی)

⑦ تاریخ اسلام جلد 2 ...... (اکبر شاہ نجیب آبادی) نفیس اکیڈمی کراچی 1986ء۔

⑧ تذکرہ .... (ابوالکلام آزاد) ساہتیہ اکادمی نئی دہلی 1990ء۔

⑨ قولِ فیصل .... (ابوالکلام آزاد) اعتقاد پبلشنگ ہاؤس نئی دہلی 1987ء۔

⑩ فتاویٰ سلفیہ...... (محمد اسماعیل گوجرانوالہ) مکتبہ ترجمان اردو بازار دہلی 1991ء۔

⑪ اہل حدیث اور سیاست......... (نذیر احمد دہلوی) جامعہ سلفیہ بنارس 1986ء۔

⑫ تحریک اہل حدیث تاریخ کے آئینے میں .... (محمد اسلم سیف) الکتاب انٹرنیشنل نئی دہلی 1986ء۔

⑬ رودِ کوثر .... (شیخ محمد اکرام) ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور 1987ء۔

⑭ موجِ کوثر .... (شیخ محمد اکرام) ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور 1987ء۔

⑮ ابوالکلام احمد .... (شورش کاشمیری) مطبوعات چٹان لاہور 1988ء۔

⑯ تحریک ختم نبوت ...... (شورش کاشمیری) مطبوعات چٹان لاہور 1994ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑰ فن خطابت ....(شورش کاشمیری) مطبوعات چٹان لاہور 1994ء۔

⑱ بریلویت............(احسان الٰہی ظہیر) معاذ پبلیکیشنز نئی دہلی 1988ء۔

⑲ سفر حجاز.............(احسان الٰہی ظہیر) الکتاب انٹرنیشنل نئی دہلی 1998ء۔

⑳ دعوت وعزیمت کے روشن ستارے......(آبادشاہ پوری) اسلامک بک فاؤنڈیشن نئی دہلی 1998ء۔

㉑ خطبات..........(مرتب: عمر فاروق قدوسی) الکتاب انٹرنیشنل نئی دہلی 1995ء۔

㉒ علامہ احسان.......(جمال ڈسکوی) جنگ پبلشرز لاہور 1995ء۔

㉓ مسلم دنیا...........(محمد الیاس ندوی) مکتبہ الحسنات دہلی 1994ء۔

㉔ سفرنامہ (غیر ملکی اسفار)........(وحید الدین خاں) اسلامی مرکز نئی دہلی 1992ء۔

㉕ بین الاقوامی واسلامی جغرافیہ....(محمد الیاس ندوی) مکتبہ الحسنات دہلی 1999ء۔

رسائل وجرائد

① محدث..................فروری 1998ء بنارس۔

② التوعیہ.................اپریل 1987ء نئی دہلی۔

③ ترجمان الحدیث..........مارچ، اپریل 1988ء لاہور۔

④ تکبیر ....12 اکتوبر 1989ء کراچی۔

⑤ ممتاز ڈائجسٹ............ستمبر 1987ء لاہور۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یاداشتیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ ابن کرم

کی چند مطبوعات

شیخ الحدیث کرم الدین السلفی رحمہ اللہ کی کتب ورسائل

(1) امام ابوحنیفہ کی قانون ساز کمیٹی کی حقیقت۔

(2) رکعات تراویح اور علمائے احناف۔

(3) تمباکو نوشی کا شرعی حکم (تالیف: محمد بن ابراہیم ال الشیخ، ترجمہ: کرم الدین سلفی)

(4) غائبانہ نماز جنازہ۔

(5) بدعات مروجہ (شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ، ترجمہ: شیخ کرم الدین سلفی رحمہ اللہ)

(6) ولادت باسعادت اور ماہِ ربیع الاوّل۔

(7) نماز میں سورۃ فاتحہ، احادیث صحیحہ وآثار سلف کی روشنی میں۔

(8) تین اہم مسئلے (زبان سے نیت کرنا، نماز میں ہاتھ باندھنا، پاؤں سے پاؤں ملانا)۔

(9) اھداء ثواب اور قرآن خوانی۔

(10) سیرت امام مسلم بن الحجاج القشیری رحمہ اللہ۔

(11) آمین بالجہر (بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنا، ٹخنے سے نیچے کپڑا رکھنے کا حکم)۔

(12) بلا عذر طلاق کا مطالبہ۔

(13) نماز جنازہ اور اسکے متعلقہ چند مسائل۔

فضیلۃ الشیخ عبدالرحمن عارف حفظہ اللہ (دبئی) کی تالیفات

(14) دو اہم مسئلے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(15) زیورات پر زکات۔

(16) احکام الوتر۔

فضیلۃ الشیخ عبدالرزاق عبدالغفار سلفی حفظہ اللہ (دبئی) کی تالیف

(17) علامہ احسان الٰہی ظہیر ایک عہد ایک تاریخ۔

ہماری آنے والی کتب ورسائل

(18) خیر المتاعة فی مسائل الرضاعة............مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ۔

(19) حلالہ اسلام کی نظر میں .... فضیلۃ الشیخ عبدالرحمن عارف حفظہ اللہ۔

(20) اثبات رفع الیدین (تحریری مناظرہ)........شیخ الحدیث کرم الدین السلفی رحمہ اللہ۔

(21) اصلاح معاشرہ کی پانچ بنیادیں............ شیخ الحدیث کرم الدین السلفی رحمہ اللہ۔

(22) معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حرمت والے مہینے.....شیخ الحدیث کرم الدین السلفی رحمہ اللہ۔

(23) رفع الیدین احادیث صحیحہ وآثار سلف کی روشنی میں..شیخ الحدیث کرم الدین السلفی رحمہ اللہ۔

(24) اقوام متحدہ ایک بین الاقوامی یہودی سازش.....شیخ عبدالرزاق عبدالغفار سلفی حفظہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

ہماری دیگر مطبوعات

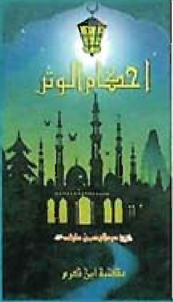

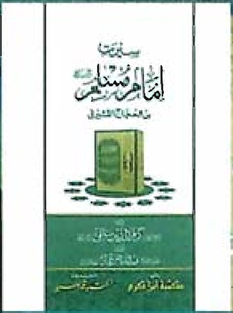

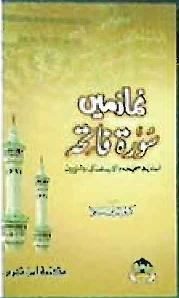

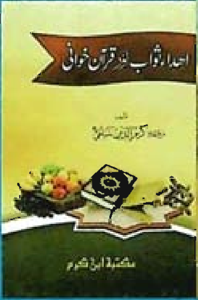

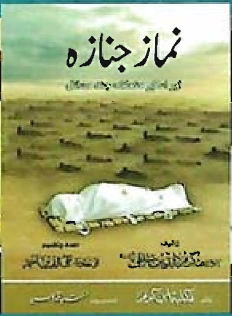

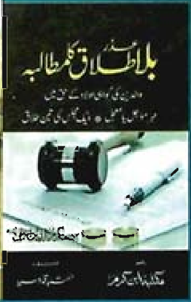

IBN E KARAM

MAKTABAH
IBN-E-KARAM